نقلیات

قدملکہ سید خلیل اللہ سنگور

(از)

حضرت بندگی میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

باہتمام
دار الاشاعت کتب سلف الصالحین
المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ

قیمت ۱۴؍ مطبوعہ ابراہیمیہ مشین پریس اسٹیشن روڈ

سن وفات حضرت
۱۹ رمضان ۱۰۴۰ ہجری (دربان)

970

الحمد للہ والمنۃ

نقلیات

از

حضرت بندگیمیاں سید عالم ابن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ

مترجم

باہتمام دارالاشاعت کتب سلف الصالحین المعروف جمعیتہ مہدویہ

دائرہ مشیرآباد۔ حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۷۶ھ

ہدیہ غیر معاونین سے　　مطبع ابراہیمیہ حیدرآباد دکن　　معاونین کو بلاہدیہ

اِلتماس

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزمان خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلعم سے التماس ہے کہ جامع نقلیات ہذا حضرت بندگمیاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک حضرت بندگمیاں سید برہان الدینؒ نے شواہد الولایت میں اس طرح کیا ہے۔

حرم چہارم بندگی میران سید یعقوبؓ بی بی سارہ رحمۃ اللہ علیہا نام داشت و از ایشاں یک پسر بزرگوار در گروہ مہدیؑ نامدار فانی فی اللہ باقی باللہ قاصد اتباع جد خود کہ مقتدائے عالم است اسمہٗ بندگمیاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ کہ دریں زمانہ بودند دوازدہ سال وصال او شان را شدہ است در اتباع مہدی موعودؑ یک نشانی عجائب در زمان بود (شواہد الولایت باب ۳۵)

بندگی میران سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ بی بی سارہ تھیں ان سے ایک فرزند بزرگوار گروہ مبارک میں نامدار ہوئے جن کا لقب فانی فی اللہ باقی باللہ ہے جو اپنے جد مقتدائے عالم مہدی موعودؑ کی اتباع کے ہر دم قاصد رہے ان کا نام مبارک بندگمیاں سید عالمؒ اسی زمانہ میں تھے آپکے وصال ہو کہ بارہ سال ہوئے ہیں حضرت مہدی موعودؑ کی اتباع میں آپکی ذات اس زمانہ میں ایک عجیب نشانی تھی۔

مولف اخبار الاسرار میاں سید اللہ بخشؒ نے حضرتؒ کا ذکر مبارک اس طرح فرمایا ہے

اہلیہ چہارم بندگی میران سید یعقوبؓ بی بی سارہ بنت نتھے میاں کہ رسالہ مہدویت (کشف الاسرار) تالیف کردہ اند از ایشاں یک پسر نامدار فانی فی اللہ باقی باللہ اسم بندگمیاں سید عالم بنی اسرائیل سلسلۂ تربیت و صحبت آنحضرتؒ از بندگمیاں سید نور محمدؒ (خاتم کار) است بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان در جائے بیڑ مدفون اند (اخبار الاسرار) باب ۲

بندگی میران سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ بی بی سارہ بنت نتھے میاںؒ تھیں آپ کا مولفہ رسالہ کشف الاسرار ثبوت مہدیت میں ہے بی بی سارہ کے شکم سے ایک فرزند نامدار ہوئے جن کا لقب فانی فی اللہ باقی باللہ اور نام بندگمیاں سید عالم بنی اسرائیل ہے آپ کا سلسلۂ تربیت اور صحبت بندگی میاں سید نور محمدؒ (خاتم کار) سے ہے تاریخ وصال ۱۹ ماہ رمضان المبارک اور مدفن ضلع بیڑ ہے۔

حضرت بندگمیاں سید عالمؒ کے جمع کردہ نقلیات کا ایک نسخہ سنہ ۱۲۶۹ھ کا لکھا ہوا فقیر کو دستیاب ہوا اور ایک نسخہ سنہ ۱۲۷۲ھ کا لکھا ہوا ملا ان دونوں نسخوں کے مقابلہ سے یہ نسخہ تیار کیا گیا جو مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا گیا ہے

از احقر ولادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ
للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد و آلہ واصحابہ اجمعین نقلست ۱
کہ بندگی میانسید خوندمیرؓ معاملۂ دیدہ بحال زاری
از حجرہ بیرون آمدند برادران عرض نمودند میاں
جی چندیں زاری بچہ سبب میانؓ فرمودند کہ بند
رامرشدان آخر زمان نمودند کہ در گردنہای
ایشاں طوق و دست و پا زنجیر کردہ فرشتگان
سوے دوزخ می برند چراکہ ایشاں بجاے
محمد رسول اللہؐ و مہدی موعودؑ نشستہ درمیان
عصر و مغرب بیان قرآن کردند و ذکر دادند
و پسخوردہ و سویت کردند نہ بامر اللہ و نہ باذن
رسول اللہؐ و نہ باذن مہدی موعودؑ و نہ باذن
مرشد مگر از جہت نفسانیت و از جاہ و
از تن پروری ایں کار کردند ایشانرا روز قیامت
اینچنیں عذاب میشود نقلست ۲ کہ بندگی میاں
نعمتؓ معاملہ ہمیں طریق دیدند و فرمودند کہ بندہ
رامرشدان آخر زمانہ نمودند بطریق عذاب کہ
بسیار می شود نباید کہ کسے ہوس مرشدی کند ہر
چونکہ باشد نزد آں فقیراں کہ بر مدعاء مہدی ؑ
باشند صحبت ایشاں کند بسیار نیک است
وگرنہ ہیچ فائدہ دین نیست و از کسیکہ

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے پالنے والا عالمین کا اور آخرت
کی بھلائی متقین کیلئے ہے اور درود وسلام اللہ کے رسول
1 محمد اور آپکے تمام آل اور اصحاب پر نقل ہے کہ بندگی
میانسید خوندمیرؓ نے ایک معاملہ دیکھا اور بحالت
زاری حجرے سے باہر آئے برادروں نے عرض
کیا میاںجی اس قدر زاری کس سبب سے ہے میاںؓ نے
فرمایا کہ بندے کو آخر زمانیکے مرشدین دکھلائی دئیے
انکی گردنوں میں طوق اور ہاتھ پیر میں زنجیر ڈالکر
فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لیجاتے تھے
کیونکہ یہ محمد رسول اللہؐ اور مہدی موعودؑ کی جگہ
بیٹھکر عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کئے
تلقین ذکر کئے پسخوردہ اور سویت کئے لیکن
ان کے یہ کام نہ حکم خدا سے ہوئے نہ رسول اللہؐ
کی اجازت سے نہ مہدی موعودؑ کی اجازت سے
نہ مرشد کی اجازت سے محض نفسانیت کی جہت
سے بڑائی اور تن پروری کی خاطر انہوں نے یہ کام
کیا ان کیلئے قیامت کے روز اس طرح کا عذاب ہے
2 نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے بھی ایک
معاملہ اسی طریق سے دیکھا اور فرمایا کہ بندے کو آخر
زمانیکے مرشدین دکھلائی دیئے بحد عذاب میں
مبتلا ہیں نہیں چاہیئے کہ کوئی شخص مرشدی
کی ہوس کرے جس طرح بھی ہو ان فقیروں

فائدہ دین نیست از صحبت ایشاں و از دوگانہ
ایشاں و از مشت خاک ایشاں ہیچ فائدہ
نیست نقلست[2] کہ حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ مومن آنکس است کہ ہمہ حال بالغدو
والآصال در توجہ یاد حق تعالیٰ باشد نقلست[3] ٣
کہ میاں جلال ترک دنیا کردند آنچہ گناہ بود پیش
میاں سید نور محمدؒ عرض نمودند میاں فرمودند کہ تعزیر ٤
باید خورد ایشاں راضی شدند میاں بحضور خود حکم
تعزیر فرمودند کہ دریں میاں بھائی ماجی از
مہربانگی دست خود پس کردند میاں فرمودند
ہمہ تعزیر برباد شد ہم اکنوں از سر باز گیرند
میاں جلال راضی شدند میاں فرمودند کہ خدا تعالیٰ
عفو فرمود نقلست[5] کہ بحضور بندگی میاں سید محمودؒ
کسے گناہ خود کہ در نفاس با زن جمع شدہ
بود عرض نمود بندگی میاں سید محمود فرمودند کہ ایں را ٥
ہیچ کفارت نیست اگر ترک کند خدا تعالیٰ
بخشد و نیز در زمانہ میاں سید نور محمد ہمچناں شد
نقلست[6] در دائرہ میاں سید نور محمدؒ لاڈبی را تولد
شد در رمضان پیش میاں عرض نمودند کہ چہ حکم
میاں فرمودند روزہ ہا بخورد سی[30] پائلی گندم ٦
بدہ لاڈبی عرض نمود چہ حکم است کہ من توانائی
دارم ساٹھ بدہم میاں فرمودند ہیچ حاجت
نیست لاڈبی گفت دیگر سبب است
آخر میاں فرمودند آں توانائی ایں ساٹھ ادا نمود
نقلست کہ کسے برادراں از خراساں آمدند

کے پاس جو مدعاء مہدیؑ پر ہوں صحبت میں رہیں
یہی بات بہت اچھی ہے ورنہ دین کا کوئی فائدہ
نہیں جن اشخاص سے دین کا فائدہ نہیں ان کی
صحبت سے انکے دوگانہ سے انکی مشت خاک سے
کوئی فائدہ نہیں۔ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا مومن وہ شخص ہے جو ہر حال صبح اور شام کی
گھڑیوں میں حق تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ رہے نقل
ہے کہ میاں جلال نے ترک دنیا کیا اور اپنے جو کچھ گناہ
تھے میاں سید نور محمدؒ کے سامنے عرض کیا میاں نے
فرمایا کہ دُرّے کھانا چاہئے وہ راضی ہوئے میاں نے
اپنے روبرو انکو دُرّے مارنے کا حکم دیا انکو دُرّے
مارتے وقت بھائی ماجی نے نرمی سے کام لیکر اپنا
ہاتھ پیچھے کر لیا میاں نے فرمایا سب تعزیر برباد ہوئی
از سر نو ماریں میاں جلال راضی ہو گئے میاں نے
فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بخشدیا نقل ہے کہ بندگی میاں سید محمودؒ
کے حضور میں کسی نے اپنا یہ گناہ بیان کیا کہ نفاس کی
حالت میں عورت سے ہم بستر ہوا میاں نے فرمایا کہ اس
کا کوئی کفارہ نہیں۔ اس حرکت سے باز رہے تو
خدا تعالیٰ بخشدیگا، نیز میاں سید نور محمدؒ کے زمانہ میں
بھی ایسا حکم ہوا نقل ہے کہ میاں سید نور محمدؒ کے دائرے میں
رمضان کے مہینے میں لاڈبی کی زچگی ہوئی تو انھوں
نے میاں سے عرض کیا کہ کیا حکم ہے میاں نے فرمایا کہ روزے
مت رکھو اور تیس[30] پائلی گیہوں دیدو لاڈبی نے
کہا میں ساٹھی دینے کی استطاعت رکھتی ہوں کیا حکم ہے
میاں نے فرمایا اس کی کوئی حاجت نہیں لاڈبی نے

میاں سید خوندمیرؓ ایشانرا پرسید ندکہ خبر حضرت امیرؑ چونست آئندگاں عرض نمودند کہ میاں سید خوندمیر اکنوں معاملہ یک طور است میاں متحیر شدہ پرسیدند کہ چہ سبب است واضح بگوئید ایشاں عرض نمودند کہ قبل ازیں اکثر حضرت میرانؑ راسکوت بود اکنوں مزاح میکنند وحی خندند ایں شنیدہ میاںؓ فرمودند کہ اپنا صاحب ہنستے پائے توبخت ہے ۸ نقلست کہ وقتے میاں سید خوندمیرؓ بقہقہہ خندیدند مہاجرانؓ گفتند کہ گناہ است در خندہ قہقہہ میاںؓ فرمودند چہ عجب باشد باز مہاجراں گفتند ایں دانستہ چوں خندیدند میاں فرمودند کہ گاہے دنیا در نظر بندہ نیامدہ بود از حقتعالیٰ فرمان در فرمان میشود کہ سید خوندمیر چیزے صنعت ماست کہ بارے نظر کردہ بہ بیں وبندہ را از حضوریت حق تعالےٰ فرق نبود ازیں عرض نمودم کہ درمیان ما و ذات تو حجاب نیست چگونہ بینم دنیا را بعدہٗ حکم باریتعالیٰ خندہ را شدہ چونکہ خندیدم چند پردہا درمیان آمدند کہ دنیا را دیدم ازیں معلوم میشود کہ چہ عجب است کہ گناہ باشد ۹ نقلست کہ بڈھن خاں در دیہہ خود کہ اودندرہ نام است بندگیمیاں شاہ نظامؓ را آوردہ داشتند چوں خبر ہمایوں آمدن بگجرات رسید بڈھن خاں از شاہ مذکور رخصت گرفتہ و یک فرزند و اسپ و شمشیر

کہا ایک اور بھی سبب ہے میاں نے فرمایا وہ تم جاتیں پھر لاؤ بی سنے ساتھی ادا کی نقل ہے کچھ برادر خراسان سے (گجرات) ٧
آئے میاں سید خوندمیرؓ نے ان سے پوچھا کہ حضرت مہدیؑ کی کیا خبر ہے آنیوالوں نے عرض کیا اے میاں سید خوندمیر اب معاملہ ایک طور پر ہے میاں نے حیرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے واضح کہو انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے اکثر حضرت مہدیؑ خاموش رہا کرتے تھے اب حضرت مزاح فرماتے ہیں اور ہنستے ہیں یہ سنکر میاںؓ نے فرمایا اپنے مالک کو ہنستا ہوا پائے تو اپنی
خوش نصیبی جانو نقل ہے کہ ایک وقت میاں سید خوندمیرؓ ٨
قہقہہ مارکر ہنسے مہاجروںؓ نے کہا کہ ہنسی میں قہقہہ گناہ ہے میاںؓ نے فرمایا کیا عجب کہ گناہ ہو مہاجرینؓ نے کہا یہ جانکر آپ کس طرح ہنسے میاںؓ نے فرمایا کہ دنیا کبھی اس بندے کی نظر میں نہیں آئی تھی حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان پر فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر ہماری جو صنعت ہے ایک بار نظر کر کے دیکھ، یہ بندہ بلا فرق حق تعالیٰ کی حضور میں رہنے کے باعث یہ عرض کیا کہ اے بار خدا میرے اور تیرے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے دنیا کو کس طرح دیکھوں اسکے بعد خدا تعالےٰ کا حکم قہقہہ کو ہوا (جب قہقہہ میرے سامنے آیا) تو میں ہنسا چند پردے درمیان میں آگئے تب میں نے دنیا کو دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجب ہے کہ (قہقہہ کے ساتھ ہنسنا) گناہ
ہو نقل ہے کہ بڈھن خاں نے اپنے گاؤں میں جس کا نام ٩
اودندرہ تھا بندگی میاں شاہ نظامؓ کو لاکر رکھا جب ہمایوں بادشاہ کے گجرات آنیکی خبر پہنچی تو بڈھن خاں

پیش داشته به برہان پور بایں شرط آمده که
بروقت آخر مرا خبر کنند بندگی شاهؓ قبول
کردند و دست کرم بر سرش داشتند چونکه
بعد مدتے وقتش رسید بجانب طرف نامزد شده
بود شاه مذکورؓ بخانهٔ او آمده خبر کرده رفتند
مردمان خانه او نوکر را فرستاده خبر کردند که بندگی
شاه آمده فرمودند که اینچه عهد میاں ما و شما
بود نزدیک رسیده است مرحوم را دیده بڈھن خاں
زود آمده یک شب در خانه مانده بطرف بندگی
شاهؓ روانه شدند در موضع ہروج وفات یافتند
ازانجا در ڈھولی نهاده به ادوندره آوردند بندگی
شاهؓ میاں شاه عبدالرحمٰن را فرمودند که در مقبرهٔ
ما داشتن ندهید و گوئید که در مقبرهٔ شما بدارید
اینجا بعضے عرض نمودند که میانجی اینچنیں چرا
کنند رعایت ترک و محنت ہجرت باید کرد
فرمودند چوں بدارم آخر بعد از چند ماه یک شب
رفته بر تربتش فاتحه خواندند و بزبان مبارک
فرمودند که حکم خدا تعالی میشود اے میاں نظام
بدوستی تو ایں را بخشیدم نقلست که ام المؤمنین
عائشه صدیقهؓ گفت هر وقت که رسولؐ را تهی
شکم دیدم گفتم نفسی فداک یا رسول
الله چرا که شکم تهی است فرمود علیه السلام اے
۱۰ عائشه همه پیغمبران تهی شکم بودند نقلست
بی بی عائشهؓ فرمودند مادام که رسول اللهؐ حیات
بودند نان جو هیچ وقت سیر نخوردیم و پس از

نے شاہ نظامؓ سے رخصت لیکر ایک فرزند اور ایک گھوڑے
اور تلوار لیکر برہان پور جانے کا ارادہ کیا اس شرط کیساتھ
کہ حضرت میرے وقت آخر کی مجھے خبر دیں بندگی شاہؓ
نے انکی یہ درخواست قبول کی اور دست کرم اس کے
سر پر رکھا جب ایک مدت کے بعد اس کا وقت آخر آپہنچا
تو وہ کسی طرف مامور ہوکر گیا ہوا تھا شاہ نظامؓ اسکے
گھر جاکر اس کے وقت آخر کے قریب ہونیکی خبر دیکر
واپس ہوئے اس کے گھر کے لوگوں نے نوکر کے ذریعہ
اس کو اطلاع دی کہ شاہؓ نے تشریف لاکر یہ فرمایا ہے کہ
تمہارے اور میرے درمیان جو اقرار تھا اس کا وقت نزدیک
آپہنچا ہے نوکر کو دیکھکر بڈھن خاں نے جلدی سے وہاں کو
کوچ کیا ایک رات اپنے گھر میں رہکر بندگی شاہؓ کی
جانب روانہ ہوئے اثناء راہ میں موضع ہروج میں وفات پائے
وہاں سے انکو ڈولی میں رکھکر ادوندرہ لایا گیا شاہ نظامؓ نے
شاہ عبدالرحمٰن کو فرمایا کہ اپنے حظیرے میں رکھنے مت
دو اور کہدو کہ تمہارے ہی مقبرے میں دفن کریں اس موقع
پر بعضوں نے عرض کیا کہ میانجی ایسا کیوں کرتے ہیں۔
انھے ترک دنیا کیا اور ہجرت کی محنت اٹھائی اس کی رعایت
رکھنی چاہیے فرمایا کیسے رکھوں آخر چند مہینے کے بعد ایک
رات انکی قبر پر جاکر شاہؓ نے فاتحہ پڑھی اور زبان
مبارک سے فرمایا کہ خدا تعالی کا حکم ہوتا ہے کہ
اے میاں نظام ہم نے تیری دوستی کی حرمت سے
اس کو بخشدیا نقل ہیکہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی
ہیں جس کسی وقت میں رسول اللہؐ کو خالی پیٹ
دیکھتی یہ کہتی تھی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا
ہو آپکا پیٹ خالی ہے تو آنحضرت فرماتے تھے اے

رسول اللهؐ بیدینی می کنیم که سیری می خوریم نقلست[12]
که یک روز رسول علیه السلام در دست بی بی فاطمهؓ
انگشتری دیده و در چشم آب آورده به سجده
رفته گفت اے بار خدا من الفت دنیا ندارم
فاطمه چرا این عمل کرد بی بی مذکوره شنیده انگشتری
کشیده فرستادند پیغمبر علیه السلام فقیرانرا دادند
نقلست[13] بی بی فاطمهؓ را خدا تعالی دو پیرهن
رسانیده بود یک نو و یک کهنه پس نو را براه
خدا داده کهنه خود پوشیدند رسول اللهؐ شنیده
فرمودند که اگر این عمل نکردے فرزند من نبودی
نقلست[14] که رسول اللهؐ بآخر شب در خانهٔ
بی بی فاطمهؓ آمده ندا کردند بی بی جواب دادند
پیغمبرؐ فرمودند که خسپیدی بی بی جواب دادند
که دوگانه میگزاردم و حسن و حسین را موافقت
میکنم رسولؐ فرمود اگر این نکردی دختر من نبودی
نقلست[15] که یک شب امام حسینؓ بکعبه آمده
زاری بسیار میکردند خواجه حسن بصری شنیده گفتند
که کسے گنه کار است چندان زاری میکند چونکه
آمده دیدند امام حسینؓ اند حسن بصریؒ گفت اے
جگر گوشهٔ رسول اللهؐ ترا چندین زاری چرا
امام حسین فرمودند وقتیکه این آیت وَأَنذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ برسولؐ نازل شد
من بے فکر نه ام نقلست[16] که یک بندهٔ
خدا متوفی شد یکے اولیاء دید که هر دو پایش
در حلقهٔ زنجیر بسته است او پرسید چرا پائے تو

11 عائشہ سے پیغمبر ایسے ہی رہا کرتے تھے نقل ہے بی بی
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانۂ حیات میں جو کی
روٹی بھی ہم نے کسی وقت پیٹ بھر کر نہیں کھائی آنحضورؐ
کے بعد یہ ہماری بیدینی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔
12 نقل ہے ایک روز رسول اللہؐ نے بی بی فاطمہؓ کے
ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی آنکھوں میں پانی لاکر سجدہ میں
گئے کہا اے بار خدا میں دنیا کی الفت نہیں رکھتا فاطمہ نے
یہ عمل کیوں کیا بی بی فاطمہ یہ سنتے ہی انگوٹھی اتار کر
پیغمبر علیہ السلام کو بھیجدی آنحضرتؐ نے (اسکی قیمت)
13 فقیروں میں بانٹ دی نقل ہے بی بی فاطمہؓ کو خدا تعالے
نے دو کرتے دئے ایک نیا اور ایک پرانا نیا کرتا راہ
خدا میں دیکر پرانا بی بی نے پہن لیا رسول اللہؐ نے سنکر فرمایا
14 اگر فاطمہ یہ عمل نکرتی تو میں اسے اپنی دختر نہ کہتا نقل
ہے رسول اللہؐ ایک دفعہ پچھلی شب میں بی بی فاطمہؓ کے
گھر آئے اور آواز دی بی بی نے جواب دیا پیغمبرؐ
نے فرمایا کیا تو سو رہی ہے بی بی نے جواب میں کہا
دوگانہ پڑھتی ہوں اور حسن و حسین کو سمجھاتی ہوں رسولؐ
15 نے فرمایا اگر ایسا نکرتی تو تجھے اپنی دختر نہ کہتا نقل
ہے کہ ایک رات امام حسین کعبۃ اللہ میں آکر نہایت زاری
کے ساتھ مناجات کر رہے تھے خواجہ حسن بصریؒ نے رونے
کی آواز سنکر کہا کہ شاید کوئی گنہگار ہے جو اتنی زاری کرتا ہے
جب انہوں نے آکر دیکھا کہ امام حسین ہیں تو کہا اے جگر
گوشۂ رسول اللہؐ آپکے لئے اتنی زاری کا کیا باعث
ہے تو امام حسین نے فرمایا جب رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل
ہوئی ہے کہ ڈراؤ اپنے قریبی رشتہ داروں کو تو میں

۱۶ یک جا کردہ اند او گفت کہ یک بار بہ صحت بودم
و در جماعت نرفتم بدان سبب اینچنیں کردہ
اند نقلست[۱۷] کہ در دائرہ میانشاہ دلاورؓ
در یک روز دو بار سویت شد میاں مذکور
فرمودند کہ در راندگاں شدیم براوراں بسیار
۱۷ زاری کردند و گفتند کہ خدا تعالیٰ عوض بندگی ما
در دنیا داد امروز دو بار سویت شد اینچنیں طالبان
خدا بودند نقلست[۱۸] میاں دلاورؓ فرمودند
مہاجراں را باید کہ روش میرانؑ بکنند کہ روز
فتوح نگیرند نقلست[۱۹] کہ میرانعلیہ السلام
۱۸ در روضۂ شیخ کھٹو آمدہ فرمودند کہ بوی زہد می
آید و در روضہ شیخ ممن در دولت آباد آمدہ
۱۹ فرمودند اسم ایشاں سید محمد عارف است
نقلست[۲۰] کہ حضرت میرانعلیہ السلام بطرف
۲۰ تلنگانہ روانہ شدہ فرمودند ایں زمین بغیر
از ایمان سوختہ شدہ است آخر باز
۲۱ گردیدند و نرفتند نقلست[۲۱] کہ حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند ہرچہ خدا بشما
بدہد اگر اندک باشد یا بسیار عشر بدہید
اگر اندک نان باشد ازاں اندک
۲۲ مورچہ را اندازید نقلست[۲۲] کہ
حضرت مہدیؑ نوبت را بسیار
تاکید کردند و فرمودند کہ عمل دین است و از
ارکان دین است ۔ باز فرمودند
۲۳

بفکر نہیں ہوں نقل ہے کہ ایک بندۂ خدا کی وفات ہوئی
اولیاء اللہ سے ایک ولی نے دیکھا کہ اس شخص کے دونوں
پاؤں زنجیر کی ایک کڑی میں بندھے ہیں پوچھا کہ تیرے
پیر اس طرح ایک جگہ کیوں باندھے گئے ہیں اس نے کہا
ایک بار میں صحت کی حالت میں مگر بھی نماز کی جماعت
میں نہیں گیا اس سبب سے ایسا کئے ۔ نقل ہے کہ میانشاہ
دلاورؓ کے دائرے میں ایک دن (بیکوقت) دو بار سویت
ہوئی میاںؓ مذکور نے فرمایا کہ ہم ناکاروں میں شامل ہوگئے
یہ سنکر برادروں نے بہت زاری کی اور کہا کہ خدا تعالیٰ
نے ہماری بندگی کا عوض ہمکو دنیا ہی میں دیدیا کہ آج دو بار
سویت ہوئی، طالبانِ خدا ایسے تھے نقل ہے میاں دلاورؓ
نے فرمایا مہاجروں کو چاہیئے کہ حضرت مہدیؑ کی روش پر
رہیں ہر روز فتوح نہ لیں نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ
شیخ کھٹو کے روضے میں آ کر فرمائے ان کا نام سید محمد عارف
ہے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ تلنگانہ کی جانب روانہ
ہوئے اور فرمائے یہ زمین بے ایمانی سے سوختہ ہوئی
ہے بالآخر واپس ہوئے اور وہاں نہیں گئے نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا جو کچھ خدا تمہیں دے تھوڑا ہو یا بہت اس
کا عشر دو اگر روٹیاں ہوں تھوڑی ہوں یا بہت ان
~~کا عشر دو اگر تھوڑی سی روٹی ہے تو~~ اسی میں سے تھوڑی
چیونٹیوں کو ڈالو نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
نوبت کیلئے بہت تاکید کی اور فرمایا کہ یہ دین کا عمل ہے
اور دین کے ارکان سے ہے پھر آپ نے فرمایا اگر تین
برادر ہوں تو ایک ایک پاس ایک برادر نوبت
ادا کرے نقل ہے میاں سید محمودؓ کے زمانہ میں

اگر سہ برادران باشد یک یک پاس یک یک
را در نوبت بخید نقلست کہ در زمانہ
میانسید محمودؒ در راہ ماہ رمضان دیدہ بودند
خبر آمد کہ امروز ماہ نیست میاں حکم فرمودند
کہ بخورید چونکہ خوردن نشستند کسی می خورد
دریں میاں بوبو طعام خوردہ بودند و آب نہ
نوشیدہ کہ خبر باستواری گواہ آمد کہ ماہ تحقیق است
آخر بوبو را بہ سبب آب نوشیدن میاں فرمودند
کہ شصت پائیلی گندم دہید و آب بنوشید
اوشاں نوشیدند نقلست بریں خبر نیز
کسے روزہ خوردند و بعضے زناں ادویہ نیز
زیر داشتند چونکہ خبر ماہ تحقیق شد از نزد
ادویہ داراں شصت پائیلی گندم گرفتند
نقلست کہ در بیان حدیث کل مسکر
حرام فرمودند در تحریم خمر خبر است کہ روزے
حمزہ شراب خوردہ مادہ شتر فاطمہ را پے
کرد علیؓ پیش رسول اللہؐ گلہ کرد رسول ع
برخاستہ نزد حمزہ رفتہ دیدند کہ سخنان پریشان
میگوید بازگشتہ و بمقابلۂ او نشدہ با علی گفت
یا علی یاد آوری کہ زخم مادہ شتر فاطمہ بحمزہ روز
چہ کند چوں در حرب احد بر حمزہ چیزے بگذشت
فرمودند کہ اے علی دیدی زخم مادہ شتر فاطمہ
بر حمزہ چہ کرد دیگر جمعی از مہاجراں و انصار
یک جا شراب خوردند و مست شدند ہر یکے
تیغ کشیدند چیزے نماندہ بود کہ جنگ عظیم برپا

(ہجرت کے دوران میں) راستے میں رمضان کا چاند
دیکھا گیا خبر آئی کہ آج چاند نہیں ہے میاں نے حکم
دیا کہ کھاؤ جب کھانے بیٹھے تو بعضے کھا رہے تھے اور بوبو
کھا چکی تھیں اور پانی نہیں پی تھیں کہ معتبر گواہ کے ذریعہ
خبر آئی کہ بتحقیق چاند دیکھا گیا ہے آخر بوبو کو پانی پینے
کے سبب سے میاں نے فرمایا کہ ساٹھ پائیلی گیہوں دیں
اور پانی پئیں انھوں نے اس طرح پانی پیا۔ نقل ہے ٢٤
کہ اس خبر کے باوجود بعضے اشخاص روزے نہ رکھے
اور بعض عورتیں ضرورت کی ادویہ استعمال کیں چاند کی
تحقیق ہونے پر ان میں سے ہر ایک سے ساٹھ
پائیلی گیہوں لیے گئے۔ نقل ہے کہ حدیث ہذا ٢٥
ہر نشہ آور چیز حرام ہے کے بیان میں کسی بزرگ نے
فرمایا ہے کہ شراب کے حرام ہونیکے بارے میں ایک
روایت ہے کہ ایک روز حضرت حمزہؓ نے شراب
پی کر بی بی فاطمہؓ کی اونٹنی کا پیچھا کیا حضرت علیؓ نے
جاکر رسول اللہؐ کے سامنے گلہ کیا تو رسول اللہؐ
اٹھکر حمزہؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا کہ
پراگندہ باتیں کرتے ہیں آنحضرتؐ وہاں سے واپس
ہوگئے اور ان کے سامنے نہیں ٹھیرے۔ پھر علیؓ سے
آکر آپ نے فرمایا اے علی یاد رکھو اور دیکھو کہ فاطمہ کی
اونٹنی کا زخم ایک دن حمزہ کو کیا دکھلاتا ہی جب
جنگ احد میں حمزہؓ پر مصیبت گذری تو آنحضرتؐ نے
فرمایا اے علی تم نے دیکھا کہ فاطمہ کی اونٹنی کے زخم نے
حمزہ کیساتھ کیا کیا، دیگر یہ کہ مہاجرین اور انصار کی
ایک جماعت نے ایک جگہ شراب نوشی کی سب

چوں ایں دو حادثہ شد آیت تحریم نماز در حالت
مستی آمد فرمودند لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم
سکاریٰ عقلا ہر یکے از صحابہ و مردمان تامل
کردند کہ ایں دلیل بتحریم خمر مطلق است زیراکہ
نماز روزی پنج بار و شراب را اثر مطول
چوں بعد نماز شب خورد حال نماز بامداد چہ
باشد و چوں وقت چاشت بخورد حال نماز
پیشیں چہ باشد بعضے بکلی ترک آوردند بعد ازاں
آیت تحریم مطلق و نجس عین بودنش نازل
شد خرج من ملفوظ **نقلست** حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ عمل کند و از عمل او فائدہ
نشود آں عمل ضائع است از و نہ فائدہ آخرت
و نہ دنیا **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام را کسے
سوال کرد یگانگی بہتر یا دوئی حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند دوئی بہتر اگر دوئی نبودی قدر یگانگی کے
شناختی **نقلست** بندگی میانشاہ نعمت رضی اللہ عنہ
فرمودند طالب خدا میخواہد کہ یکدم فراق نکند
فاما خیریت طالب درین است کہ گاہے
فراق و گاہے وصال **نقلست** حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند کہ خلق ماہ دیدہ خوشی میکنند
چرا افسوس نمی کنند کہ عمر ضائع رفت و مرگ
نزدیک رسید استغفار چرا نمی کنند و تائب
نمی شوند ہشیار باید بود کہ حال عاقبت چہ
شود **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ

نشہ میں مست ہو گئے ہر ایک نے تلوار کھینچ لی ایک بڑی
جنگ ہوئی میں کوئی بات باقی نہیں تھی، جب یہ دو حادثے
ہوئے تو حالت مستی میں نماز حرام ہونیکی آیت نازل
ہوئی فرمان ہوا کہ نماز کے نزدیک نہوں اس حال میں
کہ تم مست ہوں، از روے عقل صحابہ اور دیگر لوگوں نے
تامل کیا کہ یہ شراب کے مطلقاً حرام ہونیکی دلیل ہے
کیونکہ نماز ہر روز پانچ وقت فرض ہے اور شراب
کا اثر طویل ہوتا ہے جب نماز عشا کے بعد پیا تو صبح کی
نماز کا کیا حال ہوگا اور جب بوقت چاشت (دس بجے
دن میں) پیا تو ظہر کی نماز کا کیا حال ہوگا اس خوف سے
بعض نے شراب کو بالکل چھوڑ دیا اس کے بعد شراب
مطلقاً حرام اور نجس عین ہونیکی آیت نازل ہوئی یہ روایت
ایک ملفوظ سے لیگئی ہے **نقل** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا
جو شخص عمل کرے اور اس کے عمل سے فائدہ نہو تو وہ
عمل ضائع ہے اُس سے نہ آخرت کا فائدہ ہے نہ
دنیا کا **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ
تنہائی بہتر ہے یا دوئی (کسی کی سنگت) حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا دوئی بہتر ہے اگر دوئی نہوتی تو یگانگی کی قدر کوئی
شخص کیسے پہچانتا **نقل** ہے بندگی میانشاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے
فرمایا طالب خدا چاہتا ہے کہ ایک دم بھی فراق نہ ہو
لیکن طالب کی خیریت اسی میں ہے کہ کبھی فراق ہو اور کبھی
وصال **نقل** ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چاند
دیکھکر خوش ہوتے ہیں، افسوس کیوں نہیں کرتے کہ
عمر ضائع گئی موت نزدیک آئی اپنے گناہونکی معافی

ے یہ نقل شریف حضرت بندگمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ملاحظہ ہو زاد الناجی مطبوعہ صفحہ ۲۱۔

اگر کسے صد سال درون دائرہ باشد آخر یک روز در طلب دنیا بیرون دائرہ رفتہ مرد او کافر است واگر کسے صد سال در طلب دنیا ماند وآخر ترک دنیا کردہ وازخانۂ دنیا بیروں آمدہ بطرف دائرہ روانہ شدہ مرد او مومن است

نقلست حضرت میرانؑ فرمودند وقتیکہ مردم گناہ میکند ایمان ازو دور می شود وچوں توبہ کنند باز می آید چراکہ دو ایمان اند یکی آنکہ نور رسولؐ کہ در طینت خلقت شدہ است وآں دور نمی شود دویگر ایمان قرآن وفرمودۂ مرشد است ایں نور دور میشود چوں دو نور شدہ راہ رفتن تواند ہمچوں چشم پیش آفتاب اگر آفتاب است وچشم نیست چہ بہبیند اگر چشم است آفتاب نیز ہست راہ رفتن تواند

نقلست حضرت میرانعلیہ السلام را (یعنے مہاجرانؓ) عرض کردند زن وفرزنداں بسیار تفرقہ می دہند اگر رضاء خوندکار باشد ایشانرا علیحدہ کنیم میرانؑ فرمودند ایشانرا دست گرفتہ در بہشت بروید واز خود علیحدہ نکنید خدا تعالیٰ شمارا جزا بسیار میدہد بواسطۂ ایشان صبر کنید ایں کار بزرگ است

نقلست کہ یک طالب مرد حضرت میرانؑ درحق او بشارت نہ فرمودند برادراں عرض کردند بعدہٗ حضرت میرانؑ توجہ کردہ فرمودند کہ فرمان خدا تعالیٰ میشود کہ بواسطۂ تو بخشیدم یاراں پرسیدند

کیوں نہیں مانگتے تائب کیوں نہیں ہوتے ہوشیار ہونا چاہیئے کہ عاقبت کا کیا حال ہوگا

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سو سال دائرہ میں رہا بالآخر ایک روز دنیا کی طلب میں دائرہ کے باہر جاکر مرگیا تو وہ کافر ہے اور اگر کوئی شخص سو سال دنیا کی طلب میں رہا اور آخر وقت ترک دنیا کرکے دنیا کے گھر سے نکل کر دائرہ کی طرف روانہ ہوکر مرگیا تو وہ مومن ہے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس وقت کوئی شخص گناہ کرتا ہے ایمان اس سے دور ہوجاتا ہے اور جب توبہ کرتا ہے تو ایمان واپس آتا ہے کیونکہ دو ایمان ہیں ایک تو وہ جو رسولؐ کا نور ہے پیدائش کی خمیر میں ہے اور وہ دور نہیں ہوتا دوسرا ایمان قرآن اور مرشد کی ہدایت کا نور ہے یہ نور دور رہتا ہے جب دو نور ہوں تو راستہ چل سکے گا جیسے کہ آنکھ آفتاب کے مقابل ہے اگر آفتاب ہے اور آنکھ نہیں ہے تو کیا دیکھے گا اگر آنکھ ہے اور آفتاب بھی ہے تو راستہ چل سکیگا

نقل ہے حضرت مہدیؑ سے بعض مہاجرینؓ نے عرض کیا کہ عورت بچے بہت پریشان کرتے ہیں اگر خوندکار کی رضا ہو تو ہم ان کو علیحدہ کردیتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا ان کے ہاتھ پکڑ کر بہشت میں جاؤ اپنے سے علیحدہ مت کرو خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ تم کو بہت اجر دیتا ہے صبر کرو یہ بڑا کام ہے

نقل ہے کہ ایک طالب خدا کا وصال ہوا حضرت مہدیؑ نے انکے حق میں کوئی بشارت نہیں دی برادروں نے عرض کیا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے توجہ کرکے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تیرے

گناہ او چہ بود فرمودند ہر وقت کہ اضطرار افتادہ
خطرہ نفس اورا چناں آمدی کہ قرابتاں تو چیزے
نفرستد کہ اوقات تو بگذرد **نقلست** حضرت
میراںؑ را کسے پرسید کہ کسب کردن چونست
فرمودند کہ مومن را رواست باز فرمودند
کسے را کہ مقام پیغمبراں باشد او را رواست کہ
حدہا تواند داشت باز پرسیدند کہ حد چیست
فرمودند کہ اول توکل بر خدا دارد نظر بر کسب
نکند دوم پنج وقت نماز با جماعت گذارد
سوم ذکر دوام چہارم حرص نکند قوت لایموت
و ستر عورت گیرد پنجم کما حقہٗ عشر ادا کند ششم
صحبت صادقان بندگان خدا جوید ہفتم ہمیشہ
خود را ملامت کناں باشد اگر حدہا بدارد خدائے تعالیٰ
او را ترک دنیا روزی کند اگر ایں حدہا بشکند
او را ایمان محال است **نقلست** حضرت
میراںؑ فرمودند بندہ ہزار طالبانِ خدای را
خواہد داشت و یک طالب دنیا را نتواند
داشت **نقلست** حضرت میراںؑ فرمودند
ما بر خود بسیار مشقت می کشیم تا لایق صدقۂ محمدؐ
شویم وگرنہ ما را صدقۂ محمدؐ چوں رسد **نقلست**
حضرت میراںؑ فرمودند المعروف ھو
اللہ **نقلست** بہ میراںؑ یاراں پرسیدند کہ
خوندکار را خطرہ میرسد فرمودند روزی راہ
جماعت خانہ پیش گرفتم در راہ مغاکی دیدہ
در خطرہ آمد کہ ایں را برابر باید کرد تا برادران

واسطہ سے ہم نے اس کو بخشدیا یاروں نے پوچھا اس کا
گناہ کیا تھا فرمایا جب کبھی اسکو اضطرار ہوتا تو نفس اس کو
اس خطرہ میں ڈالتا تھا کہ تیرے قرابت وار کچھ نہیں بھیجتے
جس سے تیری گذر اوقات ہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے
کسی نے پوچھا کہ کسب کرنا کیسا ہے فرمایا مومن کیلئے کسب روا
ہے پھر آپنے فرمایا جس شخص کو پیغمبروں کا مقام حاصل ہو
اس کیلئے روا ہے وہی کسب کے حدود قائم رکھ سکے گا پھر
اس نے پوچھا کہ حدود کیا ہیں فرمایا پہلی یہ کہ خدا پر بھروسہ
رکھے کسب پر نظر نہ کرے دوسری یہ کہ پانچوں وقت کی
نمازیں با جماعت ادا کرے تیسری یہ کہ ہمیشہ یاد خدا کرے
چوتھی یہ کہ حرص نکرے اتنی غذا جس سے زندگی برقرار
رہے اور اتنا کپڑا جس سے ستر عورت ہو سکے اس پر
اکتفا کرے پانچویں یہ کہ عشر کما حقہٗ ادا کرے چھٹی یہ کہ
بندگانِ خدا صادقین کی صحبت میں رہا کرے ساتویں
یہ کہ ہمیشہ اپنے آپکو ملامت کرتا رہے اگر ان حدود کو
قائم رکھے تو خدا تعالیٰ اس کو ترک دنیا روزی کرے
اگر ان حدود کو توڑے تو اوس کو ایمان نصیب ہونا محال
ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ہزار طالبانِ
خدا کو رکھ سکیگا اور ایک طالب دنیا کو نہیں رکھ سکیگا **نقل**
ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہم اپنے پر بہت مشقت ڈالتے
ہیں تب صدقۂ محمدؐ کے لائق ہوتے ہیں ورنہ ہم کو محمدؐ کا صدقہ
کیسے پہنچے گا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا معروف
اللہ ہی کی ذات ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے بعض
صحابہ نے پوچھا کہ خوندکار کو کبھی کوئی خطرہ آتا ہے فرمایا
ایک روز میں جماعت خانہ کے راستے سے جا رہا تھا راستے

یہ نقل متن میں جھوٹ گئی تھی

ایذا نرسد **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند
شرف ایمان چنین است که در دل بنده روشن
است هرگاهکه از بنده گناه صادر شود نور
ایمان نیست شود چنانچه خدایتعالیٰ خبر داد
الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم
بظلم اولئک لهم الامن وهم
مهتدون ۔ **نقل است** حضرت میران
علیه السلام فرمودند که عیال داران را برافرادان
فضیلت است چراکه بردباری بسیار کسان
کنند ازاں سبب جزا بسیار است **نقلست**
که میران علیه السلام براورے را پرسیدند فراغ
است او گفت فراغ است میرانؑ فرمودند
بنده فراغ ظاهری نمی پرسد با خدائے خود هستید
می پرسد **نقلست** که میرانؑ را خدایتعالیٰ
شمشیر رسانیده بود برائے نماز فرود آمدند همونجا
فراموش کردند چونکه دور آمدند براداراں عرض کردند
میرانؑ فرمودند فراموش شد براداراں گفتند
بسیار خوب بود میران علیه السلام فرمودند هرچند که
خوب بود اگرچه بخرچ یک روز همه دنیا باشد
باز دنیا است ومتاع دنیا را خدایتعالیٰ قلیل
فرمود ۔ **نقلست** ۔ میرانؑ فرمودند اگر هر
روز اینجا یک چیتل مقید شدے بسیار مرداں
آمدے چراکه نفس بر مقید می آید و بر مطلق نمی آید
اگر یک تنکه رسد تا نیز بر مطلق نمی آید
گر مقید یک چیتل باشد براں بیاید **نقلست**

میں ایک گڑھا دیکھا تب یہ خطرہ آیا کہ اس کو برابر کر دینا چاہئے
۳۹ تاکہ براوروں کو ایذا نہ ہو **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
ایمان کا یہ شرف ہے کہ وہ بندے کے دل میں روشن ہے
جس وقت بندے سے کوئی گناہ صادر ہوتا ہے تو نور ایمان
ناپید ہو جاتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے جو لوگ
ایمان لائے اور نہ ملایا انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے
وہی ہیں جن کیلئے امن ہے اور وہی ہیں راہ پائے ہوئے
۴۰ **نقل** حضرت مہدیؑ نے فرمایا اہل وعیال رکھنے
والوں کو تنہا اشخاص پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ
وہ بہت ساروں کی باربرداری کرتے ہیں اس سبب
۴۱ سے ان کا اجر زیادہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
ایک براور سے پوچھا تمکو فراغ ہے اس نے کہا فراغ ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ظاہری فراغ نہیں پوچھتا
۴۲ یہ پوچھتا ہے کہ کیا تم اپنے خدا کے ساتھ ہیں۔ **نقل** ہے کہ
حضرت مہدیؑ کو خدا نے تلوار بھیجی تھی نماز کے لئے ایک
جگہ اُترے تھے وہیں بھول گئے جب وہاں سے دور
نکل گئے تو براوروں نے وہ تلوار یاد دلائی حضرت مہدیؑ
نے فرمایا وہ بھول کر وہیں چھوڑ دیگئی براوروں نے کہا
تلوار بہت اچھی تھی حضرت مہدیؑ نے فرمایا خواہ کتنی
ہی اچھی ہو اگر تمام دنیا کے ایک روز کے خرچ کے برابر
بھی ہو تو پھر بھی دنیا ہی ہے خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کی
۴۳ پونجی کو قلیل فرمایا ہے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے
فرمایا اگر ہر روز یہاں (فی کس) ایک چیتل مقرر ہوتا
تو بہت سے لوگ آتے کیونکہ نفس مقید آمدنی کو
قبول کرتا ہے مطلق آمدنی کو نہیں قبول کرتا اگر ایک

میراں علیہ السلام فرمودند خدا تعالیٰ بندہ را آں
وقت فرستاد کہ در جہاں عمل دین برائے دنیا شدہ
۲۴ بود نماز و روزہ و حج و قرآن خواندن و مشائخی کردن
و ہمہ عمل کردن برائے نصیب دنیا شدہ بود
برائے خدا ہیچ کس عمل نہ کردندے بندہ را
خدا تعالیٰ برائے آں فرستادہ کہ مردمانرا راہ
خدا بنماید ہمہ خلق تکذیب کردند و مومناں
تصدیق کردند **نقلست** کہ حضرت میراں ع
۲۵ میاں ع را فرمودند کہ سید خوندمیر ہر کرا خدا تعالیٰ
محبوب خود کند خلق دشمن او شود ہمچنیں است
نقلست میراں علیہ السلام فرمودند کہ ہر چہ از
۲۶ خدا تعالیٰ بگوش خود می شنوم شمارا بزبان ادا
کردیم خواہ باور کنید یا نکنید خدا داند شما دانید
نقلست حضرت میراں ع معنی ایں آیت
۲۷ ید اللہ فوق ایدیہم بایں وجہ فرمودند
کہ دست خدا تعالیٰ بر دستہا ، ہمہ مفسراں
گفتند دست قبضۂ قدرت میراں ع فرمودند
ایشانرا چہ فہم است خدا تعالیٰ لیس کمثلہ
شیء وہو السمیع البصیر خدارا دست
صاحبیست است ولیکن مثل کسے
۲۸ نیست **نقلست** میراں ع فرمودند وقتیکہ مہدی
۲۹ آید رسم و عادت و بدعت دور شود **نقلست**
کہ در خانہ حضرت میر السید محمود ع کنیزکے بود حضرت
میراں ع بی بی را فرمودند پیش بندہ بندہ روا نیست
ایں را آزاد کنید تا بندہ در خانہ بیاید دراں وقت

لاکھ تنکہ (سونے کا سکہ) مطلق آمدنی کی راہ سے آتا ہے تو بھی
نفس نہیں قبول کرتا مگر مقررہ طور پر ایک جیتل (تانبے کا سکہ)
بھی ہو تو نفس اس سے راضی ہوتا ہے **نقل** ہے حضرت مہدی ع
نے فرمایا خدا تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا کہ تمام جہان
میں دین کے کام دنیا کیلئے ہو رہے تھے نماز، روزہ، حج
قرآن خوانی اور مشائخی سب کام نصیب دنیا کے لئے ہو گئے
تھے خدا کے واسطے کوئی شخص کوئی عمل نہ کرتا تھا، بندہ کو
خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ لوگوں کو خدا کا راستہ دکھلائے
بہت سارے لوگ جھٹلائے اور مومنوں نے تصدیق کی **نقل**
ہے حضرت مہدی ع نے بندگی میاں ع سے فرمایا کہ اے سید خوندمیر
جس کو خدا تعالیٰ اپنا دوست بنا لیتا ہے بہت سے لوگ
اس کے دشمن ہو جاتے ہیں یہی بات ہے **نقل** ہے حضرت مہدی ع
نے فرمایا کہ جو کچھ خدا تعالیٰ سے اپنے کانوں سے سنتا ہوں
زبان سے تمکو پہنچاتا ہوں خواہ باور کریں یا نہ کریں خدا جانے
تم جانیں **نقل** ہے کہ حضرت مہدی ع نے آیت ید اللہ فوق
ایدیہم کے معنی اس طرح فرمائے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ انکے
ہاتھوں پر ہے سب مفسروں نے ہاتھ کا معنی قبضۂ قدرت
ہونا بیان کیا ہے حضرت مہدی ع نے فرمایا یہ کیا سمجھ رکھتے ہیں
خدا تعالیٰ کا وصف یہ ہے کہ کوئی چیز اس کی جیسی نہیں وہ
سننے والا دیکھنے والا ہے خدا کو دست صاحبی ہے لیکن کسی کے
جیسا نہیں ہے **نقل** حضرت مہدی ع نے فرمایا جس وقت
مہدی آئے رسم و عادت و بدعت دور ہوں **نقل** ہے کہ
حضرت میر السید محمود رض کے گھر میں ایک کنیز آئی تھی حضرت
میراں ع نے بی بی سے فرمایا بندہ کے سامنے بندہ روا نہیں
ہے اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر آئیگا بی بی نے اسی وقت

بی بی آزاد کردند نقلست حضرت میراں ع
فرمودند در خانہ کسیکہ کنیزک یا غلام باشد آنہرا
ایمان شدن محال است نقلست کہ آنروز
در دائرہ حضرت میراں علیہ السلام ہشتاد بردہ
آزاد شدند نقلست کہ یک افراد را خدا تعالی
گوشت رسانیدہ بود او طلب جویہ کرد حضرت
میراںؑ شنیدہ فرمودند کہ خدا تعالی ترا گوشت
رسانیدہ تو طلب مصالح میکنی برائے لذت
نفس این آرزوئے لذت نفس بگذار و در یاد
خدا باش نقلست حضرت میراںؑ فرمودند
کہ قرآن عشق نامہ است نقلست کہ حضرت
میراںؑ را فرمان شد کہ ازینجا روانہ شوید میراںؑ
روانہ شدند یاران را فرمودند زود بیائید بعضے
آمدند و بعضے تاخیر کردند میراںؑ فرمودند ایشاں
از خانہ چوب بیروں آمدند اما از خانہ استخواں
بیروں نیامدند نقلست کہ بر میراںؑ وقت
رحلت چادر پوشانیدند میراںؑ دور کردہ فرمودند
کہ سید محمد پوشیدہ نماند نقلست کہ در ماہ رمضان
میراںؑ در سفر بودند و برادراں از تشنگی بے طاقت
شدند و بخود قرار دادند کہ روزہ بخوریم یک برادر
گفت کہ میراںؑ را باید پرسید دویدہ نزد حضرت
میراںؑ آمدہ احوال گفت حضرت میراںؑ فرمودند
بندہ نشستہ است برادراں را بگوئید نزد بندہ
بیائید چونکہ آمدند حضرت میراںؑ فرمودند بواسطہ
آب اینطور بے طاقت شدید گاہے برائے

۵۰ کنیز کو آزاد کیا۔ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جسکے گھر میں
۵۱ کنیز یا غلام ہو اس کو ایمان ہونا محال ہے نقل ہے کہ اس روز
حضرت مہدیؑ کے دائرے میں اسی لونڈی اور غلام آزاد
۵۲ ہوئے نقل ہے کہ ایک مجرد طالب خدا کو خدا تعالی نے
گوشت دیا تھا اس نے مصالحوں کی جستجو کی حضرت مہدیؑ
نے سنکر فرمایا کہ خدا تعالی نے تجھے گوشت دیا اور تو
مصالح ڈھونڈتا ہے نفس کی لذت کیلئے۔ اس لذت
۵۳ نفس کی خواہش کو چھوڑ اور خدا کی یاد میں رہ نقل
۵۴ ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ قرآن عشق نامہ ہے نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ کو ایک جگہ خدا کا فرمان ہوا کہ یہاں سے
روانہ ہو جاؤ حضرتؑ روانہ ہوئے صحابہ کو فرمایا جلد آؤ
بعضے آئے اور بعضوں نے آنے میں دیری کی حضرت
مہدیؑ نے فرمایا یہ لکڑی کے گھر سے باہر آئے ہیں لیکن
۵۵ ہڈیوں کے گھر سے باہر نہیں آئے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ
پر بر وقت رحلت کسی نے چادر اوڑھائی حضرتؑ
۵۶ نے دور کر کے فرمایا کہ سید محمد چھپا نہیں رہے گا نقل
ہے کہ ایکدفعہ رمضان کے مہینے میں حضرت مہدیؑ سفر میں
تھے۔ برادر پیاس کی شدت سے بیتاب ہو گئے انھوں نے
ارادہ کر لیا کہ روزے چھوڑینگے ایک برادر نے کہا حضرت
مہدیؑ سے پوچھنا چاہئے دوڑکر حضرتؑ کے پاس آکر اس
نے احوال کہا حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ بیٹھا ہے برادروں
سے کہو کہ بندے کے پاس آئیں جب وہ آئے تو حضرت
مہدیؑ نے فرمایا پانی کے واسطے ایسے بے طاقت ہو گئے
کبھی خدا کے واسطے ایسے بے طاقت نہیں ہوئے یہ سنکر
برادروں نے زاری کی اور پانی کی خواہش کو بھول گئے

خدا اینطور بے طاقت نه شدید برادراں گریه
کردند و آب فراموش کردند روزه نخوردند آں ۵۸
روز میرانؑ در انجا ماندند سفر نه کردند نقلست
حضرت میرانؑ بیان میکردند ملک برہان الدین بیان
شنیده شمشیر و اسپ در راه خدا پیش میرانؑ
نهادند حضرت میرانؑ فرمودند ملک برہان الدین
خدا یتعالیٰ ذات شما می خواہد شمشیر و اسپ نمی خواہد
ملک ہموں وقت تائب شدند و بیان لن ۵۹
تنالوا البر بود نقلست حضرت میرانؑ
فرمودند که گجراتیاں مارا تنگ آوردند ہر چه از
طرف حق عطا می شود آنرا ہضم میکنند نقلست
که کسے بحضور میراں علیه السلام آمد و چند روز دعوی
بینائی داشت اما نبود حضرت میرانؑ را خدا یتعالیٰ
رخت رسانیده بود میرانؑ برادراں را دادند ۶۰
آنکس پیش میرانؑ آمده عرض کرد که مرا چرا
ندادند حضرت میرانؑ فرمودند که بینائی کجا رفت
که بیک پارچه رخت اینطور بے طاقتی میکنی۔
نقلست که پیش حضرت میرانؑ یاراں عدل
نوشیروان و سخاوت حاتم طائی بیان کردند
فرمودند که حاتم بخیل بود که ذات خود را بخدا نداد
و نوشیروان بر ذات خود عدل نکرد ہر چه امر خدا
بود آں نکرد اوّل بر ذات خود عدل کردے ۶۱
بعده بر مردم دیگر امر کردے نقلست که
مہدیؑ دو کس را یک جا از نشستن و چیزے
خواندن منع فرمودے و کوشش با ذکر خدا

روزے نہیں چھوڑے اس روز حضرت مہدیؑ اسی جگہ
رہے سفر نہیں کئے نقل ہے حضرت مہدیؑ بیان قرآن
فرما رہے تھے ملک برہان الدین نے بیان سنکر شمشیر اور
گھوڑا خدا کی راہ میں حضرت مہدیؑ کے سامنے لا رکھا
حضرت مہدیؑ نے فرمایا ملک برہان الدین خدا یتعالیٰ
تمہاری ذات چاہتا ہے شمشیر اور گھوڑا نہیں چاہتا یہ سنکر
ملک اسی وقت تائب ہوئے آیت لن تنالوا البر کا بیان
تھا نقل ہے کہ ایک شخص حضرت مہدیؑ کے
حضور میں آکر چند روز رہا بینائی کا دعوی کرتا تھا مگر
نہیں تھی حضرت مہدیؑ کو خدا یتعالیٰ نے کچھ سامان
بھیجا تھا حضرتؑ نے سب برادروں میں تقسیم کیا۔ اس نے
حضرتؑ کے پاس آکر عرض کیا کہ مجھکو کیوں نہیں دیئے
حضرتؑ نے فرمایا کہ بینائی کہاں گئی کہ ایک ٹکڑے
کے واسطے ایسی بے طاقتی کرتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ کے سامنے صحابہ نے نوشیرواں کے عدل اور
حاتم طائی کی سخاوت کا ذکر کیا حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ حاتم بخیل تھا کیونکہ اس نے
اپنی ذات خدا کے حوالہ نہیں کی اور نوشیرواں
نے خود اپنی ذات پر انصاف نہیں کیا
جو کچھ خدا کا حکم تھا بجا نہ لایا۔ پہلے
اپنی ذات پر عدل کر کے اس کے بعد دوسروں
کو حکم کرنا چاہیئے تھا۔ نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ دو شخصوں کے ایک جگہ بیٹھنے اور
کچھ پڑھنے سے منع فرماتے تھے آپ کی
بہت زیادہ کوشش ذکر خدا کے لئے تھی

بسیار بود ولیکن مہدی موعودؑ بندگی شاہ نظام را بعد صلوٰۃ فجر خوانانیدی ہر دو یکجا نشستہ قرآن خواندن شروع کردے میاں شاہ نظامؓ سامع بودند بعدہٗ میراںؑ بزبان مبارک خود فرمودند کہ سامع ہستم شما بخوانید میاں نظام عرض کردند کہ مرا یاد نیست بلکہ ناظرہ ہم نیست میرانؑ فرمودند کہ بخوانید بندگی میاں نظامؓ بیاد تمام قرآن خواندند یکے اصحاب دریں مجلس آمدن خواست نزدیک آمد حضرت میرانؑ برو نظر خشم کردند او پس رفت پس از فراغ میراں علیہ السلام آں اصحاب را فرمودند کہ صاحب بندۂ خود را خود تعلیم میکرد اگر یک قدم ازاں پیش نہادی سوختہ گردی

نقلست میرانؑ فرمودند کسانیکہ بعد رسول اللہ عزلت گرفتند از ایشاں معنی دین ماند و آنانکہ جمعیت کردند صورت ماند تا قیامت کہ بعد از مہدیؑ صورت ماند یعنے جمعیت بسیار شود و معنی دین برود چراکہ حضرت میرانؑ فرمودند دراں وقت کہ چہار صد سویت بودے فرمودے بسیار خواری شد

نقلست حضرت میرانؑ فرمودند آں زماں کہ بر شما ایذا و رنج از مدعیاں رسد بدانید کہ شمارا خدا تعالیٰ یاد کردہ واز بندہ ہستید چوں فتوحات خلق زیادہ گردد بدانید کہ از درگاہ خدا تعالیٰ فراموش شدید واز ما

لیکن حضرت مہدیؑ بندگی میاں شاہ نظامؓ کو نماز فجر کے بعد پڑھاتے تھے دونو ایک جگہ بیٹھکر قرآن پڑھنا شروع کرتے میاں شاہ نظام سامع رہتے اسکے بعد حضرت مہدیؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ میں سنتا ہوں تم پڑھو میاں نظام نے عرض کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے بلکہ دیکھکر بھی نہیں پڑھ سکتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ پڑھو اس کے ساتھ ہی بندگی میاں نظامؓ نے حافظہ کے ساتھ تمام قرآن پڑھا ایک صحابی اُس مجلس میں آنے لگے وہ نزدیک آئے تو حضرت مہدیؑ نے اُن پر غصہ کی نظر ڈالی وہ واپس چلا گئے مہدیؑ نے پڑھانے سے فارغ ہوکر اس صحابی کو فرمایا کہ صاحب اپنے بندے کو آپ تعلیم دیرہا تھا اگر ایک قدم اس سے زیادہ تم آگے رکھتے تو جل جاتے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جن لوگوں نے رسول اللہ صلعم کے بعد عزلت اختیار کی انہی سے دین کا معنیٰ رہا اور جن لوگوں نے جمعیت اختیار کی ان سے (دین کی ظاہری) صورت رہی، قیامت تک مہدیؑ کے بعد (دین کی ظاہری) صورت ہی رہے گی یعنے جمعیت بہت ہوگی لیکن دین کا معنیٰ جاتا رہیگا کیونکہ حضرت مہدیؑ نے جس وقت چار سو سویت ہوئیں فرمایا کہ بہت خواری ہوئی ٦٢

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جس زمانے میں کہ تم کو تکلیف اور رنج مدعیوں (مخالفوں) سے پہنچے تو جانو کہ خدا تعالیٰ نے تم کو یاد کیا ہے اور تم بندے کے ہو جب فتوح رجوع خلق کی زیادہ ہو تو جانو کہ تم خدا تعالیٰ کی درگاہ ٦٣

٦٤ نیستند **نقلست** کہ روزی پیش حضرت میرانؑ
شخصی آمدہ گفت کہ میرانجی سرود میان بندہ
وخدا میانجی است فرمودند دوہرہ ؎

بہت پرووینہر اجس ریجہری یری بسیٹھہ
الی آپ فراچی جیوں کا یری منجیٹھ

٦٥ **نقلست** کہ میاں لاڑ پدر بی بی ملکانؓ نہ
درم وزن افیون می خوردند حضرت میرانؑ
فرمودند کہ ایں بلا را تا چند روز بخورید میاں
لاڑ ساکت ماندند ومیاں سید سلام اللہ عرض
کردند کہ خوندکار ایں خوردنی یکروز است ذخیرہٗ
ایشاں دیگر است اگر بفرمایند بیارم فرمودند
بیارید بعدہٗ پیٹاری آوردہ پیش نمودند میرانؑ
فرمودند میاں لاڑ ایں بندہ را بگذرانید میاں
لاڑ بگذرانیدند حضرت میرانؑ ہمہ را فروختہ
سویت کردہ دادند ومیاں لاڑ را پسخوردہٗ
آب نوشانیدند بعد ازاں گاہے غرض افیون
نماند فاما حال ایں طور شد کہ کسے شناختن
٦٦ نتوانست **نقلست** کہ میرانؑ فرمودند کہ
صورت بے معنی مردود ومعنی بے صورت نقصان
ومعنی باصورت کامل **نقلست** کہ میاں یوسف
٦٧ ومیاں سید امین محمد در خانہائے مغنیان می رفتند
وحکایتہا می شنیدند بعضے پیش میرانؑ عرض کردند
حضرت میرانؑ فرمودند آنجا مروید عرض کردند کہ
میرانجی آنجا حکایت وصال می بینم **نقلست**
کہ حضرت میراں سید محمودؓ جھانپہ حوالۂ میاں

سے بھلا دیئے گئے اور ہم سے نہیں ہو **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مہدیؑ کے سامنے ایک شیخ آیا اور کہا کہ میرانجی گانا بندہ اور خدا کے درمیان میانجی (صلح کرنیوالا) ہے حضرتؑ نے یہ دوہرہ فرمایا۔

نقل ہے کہ بی بی ملکانؓ کے والد میاں لاڑ بقدرِ نو درم افیون کھایا کرتے تھے اس مقدار کو دیکھکر ایکدفعہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس بلا کو کتنے دنوں میں کھاؤ گے میاں لاڑ خاموش رہے اور میاں سید سلام اللہ نے عرض کیا خوندکار یہ ایک دن کی مقدار ہے ان کا ذخیرہ دوسرا ہے حکم ہو تو حاضر کروں فرمایا لاؤ اس کے بعد انھوں نے پیٹاری لاکر پیش کی حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے میاں لاڑ یہ بندے کو دیدو میاں لاڑ نے گذرانیدیا حضرت مہدیؑ نے سب فروخت کروا کر سویت فرمادیا اور میاں لاڑ کو حضرتؑ نے اپنا پسخوردہ پانی پلایا اُس کے بعد ان کو کبھی افیون سے کوئی غرض نہیں رہی لیکن ان کا حال ایسا ہوگیا کہ کوئی انکو پہچان نہیں سکتا تھا **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا صورت ہی معنیٰ نہیں تو مردود ہے اور معنیٰ ہے صورت نہیں تو ناقص ہے اور معنی کے ساتھ صورت ہو تو کامل ہے **نقل** ہے کہ میاں یوسفؓ اور میاں سید امین محمدؓ گانے والوں کے گھروں میں جاتے اور حکایتیں سنتے تھے بعض اصحاب نے حضرت مہدیؑ سے بیان کیا حضرت مہدیؑ نے ان دو کو منع فرمایا وہاں مت جاؤ انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی وہاں ہم وصال کی

سومار کردہ بودند یک وقت موافقے آمدہ بود
پرسید کہ میرانسید محمودؓ اند میاں سومار گفتند
در حجرہ ہستند گفت مرا حجرہ بنمائید میاں
سومار حجرہ نمودند بعدہٗ میرانسید محمود رضؓ بر میاں
سومار بسیار زجر کردند و فرمودند شما برابر
طالب دنیا چرا آمدید میاں سومار توبہ کردند
نقلست کہ در دائرہ میرانسید محمود رضؓ
از کسے گناہ صادر شدے بزبان یا بدست و یا
و بگوش و یا چشم ہمہ اصحاب و مہاجراں کہ
در دائرہ بودند یکجا کردہ بگواہان معتبر تحقیق کردے
بعدہٗ پرسیدندے کہ از روے شرع ایں گناہ
کنندہ را چہ تعزیر باید کرد ہر چہ مہاجراں قرارداد
بر آں عمل کردے و بغیر از مشورت حکم نکردی
ایں روش در عہد میرانسید محمودؓ بود **نقلست**
چنانچہ حضرت ابابکر صدیقؓ از درد پاے
رحلت کردند ہمچناں میرانسید محمودؓ بہ درد پاے
وصال کردند **نقلست** کہ میرانسید محمودؓ یک جا
دائرہ بستند آنجا گنج زر پیدا شد ہماں وقت
آنجا دفن کردہ روانہ شدہ بجای دیگر دائرہ
بستند آنجا ہرگز نہ بستند ایں کرامت و مرات
شدہ است **نقلست** کہ میرانسید محمودؓ بی بی
کدبانو را فرمودند کہ در آخرِ شب یعنی وقت
نماز نزدیک حجرۂ میاں دلاورؓ بروید کہ رحمت
خدا می آید شما را بہرہ برسد **نقلست** کہ در
دائرۂ میرانسید محمودؓ باراں بارید آسیب پر شدہ

۶۸ حکایتیں دیکھتے ہیں **نقل** ہے کہ حضرت میراں سید محمودؓ
نے چھانپہ (دائرہ کا پھاٹک) میاں سومار کے حوالہ
کیا تھا ایک وقت کسی موافق نے آکر پوچھا کہ میرانسید محمود
ہیں؟ میاں سومارؓ نے کہا حجرے میں ہیں اس نے
کہا مجھے حجرہ دکھلاؤ میاں سومار نے حجرہ دکھلایا اسکے
بعد میرانسید محمودؓ نے میاں سومار کو بہت جھڑک کے فرمایا کہ
تم طالب دنیا کے برابر کیوں آئے میاں سومار نے توبہ کیا
۶۹ **نقل** ہے کہ بندگی میرانسید محمودؓ کے دائرے میں اگر
کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا تھا زبان سے ہو یا ہاتھ
پاؤں سے یا کان سے یا آنکھ سے سب اصحاب
اور مہاجروں کو جو دائرے میں رہتے تھے ایک جگہ کر کے
معتبر گواہوں سے تحقیق فرماتے تھے اس کے بعد پوچھتے
کہ شرع کے رو سے یہ گناہ کرنے والے کو کیا سزا دینی چاہئے
جو کچھ مہاجرین قرار دیتے اس پر آپ عمل فرماتے اور
بغیر مشورے کے حکم نہ فرماتے یہ روش میرانسید محمودؓ کے
۷۰ عہد میں تھی **نقل** ہے کہ جیسا کہ حضرت ابابکر صدیقؓ
کا وصال پاؤں کے درد سے ہوا ویسا ہی میرانسید محمودؓ
۷۱ کا وصال بھی پاؤں کے درد سے ہوا **نقل** ہے کہ
میرانسید محمودؓ نے ایک جگہ دائرہ باندھا وہاں خزانہ
نمودار ہوا اسی وقت وہیں دفن کر کے روانہ ہوئے
دوسری جگہ دائرہ باندھے ہرگز وہاں دائرہ نہ باندھے
۷۲ یہ صورت کئی دفعہ ہوئی **نقل** ہے کہ میرانسید محمودؓ نے
بی بی کدبانوؓ سے فرمایا کہ آخر شب یعنے نماز کے
وقت میاں دلاور کے حجرے کے پاس جاؤ رحمت
۷۳ خدا نازل ہوتی ہے تمکو بھی بہرہ پہنچے گا **نقل** ہے کہ میراںؓ

خانہائے ہمہ برادران افتادند خانہ آنحضرت رضؓ
سلامت ماند بسیار زاری کردند و گفتند
خدایا از اجماع دور شدیم بعدہٗ چونکہ خانہ
افتاد خوشحال شدند **نقلست** کہ میران
سید محمود رضؓ فرمودند ہر کہ برائے سودا بسبب
فائدہ دور میرود طالب دنیا است **نقلست**
کہ میاں سید خوندمیر رضؓ و مہاجران مہدیؑ در مقام
سیہہ بودند بعد از چند روز مہاجران رضؓ میاں
لاڈشہ رضؓ را پیش میاں سید خوندمیر رضؓ فرستادند
میاں لاڈشہ رضؓ بعد از نماز فجر آمدند و گفتند کہ
فقراء مہدیؑ چند مدت شدہ است کہ از سرما
ہلاک میشوند ہیچ جواب نمی یابیم اگر پیش سلطان
مظفر برویم آنجا جواب یابیم پس میاں رضؓ
در جوش آمدہ فرمودند کہ پیش مظفر بروید و گوئید
کہ یک برادر از ما گمراہ شدہ است میاں
لاڈشہ رضؓ گفتند کہ شما ملایان را می زنید و این فعل
می کنید از کجا معلوم میشود از خدا و یا از رسولؐ
و یا از مہدیؑ دانستہ باشید میاں رضؓ فرمودند کہ ہر
یک بر تعلیم خود می رود آنچہ بندہ را معلوم است
آن میکنم **نقلست** کہ بر سینۂ میران سید محمود رضؓ
وصال حضرت امیر شد و نقل بعضے کسان
میگویند کہ بر زانوی میاں امین محمد رضؓ **نقلست**
کہ نماز جنازہ و تعزیت و بیان این آیت
وما محمد الا رسول تا آخر و بر قبر گل
و فاتحہ و مشت خاک اول میران سید محمود رضؓ

سید محمود رضؓ کے دائرے میں بارش ہو کر پانی بھر گیا تمام
برادروں کے مکانات گر گئے آنحضرت رضؓ کا گھر قائم رہا
حضرت رضؓ نے بہت زاری کی اور کہا اے بار خدا ہم
اجماع سے دور ہو گیا اس کے بعد حضرت رضؓ کا گھر بھی گر گیا
تو خوشحال ہوئے **نقل** ہے کہ میران سید محمود رضؓ نے فرمایا جو
شخص سودے میں فائدہ کی خاطر دور جاتا ہے طالب دنیا
ہے **نقل** ہے کہ میاں سید خوندمیر رضؓ اور دیگر مہاجران مہدیؑ
مقام سیہہ میں تھے چند دن کے بعد مہاجروں رضؓ نے
میاں لاڈشہ رضؓ کو میاں سید خوندمیر رضؓ کے پاس بھیجا میاں
لاڈشہ رضؓ نے بعد نماز فجر آ کر کہا کہ کئی فقراء مہدیؑ ایک
مدت سے جاڑے میں ہلاک ہوتے ہیں کوئی جواب
نہیں پاتے اگر سلطان مظفر کے پاس جائیں تو وہاں جواب
مل جائیگا۔ پس میاں رضؓ نے جوش میں آ کر کہا کہ مظفر کے
پاس جاؤ اور کہدو کہ ہمارا ایک بھائی گمراہ ہو گیا ہے
میاں لاڈشاہ رضؓ نے کہا کہ تم ملاؤں کو مارتے ہو اور یہ
فعل جو کرتے ہو کہاں سے معلوم ہوا ہے خدا سے یا رسولؐ
سے یا مہدیؑ سے کس سے معلوم ہوا ہے میاں رضؓ نے فرمایا
ہر شخص اپنی تعلیم پر چلتا ہے بندہ کو جو کچھ معلوم ہے وہ کرتا
ہے **نقل** ہے کہ میران سید محمود رضؓ کے سینے پر حضرت مہدیؑ
کا وصال ہوا بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ میاں امین محمد رضؓ
کے زانو پر نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے جنازۂ مبارک
پر نماز (کی امامت) اور تعزیت اور آیت وما محمد
الا رسول تا آخر کا بیان قبر مبارک پر پھول اور
فاتحہ اور پہلی مشت خاک سب میران سید محمود رضؓ نے
کیا نقل ہے اور واضح یہی ہے کہ حضرت مہدیؑ کا

کردند نقلست واضح آنست کہ برزانوے
میانئید خوندمیرؓ وصال آنحضرتؑ شد راوی
ایں نقل میانئید میرانؒ نقلست ہرجا کہ
حضرت میرانؑ حجرہ کردندی میاں دلاورؓ پس
حجرہ جاے نشستن کردندے چوں ساعتے
نشستے شعلۂ نور چناں غلبہ کردے کہ طاقت
نشستن نشدی تا سہ سال چناں بود و بعد از
سہ سال ندا آمد کہ میاں دلاور جذبۂ میرانؑ
ہضم شد بعدہٗ طاقت نشستن پس حجرۂ میرانؑ
شد میاں دلاور را نقلست یک وقت
میاں دلاورؓ فرمودند بخاطر من آمد کہ ملاقات
عیسیٰؑ شود دراں وقت میرانؑ و ہمہ یاراں آمدند
بعدہٗ میرانؑ و ہمہ مہاجراں رفتند بعدہٗ میرانؑ
میاں نعمتؓ و میاں نظامؓ را پیش بندہ
فرستادند و بندہ را طلبیدند و فرمودند کہ خدائتعالیٰ
آرزوے بندۂ خود ضائع نکند۔ کسان من
با عیسیٰؑ ملاقات کنند و فیض من تا قیامت
بماند نقلست کہ بندگی میاں دلاورؓ یک روز
بہ صحرا می رفتند در انجا یک قبر دیدند حکم از
خدائتعالےٰ شد بریں قبر سوار شو گرد کفش
بریں افتد از عذاب من نجات یابد نقلست
کہ میاں دلاورؓ در دائرہ نداکنانیدند در انوقت
کہ اضطرار بسیار بودے مبادا کہ کسے
در دیگ روغن انداختہ جوش دادہ بخورند
باید کہ ہمہ یکجا کردہ در دیگ انداختہ بخورند

وصال میانئید خوندمیرؓ کے زانو پر ہوا اس نقل کے
راوی میانئید میرانؒ ہیں نقل ہے جہاں حضرت مہدیؑ ٧٩
حجرہ بناتے آپکے حجرے کے پیچھے میاں دلاورؓ لیئے
بیٹھنے کی جگہ مقرر کیا کرتے جب تھوڑی دیر بیٹھتے تو
نور کا شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی طاقت نہ رہتی تین
سال تک ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد ندا آئی کہ اے
میاں دلاور تجھے مہدیؑ کا جذبہ ہضم ہوا اس کے بعد
میاں دلاورؓ کو مہدیؑ کے حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی
طاقت حاصل ہوئی نقل ہے ایک وقت میاں دلاورؓ ٨٠
نے فرمایا میرے دل میں یہ بات آئی کہ حضرت عیسیٰؑ سے
میری ملاقات ہو اسی وقت (میں نے معاملہ میں دیکھا
کہ) حضرت مہدیؑ اور تمام صحابہ آئے اس کے بعد
حضرت اور تمام مہاجرین چلے گئے پھر حضرت مہدیؑ نے
میاں نعمت اور میاں نظام کو بھیجکر بندہ کو بلایا اور
فرمایا کہ خدائتعالیٰ اپنے بندہ کی آرزو کو ضائع نہیں کریگا
میرے لوگ عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے اور میرا فیض
قیامت تک رہے گا نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ ایک ٨١
روز جنگل میں جا رہے تھے وہاں آپ نے ایک قبر
دیکھی اسی وقت خدائتعالیٰ کا حکم ہوا کہ اس قبر پر سوار
ہو تیری جوتیوں کی گرد اس پر پڑے گی میں اس کو
عذاب سے نجات دوں گا نقل ہے کہ میاں دلاورؓ ٨٢
نے دائرے میں یہ ندا کروائی تھی کہ جس وقت اضطرار
بہت ہو ایسا ہو کہ کوئی گھی کو دیگ میں ڈالکر بگھار کر
کھائے چاہیئے کہ سب چاول گھی ایک جگہ کر کے
کھائیں تاکہ فقیروں کو ایذا نہ ہو نقل ہے کہ علماء میں ٨٣

۸۳ که فقیراں را ایذا نشود **نقلست** که کسے از
علما جہت ملاقات بندگیمیاں شاہ دلاورؓ آمد
فرمودند که شما ایں آیت را که فلما جن
علیه اللیل رأی کوکبا الآیۃ چه بیان
می کنید او گفت آفتاب و ماہتاب را
ابراہیمؑ دیده ایں گفت پروردگار من اند میاں
دلاور رضؓ فرمودند که ہشیار باش جائیکه ابراہیم
زیرک باشند آفتاب و ماہتاب و ستارگان
را پروردگار گویند عالم گفت خوندکار چه می
فرمایند فرمودند که ابراہیمؑ را بر آفتاب و ماہتاب
و ستارگاں تشبیہات بینائی بود ہرگاہ که بینائی
تیز شد گفت که انی بریٔ مما تشرکون
۸۴ عالم گفت ایں علم ربانی است نه کاغذی و نه
تعلیم بشر **نقلست** که بوقت رحلت حضرت
بندگی میاں شاہ دلاورؓ درد شکم بسیار شد
یاراں عرض نمودند میاجی چونست فرمودند که
حق فقیراں با دانش زناں در شکم من رفته
است ازیں سبب حقتعالیٰ دو فرشته مسلط
کرده است که آں گوشت را بیروں کرده
علحده علحده کنند ازیں جہت تشویش می شود
در شکم بنده آں را بریده علحده میکنند بیت
کسے کو سر نمی بازد کجا پا می نہد بالا
دلا ایں کوچه عشق است نباشد خانه خالا
۸۵ **نقلست** میاں بھائی مہاجرؓ فرمودند فقتیکه
جانور تھیں تھیں نالیده پروانه میکرد آں

سے ایک شخص بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کی ملاقات کو آیا
حضرتؓ نے اس سے فرمایا تم اس آیت کے کیا معنی
بیان کرتے ہو جب تاریک ہوئی رات اس پر تو دیکھا تارہ
کو الخ اُس نے کہا آفتاب کو چاند کو دیکھکر حضرت ابراہیمؑ
نے یہ کہا تھا کہ یہ میرے پروردگار ہیں میاں دلاورؓ نے
فرمایا ہشیار رہو جہاں ابراہیمؑ جیسے دانا ہوں آفتاب
اور چاند اور ستاروں کو اپنا پروردگار کہیں عالم
نے کہا پھر اس آیت کے معنی خوندکار کیا فرماتے ہیں،
فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کو آفتاب چاند اور ستاروں پر
تشبیہی بینائی تھی جس وقت بینائی تیز ہوئی اُنہوں
نے کہا میں بری ہوں ان چیزوں سے جن کو تم شریک
ٹھیراتے ہو عالم نے کہا یہ ربانی علم ہے کتاب کا اور تعلیم
بشر کا نہیں **نقل** ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ
دلاورؓ کے وصال کے وقت حضرت کو پیٹ کا درد
بہت تھا بے قراری دیکھکر برادروں نے عرض کیا۔
میاںجی کیا بات ہے میاںؓ نے فرمایا کہ کچھ فقیروں کا
حق میری عورتوں نے جان بوجھ کر مجھے کھلایا ہے اس
سبب سے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کئے ہیں کہ
اس گوشت کو کاٹکر علحدہ علحدہ کریں اس وجہ سے
بندہ کے پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے اس گوشت
کو کاٹکر علحدہ کرتے ہیں۔ بیت ؎
یہاں جو سر کی بازی نہیں لگاتا وہ آگے قدم کہاں رکھ سکتا ہے
اے دل یہ عشق کا کوچہ ہے خالہ کا گھر نہیں
نقل ہے میاں بھائی مہاجرؓ جب کبھی پرندے تھیں
تھیں کہکر اڑتا تو اس وقت فرماتے تھے وہ

زمان میانؓ فرمودند آن مہدیؑ آن مہدیؑ
آن مہدیؑ نقلست میاں دلاورؓ را
براداران عرض نمودند کہ فلاں کس برائے دیدن
تماشا از دائرہ بیروں می رود میاں دلاورؓ
زجر بسیار کردہ فرمودند و روی خود نمودند کہ
صنعتِ خداتعالیٰ بہ بینید یعنی چشم و گوش
و بینی و زبان علیحدہ علیحدہ صفت دارند ایں
نعمتہای حق دیدہ خدا را یاد کنید و تماشاۓ
باطن بکنید نقلست کہ یکے نزد میاں
دلاورؓ آمدہ چیزی گذرانید وہموں وقت
در دائرہ فقیراں را ہم چیزی داد میاںؓ دلاور
ازاں کس پرسیدند کجا رفتہ بودی او گفت
چیزی براداران را گذرانیدیم باز پرسیدند
کدام کدام را او نام علیحدہ علیحدہ گفت میاں
بزبانِ مبارک فرمودند از اوشاں باز
گرفتہ میاں عبدالکریم و میاں وزیرالدین و
میاں یوسف و میاں عبدالملک را بدہ کہ
ایشاں متوکل حق تعالیٰ اند نقلست کہ
فرزند میاں دلاورؓ میاں سعداللہؓ در احمدنگر
وفات یافتند چونکہ بر نیت اوشاں طعام
پختن شروع کردند میاں دلاورؓ منع کردند تا
چہل روز بشد حکم فرمودند کہ اکنوں طعام
پزانید کہ بندہ برابر میرانؑ در بہشت دیدہ
است تا ایں وقت محبوس بود از جہت
کہ در مجلسِ نظام الملک تشریف گرفتہ بود

مہدیؑ وہ مہدیؑ وہ مہدیؑ نقل ہے میاں دلاورؓ ۸۵
سے براداروں نے عرض کیا کہ فلاں شخص تماشا دیکھنے
کے لئے دائرے کے باہر جاتا ہے میاں دلاورؓ
نے اس کو بہت جھڑکی دی اور اپنا چہرہ دکھلاکر
فرمایا کہ خداتعالیٰ کی صنعت دیکھو یعنی آنکھ، کان
ناک اور زبان علیحدہ علیحدہ صفت رکھتے ہیں۔
خداتعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھکر خداتعالیٰ کو یاد
کرو اپنے باطن کے تماشے پر نظر کرو نقل ہے ۸۶
کہ ایک شخص میاں دلاورؓ کے پاس آیا اس نے
کوئی چیز راہ خدا میں دی اور اسی وقت دائرہ
میں فقیروں کو بھی کچھ دیا میاں دلاورؓ نے
اس شخص سے پوچھا تم کہاں گئے تھے اس نے
کہا براداروں کو بھی میں نے کچھ دیا ہے پھر حضرتؓ
نے پوچھا کس کس کو دیئے اس نے علیحدہ علیحدہ
ہر ایک کا نام کہا میاںؑ نے اپنی زبانِ مبارک
سے فرمایا اُن سے واپس لیکر میاں عبدالکریم میاں
وزیرالدین میاں یوسف اور میاں عبدالملک کو دو
یہ متوکلانِ حق ہیں۔ نقل ہے کہ میاں دلاورؓ کے ۸۸
فرزند میاں سعداللہؓ احمدنگر میں وفات پائے
جب انکی نیت کا کھانا پکانا شروع کئے تو میاں
دلاورؓ نے منع فرمادیا یہانتک کہ جب چالیس دن
ہوئے تو حضرتؓ نے حکم دیا کہ اب کھانا پکاؤ بندے
نے اُس کو حضرت مہدیؑ کے ساتھ بہشت میں دیکھا
ہے اس وقت تک وہ حبس میں تھا کیونکہ نظام
الملک کے دربار میں اعزاز پایا تھا نقل ہے ۸۹

نقلست کہ میاں دلاورؓ فرمودند کہ از جہت
بندہ ہر دو زمین آرزو می کنند زمین بھیلوٹ
و زمین بورکھیڑہ خدا داند کجا قرار خواہد شد آخر
صبح بورکھیڑہ تشریف یافت **نقلست**
کہ یکے میاں دلاورؓ را مہمان کردہ بود طعام
خوب خورانیدہ پرسید کہ میانجی طعام را لذتی
بود فرمودند مارا ہیچ معلوم نشد گفت چرا
فرمودند کہ بندہ را لذت ذکر حقتعالیٰ چناں دادہ
کہ لذت دیگر تمام حرام کردہ شدہ است
نقلست کہ روزی پیش میاں دلاورؓ بعضے
کساں عرض کردند کہ بعد از نماز حکایت
دینی می کنند ایں چون است فرمودند حدیث
دین و قرآن بیان مکنید چراکہ بندہ شنیدہ است
کہ بیان قرآن و حکایت دین آں کند کہ از
حقتعالیٰ و از رسولؐ و از مہدیؑ و از مرشدان
خود اذن باشد انگہ بیان کند بعدہٗ میاں
دلاورؓ فرمودند کہ شمارا بندہ اذن میدہد و نیز
فرمودند کہ ادب یاران میرانؑ بدارید کہ بوقت
ظہر مکنید بوقت عصر بکنید **نقلست** کہ
در دائرۂ میاں دلاورؓ نظام الملک آمدہ بود
بوقت نماز برادراں بر صف نشستہ بودند
جائے خالی نبود یک برادر میاں امن نام
برخاستہ جائے دادند میاں دلاورؓ را خبر شد
دست او را گرفتہ از دائرہ بیروں کردند
نقلست کہ از بندگی میاں دلاورؓ کسے

کہ میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ دو زمینیں اس بندے کی آرزو
کرتی ہیں بھیلوٹ کی زمین اور بورکھیڑے کی زمین خدا جانے
کہ کہاں قرار ہوگا۔ آخر بورکھیڑہ میں تشریف لانا صحیح ہوا
نقل ہے کہ ایک شخص نے میاں دلاورؓ کو مہمان کیا
بہت لذیذ کھانا کھلا کر پوچھا کہ میانجی کھانا کچھ لذیذ تھا
تو حضرتؓ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ہوا اس نے کہا کیوں
تو فرمایا بندہ کو حقتعالیٰ نے ذکر کی لذت ایسی دی ہے
کہ دوسری تمام لذتیں حرام کردی گئی ہیں نقل ہے
کہ ایک روز میاں دلاورؓ کے سامنے بعض لوگوں نے
عرض کیا کہ نماز کے بعد دینی بات چیت جو کرتے ہیں
یہ کیسی ہے حضرتؓ نے فرمایا دینی گفتگو اور قرآن کا بیان
کرو کیونکہ بندے نے سنا ہے کہ بیان قرآن اور
دینی گفتگو وہ شخص کرسکتا ہے جس کو حقتعالیٰ سے اور
رسولؐ و مہدیؑ سے اور اپنے مرشدوں سے اجازت
حاصل ہو اس وقت بیان کرے اس کے بعد میاں
دلاورؓ نے فرمایا کہ تم کو بندہ اجازت دیتا ہے
نیز آپ نے فرمایا کہ صحابۂ مہدیؑ کا ادب
قائم رکھو بوقت ظہر بیان مت کرو بوقت عصر
بیان کرو نقل ہے کہ میاں دلاورؓ کے دائرے
میں ایک وقت نظام الملک آیا تھا نماز کا
وقت تھا برادر سب صفوں پر بیٹھے ہوئے
تھے جگہ خالی نہیں تھی میاں امن نامی ایک برادر
نے اٹھکر جگہ دی میاں دلاورؓ کو خبر ہوئی آن کا ہاتھ
پکڑ کر دائرے کے باہر کئے نقل ہے کہ بندگی
میاں دلاورؓ سے کسی نے عرض کیا کہ نظام الملک

عرض کرد کہ نظام الملک اینجا بسیار عظمت میدارد
وقتیکہ اینجا می آید چہل یا پنجاہ ہون می گذراند
واگر در سپاہِ خود مجلس میکند ہفت صد یا
ہزار خرچ می کند چہ معاملہ است فرمودند کہ خدای
را معلوم است ہر چیزے کہ حلال طیب
است آں بندگانِ خود را میرساند و ہر چیز یکہ
حرام است جاے حرام می رود ۹۴ نقلست
میاں دلاورؓ فرمودند ہمہ روشِ وقت میرانؑ
در وقت بندہ زیر و زبر شد ۹۵ نقلست
باری محل شہیدی میاں بھائیؓ فرمودند بزبان
گجری سو میرا مہدیؑ سو میرا مہدیؑ سو میرا
مہدیؑ ۹۶ نقلست بندگیمیاں صدیق ولایتؓ
معاملہ دیدہ فرمودند پیش میاں دلاورؓ کہ
ہفت منظفر را موے سر بدست بندہ آمدہ
اند بندگی میاں دلاورؓ جواب فرمودند کہ ایں
را بر معنی حمل باید کرد از واسطۂ شما ایمان
ہفت پشتِ او دور خواہند کرد ۹۷ نقلست
یک وقت بحضور حضرت میرانؑ بسیار اضطرار
شدہ بود آنگہ بندگیمیاں دلاورؓ را ایک فوطہ بود و
باقی ہمہ تن برہنہ بود و بندگی میاں سید خوندمیرؓ
را ایک قبا بود و بر سر پارہ بستہ بود و دیگر ہیچ
نبود کہ سر را بہ بندند ۹۸ نقلست حضرت
میرانؑ فرمودند بیان قرآن آں کس کند کہ ایں
شش خصلت بادارد سہ ظاہری و سہ باطنی
است ظاہری این است اول توکل بر خدا

یہاں بہت تعظیم کے ساتھ آتا ہے مگر جب کبھی آتا ہے چالیس
یا پچاس ہون گذرانتا ہے اور اگر اپنے سپاہیوں میں
دربار کرتا ہے تو سات سو یا ہزار خرچ کرتا ہے یہ کیا
معاملہ ہے حضرتؑ نے فرمایا خدا کو معلوم ہے جو چیز حلال
طیّب ہے اپنے بندوں کو پہنچاتا ہے اور جو چیز حرام
۹۴ ہے بجاے حرام جاتی ہے نقل ہے
میاں دلاورؓ نے فرمایا حضرت مہدیؑ کے وقت
کی تمام روشِ بندہ کے وقت میں زیر و زبر
۹۵ ہوگئی ہے۔ نقل ہے شہیدی کے پکارنے
کے موقع پر میاں بھائی مہاجرؓ نے گجری زبان
میں فرمایا سو میرا مہدیؑ سو میرا مہدیؑ سو میرا
۹۶ مہدیؑ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ
ولایتؓ نے معاملہ دیکھا اور میاں شاہِ دلاورؓ کے
سامنے بیان فرمایا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے
کہ سات منظفروں کے سر کے بال بندے کے ہاتھ
میں آئے ہیں بندگی میاں دلاورؓ نے جواب میں
فرمایا اسکو معنی پر محمول کرنا چاہیے تمہارے سبب سے
۹۷ اس کے سات پشت ایمان سے دور کیے جائیں گے نقل
ہے کہ ایک وقت حضرت مہدیؑ کے حضور میں بہت اضطرار
ہوا اس وقت بندگیمیاں دلاورؓ کو فقط اک تہمد رہ
گیا تھا باقی سب تن برہنہ تھا اور بندگیمیاں سید خوندمیر
ایک قبا پہنے ہوئے سر پر رسی کا ٹکڑا باندھے
ہوئے تھے دوسرا کوئی کپڑا نہ تھا جو سر کو باندھتے۔
۹۸ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بیانِ قرآن وہ
شخص کرے جو یہ چھ خصلتیں رکھتا ہو تین ظاہری

دوم پائے شکستہ سوم کما حقہٗ سویت وسہ باطنی
این است اوّل بینائی چشم سر دوم احوال
مردہ وزندہ معلوم سوم زر وخاک نزداو برابر
بغیر ایں معاملہ بیان کردن روا نیست اگر
کسے خارج ایں صفت باشد وبیان کند
او عند اللہ ہالک است **نقلست** کہ بندگی
میاں سید خوندمیرؓ وقتیکہ در قرآن مشکل افتادی
از میراںؑ چیزی یاد نیامدی بیان نکردندی
اگرچہ معنی در خاطر مفہوم شدے فاما فرمودے
بیشتر نشوید گفتن ایں طور دیانت نباشد کہ
از خود چیزے بگویم **نقلست** بندگی میاں سید
خوندمیرؓ فرمودند کہ ہر کہ مشکل خود از خدا و
از رسولؐ و از مہدیؑ حل نکردہ باشد اگر بیان
قرآن کند بر خود ظلم کردہ باشد وفردا ماخوذ
گردد **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
فرمودند کہ طالبِ حق را چناں توجہ باید کہ اگر
کسے بر در بیاید و توجہ تمام کند و نیز چنانکہ گربہ
بطرف موش توجہ کند وموی خود نمی جنباند۔
نقلست بندگی سید خوندمیرؓ فرمودند کہ ما خدا را
یاد نکردیم اما از حق تعالیٰ کشش بود **نقلست**
میاں سید خوندمیرؓ میاں یوسف ومیاں تاج محمد
را پرسیدند کہ علم شما در چند روز آید ایشاں
عرض کردند در سہ سال میاںؓ فرمودند نباید کہ
عمر خود را ضائع کند ایشاں گفتند کہ در دو سال
میاںؓ فرمودند نباید کہ عمر ضائع کند باز گفتند

اور تین باطنی ظاہری یہ ہیں پہلی یہ کہ خدا پر توکل کرے
دوسری یہ کہ (غیر کے دروازہ سے) اس کے پاؤں ٹوٹے
رہیں تیسری یہ کہ کما حقہٗ سویت کرے اور تین باطنی
خصلتیں یہ ہیں پہلی یہ کہ چشم سر سے خدا کو دیکھتا ہو
دوسری یہ کہ زندہ اور مردہ کا احوال معلوم ہو تیسری
یہ کہ زر اور خاک اسکے پاس برابر ہوں بغیر اس معاملہ
کے بیانِ قرآن کرنا روا نہیں ہے اگر ان صفات سے
خارج رہکر کوئی بیان کرے تو وہ اللہ کے پاس
ہالک ہے **نقل** ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو بیان قرآن کے
وقت جب کوئی مقام مشکل معلوم ہوتا اور حضرت مہدیؑ
کی کوئی بات یاد نہ آتی تو بیان نہ فرماتے تھے اگرچہ
اس کا معنی آپ کے دل میں آ بھی جاتا پھر بھی آپ
فرماتے کہ آگے بڑھو اس طرح کہنا دیانت نہیں کہ میں
اپنی طرف سے کچھ کہوں **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے فرمایا جو شخص اپنی مشکل خدا سے اور رسولؐ و
مہدیؑ سے حل نکر سکتا ہو اگر بیان قرآن کرے تو
اپنی ذات پر ظلم کرنیوالا ہوگا اور کل (قیامت کے
دن) پکڑا جائیگا **نقل** ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے
فرمایا کہ طالبِ حق کو توجہ ایسی چاہئے کہ کوئی شخص دروازے
پر آتا ہے اور پوری طرح متوجہ رہتا ہے نیز جیسا کہ بلی چوہے
کی طرف توجہ کرتی ہے اور اپنے بالوں کو تک نہیں ہلاتی
نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم نے خدا کو یاد نہیں
کیا مگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے کشش تھی **نقل** ہے میاں سید
خوندمیرؓ نے میاں یوسف اور میاں تاج محمد سے پوچھا
کہ تمہارا علم کتنے دنوں میں آتا ہے انہوں نے عرض

دریکسال میانؑ ہموں فرمودند ایشاں گفتند در شش ماہ باز میانؑ ہموں فرمودند بعد ایشاں قواعد علمی دریک ورق نوشتہ بدست میاں دادند میاں خواندہ فرمودند کہ شما سوال قواعدِ علم کنید ایشاں سہ کرّت سوال علمی کردند میاں جواب موافقِ علم ایشاں دادند ایشاں حیران شدہ عرض نمودند کہ علم لدنی عطای باریتعالیٰ است۔ **نقلست** کہ میاںسید خوندمیرؓ فرمودند اگر کافر زود بمیرد خوب است کہ عذاب کم شود و اگر حیات دراز باشد کفر زیادہ کند و را حق تعالیٰ نیز عذاب زیادت کند **نقلست** کہ در دائرۂ میاں سید خوندمیرؓ برادراں را حجرہا متصل بودند یک برادر دانۂ مونگ از دنداں شکستہ آں برادراں ہمسایہ گفتند چہ شور میکنی در یادِ خدا تعالیٰ طالبانِ حق اینطور بودند **نقلست** کہ کسے از میاںسید خوندمیرؓ پرسید کہ مردانگی و شجاعت فقیراں راست میاں رضؓ فرمودند کہ ایشاں ضعیف اند و با حق تعالےٰ صلح کردہ اند و ذاتِ خود تسلیم نمودہ اند برضاءِ حقتعالیٰ و مردانگی و شجاعت شما بسیار است کہ مقابلہ با حق تعالیٰ و رسولؑ و فرشتگاں کردہ عذابِ دوزخ اختیار کردہ اید شجاعت شما بزرگ است **نقلست** کہ میراںؑ را حقتعالےٰ انتظار رسانیدہ بود از شتالنگ زیادہ بود دور کردند **نقلست** کہ دائرۂ میاں نظامؓ در

کیا تین سال میں میاںؓ نے فرمایا کہ اپنی عمر کو رائگاں نہ کرنا چاہئے انھوں نے کہا کہ دو سال میں، میاںؓ نے فرمایا عمر کو رائگاں نہ کرنا چاہیئے پھر انھوں نے کہا کہ ایک سال میں تو میاںؓ نے وہی فرمایا پھر انھوں نے کہا کہ چھے مہینے میں تو پھر میاںؓ نے وہی فرمایا تب انھوں نے چند قواعد علمی ایک کاغذ پر لکھکر میاںؓ کو دئے میاںؓ نے پڑھکر فرمایا کہ تم ان قواعد کے لحاظ سے سوال کرو انھوں نے تین دفعہ علمی سوال کئے میاںؓ نے انکے جوابات انکے علم کے موافق دئے ان جوابات کو سنکر انھوں نے حیرت ہوکر عرض کیا کہ علم لدنی باریتعالیٰ کی عطا ہے نقل ہے کہ میاںسید خوندمیرؓ نے فرمایا اگر کافر جلد مرے تو بہتر ہے کہ عذاب کم ہوگا اگر اس کی حیات دراز ہوگی تو کفر بھی زیادہ کرے گا اس کو حق تعالیٰ عذاب بھی زیادہ دے گا۔ نقل ہے کہ میاںسید خوندمیرؓ کے دائرہ میں برادروں کے حجرے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے ایک وقت ایک برادر نے مونگ کا دانہ دانت سے توڑا ہمسایہ برادروں نے کہا خدا تعالیٰ کی یاد میں کیا شور کرتا ہے طالبانِ حق اس طور سے تھے نقل ہے کہ کسی شخص نے میاںسید خوندمیرؓ سے کہا کہ مردانگی اور بہادری ان فقیروں میں ہے میاںؓ نے فرمایا کہ یہ ضعیف ہیں انھوں نے حقتعالیٰ سے صلح کرلی ہے اور اپنی ذات اس کے حوالہ کرچکے ہیں حقتعالےٰ کی رضا میں ہیں، اور مردانگی اور بہادری تمہاری بڑھکر ہے کہ خدا و رسول اور فرشتوں سے مقابلہ کرکے دوزخ کا عذاب تم نے اختیار کیا ہے تمہاری بہادری بہت بڑھی ہوئی ہے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کو خدا تعالیٰ نے

رادھن پور بود آنجا ملایان جہت حجت جمع شدہ بودند در شہر میاں نظامؓ آنجا رفتند برائے حجت کسے آخر بحث نکرد بعدہٗ باز آمدہ یک سال در آنجا ماندند و فتوح آنجا قبول نکردند چراکہ رفتہ بودند

۱۰۹ نقلست کہ میاں عبدالرحمنؓ بن میاں شاہ نظامؓ یک بھونرہ را تلقین کردہ بودند آنکس عشر خویش پیش میاں عبدالملک آورد پرسیدند کہ تلقین کجا اند گفت نزد میاں عبدالرحمن گفتند عشر میاں عبدالرحمن را بدہ نزد میاں عبدالرحمن آورد و انچہ ماجرا گذشتہ بود فرانمود میاں عبدالرحمن چشم پر آب کردہ فرمودند این حق فقیران است ہر جاکہ فقیران باشند آنجا بدہ ما قید کردہ ہرگز نگیریم تو تلقین ما ہستی مارا روا نیست کہ قید کردہ بگیریم این خلاف مہدیؑ است بعد از چند روز نیز باسعی آورد ہرگز نہ گرفتند

۱۱۰ نقلست کہ میاں نظامؓ برائے تلقین شدن بسیار جا رفتند کسے تلقین نکردہ گفت کہ قابلیت شما این طور است کہ ما طاقت نداریم کہ شمارا تلقین کنیم بعدہٗ با خاتم ولایت تلقین شدند

۱۱۱ نقلست کہ میاں نظامؓ چند روز بیان قرآن نکرد نیک برادر گفتند کہ چیزی بود مردماں ازاں بہرہ یافتہ بودند ایں زماں پوشیدہ شد مردماں محروم ماندند میاں نظامؓ بطرف او نظر کردند او مست شدہ افتاد بعد از دیری ہشیار شد بعدہٗ برادراں پرسیدند چہ حال بود او گفت

ایک پاجامہ پہنا جو ٹخنوں سے زیادہ تھا زائد مقدار کو حضرتؑ نے نکالدیا نقل ہے کہ میاں نظامؓ کا دائرہ رادھن پور میں تھا وہاں چند ملا حجت (بحث مذہب) کیلئے شہر میں جمع ہوئے تھے میاں نظامؓ وہاں حجت دینے کے لئے گئے آخرکار کسی نے بحث نہیں کی اس کے بعد واپس آکر ایک سال اسی جگہ رہے اور وہاں کی فتوح قبول نہیں کی کیونکہ آپ خود گئے تھے نقل ہے میاں عبدالرحمنؓ بن میاں شاہ نظامؓ نے ایک بھونرے کو تلقین فرمایا تھا وہ اپنا عشر میاں عبدالملکؓ کے پاس لے گیا میاں نے پوچھا تم کہاں تلقین ہوئے ہو کہا میاں عبدالرحمن کے پاس تو میاں نے فرمایا اپنا عشر میاں عبدالرحمن کو دو اس نے عشر میاں عبدالرحمن کے پاس لاکر جو کچھ ماجرا گذرا تھا بیان کیا میاں عبدالرحمن نے اپنی آنکھوں میں پانی لاکر فرمایا یہ فقیروں کا حق ہے فقرا جہاں بھی ہوں وہاں دو ہم قید کیا ہوا ہرگز نہیں لینگے تم مجھ سے تلقین ہوئے ہیں تو مجھے جائز نہیں ہے کہ قید کرکے لوں یہ بات مدعا مہدیؑ کے خلاف ہے چند روز کے بعد بھی وہ شخص عشر لایا اور دینے کی کوشش کیا لیکن میاں عبدالرحمن نے ہرگز نہیں لیا نقل ہے کہ میاں نظامؓ تلقین ہونے کے لئے بہت سے مقامات پر گئے کسی نے انکو تلقین نہیں کیا ہر ایک نے یہی کہا کہ تمہاری قابلیت ایسی ہے کہ ہم یہ طاقت نہیں رکھتے کہ تم کو تلقین کریں اس کے بعد خاتم ولایت مہدی موعودؑ سے تلقین ہوئے نقل ہے کہ میاں نظامؓ نے چند روز بیان قرآن نہیں کیا ایک برادر نے کہا ایک

کارمن تمام شد کہ میاں مارا برابر خود در عالم
ملکوت وجبروت نمودند نقلست میاں
نظامؓ فرمودند کہ در کوہ قاف درختانند
آنرا میوہ بمثل ماہ میشود بندگان خدا آنجا سیر
می کنند و آں ثمر می آرند و بخورند ذرہ پسخوردہ
ہر کس را بدہند او مکشوف می شود بندگیمیاں
نظامؓ فرمودند بندہ دو بار آنجا رفتہ بود نقلست
میاں نظامؓ بیرون دائرہ مشغول نشستہ بودند
چونکہ جوع غلبہ کردے برگ وکاہ خوردندے
برادراں گفتند چہ می خورید فرمودند ہر حال دنیا
می گذرد نقلست کہ حضرت میرانؑ بکعبہ
رفتہ بودند نزدیک کعبہ رفتہ نشستند برادراں
عرض نمودند کہ میرانجیو چرا طواف نمی کنند ساعتے
گذشت میاں نظام عرض کردند کہ میرانجیو
عجب می نماید کہ کعبہ طواف میرانؑ میکند فرمودند
شمارا خدا تعالی چشم دادہ است دیگراں آں
چشم ندارند نقلست حضرت میرانؑ فرمودند
ہر کہ بر روئے زمین مردہ رانہ بیند تا میاں
نظام را بیند نقلست کہ وقتے میاں
نعمتؓ را از چاپا نیر اخراج کردند میاں نظامؓ
خود نیز بیروں آمدہ فرمودند بندہ را لازم شد
کہ اتباع برادر خود کنم نقلست وقتے
میاں نظامؓ پیش مہدیؑ عرض نمودند اگر
رضاء میرانؑ باشد تا بندہ در خلوت بماند
حضرت میرانؑ بزبان مبارک فرمودند

چیز تھی جس سے لوگ فیض پاتے تھے اب وہ چیز چھپ گئی ہے
لوگ محروم ہو گئے ہیں میاں نظامؓ نے اس کی طرف نظر
ڈالی وہ مست ہو کر گرا اور بہت دیر کے بعد ہوشیار
ہوا اس کے بعد برادروں نے پوچھا کیا حال تھا اس
نے کہا کہ میرا کام پورا ہو چکا میاں نے مجھے اپنے ساتھ
لیکر عالم ملکوت اور جبروت کی سیر کرائی نقل ہے
میاں نظامؓ نے فرمایا کہ کوہ قاف میں چند درخت
ہیں جن کے میوے چاند کے جیسے ہوتے ہیں بندگان
خدا وہاں کی سیر کرتے ہیں اور وہ پھل لاتے ہیں خود
کھاتے ہیں اور ذرا سا پسخوردہ جس کسی کو دیتے ہیں
اس کو کشف ہو جاتا ہے بندگی میاں نظامؓ نے
فرمایا بندہ دوبارہ وہاں گیا تھا نقل ہے میاں نظامؓ
دائرے کے باہر ذکر میں مشغول بیٹھے ہوئے تھے
جب بھوک کا غلبہ ہوا تو پتہ پالا کھانے لگے برادروں
نے کہا آپ کیا کھا رہے ہیں فرمایا ہر حال دنیا گذرتی
ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ کعبۃ اللہ جا کر خانہ کعبہ کے
پاس تشریف فرما تھے برادروں نے عرض کیا میرانجی طواف
کیوں نہیں فرماتے ایک گھڑی کے بعد میاں نظامؓ نے
عرض کیا میرانجی ایک عجیب معاملہ دکھائی دیتا ہے کہ کعبہ میرانؑ
کا طواف کرتا ہے فرمایا تمکو خدا تعالیٰ نے آنکھ دی ہے
دوسرے وہ آنکھ نہیں رکھتے نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا جو کوئی شخص مردے کو زمین پر چلتا ہوا نہ
دیکھا ہو میاں نظام کو دیکھے نقل ہے کہ جس وقت منکروں
نے چاپا نیر سے میاں نعمتؓ کا اخراج کیا تو میاں نظام
خود بھی باہر ہو گئے فرمایا کہ بندہ کو لازم ہے کہ اپنے

آنکس کہ نشان دل دہد کو
قومی کہ ز خویشتن رہد کو

بعدہٗ دست گرفتہ فرمودند کہ بمثل ما برادر کجا یابید **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند ہر کہ دو جامہ دارد و برادران را برہنہ بیند اگر اورا ندہد صفت نفاق است **نقلست** میانسید خوندمیرؓ فرمودند بعد از رسولؐ اینچنیں بیدینی پیدا شد کہ ہر کسے فہم خود را پیش کردند و کلام خدایتعالیٰ موافق ہوای خود کردند و گفتند کہ اینجا ایں طور معلوم می شود وانچہ خدایتعالیٰ و رسولؐ او فرمودہ بودند آں گذاشتند بیدینی پیدا شد **نقلست** کہ کسے از میاں سید خوندمیرؓ پرسید بیانِ قرآن کرا رواہست فرمودند ہر کہ چشم از طمع بستہ باشد والآنہ او برخود ظلم کردہ باشد **نقلست** بطرف بندگی میاں نظامؓ وقتیکہ ملک برہان الدین کلاں در احمدآباد بودند میاں نظامؓ برائے ملاقات آمدہ فی الحال وداع خواستند بی بی امتہ اللہ خواہر ملک مذکور بسیار مزاحم شدند کہ امروز مہمان ما باشید میاں نظام مراجعت فرمودند بعد عزیمت ملک خواہر خود را گفتند کہ اقوال و افعال میاں نظام جز اذن حقتعالیٰ نیست بر گفتۂ خدا کار کنند یا بر گفتۂ شما ادب نیست کہ اکثر کرات و مرات تکرار کنید کہ اوشاں را تشویش شود رجوع باید کرد آخر میاں نظام

بھائی کی اتباع کروں **نقل** ہے ایک وقت میاں نظامؓ نے حضرت مہدیؑ کے سامنے عرض کیا کہ اگر میراں کی رضا ہو تو بندہ خلوت کی جگہ رہے حضرت مہدیؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا ۔

وہ کون ہے جو دل کا نشان دے
وہ کون ہیں جو اپنی خودی سے رہا ہوں

اس کے بعد میاں نظامؓ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم جیسا برادر تم کہاں پاؤ گے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہے اور برادروں کو ننگے دیکھتا ہے اگر انکو نہ دے تو نفاق کی صفت ہے **نقل** ہے میانسید خوندمیرؓ نے فرمایا رسول اللہؐ کے بعد ایسی بیدینی پیدا ہوئی کہ ہر شخص نے اپنی سمجھ کو مقدم رکھا ایسے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنی خواہش نفس کے موافق کیا اور کہا کہ اس جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ خدا و رسولؐ نے فرمایا تھا اس کو چھوڑ بیٹھے اس طرح بیدینی ہوئی **نقل** ہے کہ کسی نے میانسید خوندمیرؓ سے پوچھا کہ بیانِ قرآن کس کیلئے روا ہے فرمایا جو شخص کہ طمع سے اپنی آنکھ بند کیا ہو ورنہ وہ اپنی ذات پر ظلم کرنیوالا ہوگا **نقل** ہے بندگی میاں نظامؓ کی نسبت کہ جس وقت ملک برہان الدین کلاںؓ، احمدآباد میں تھے میاں نظامؓ انکی ملاقات کیلئے آکر فوراً واپس ہونا چاہے تو ملکؓ مذکور کی بہن بی بی امتہ اللہ نے بہت اصرار سے کہلایا کہ آج ہمارے یہاں مہمان رہیں ۔ لیکن میاں نظامؓ واپس ہو گئے حضرتؓ اٹھکر جانے کے بعد ملکؓ نے اپنی بہن سے کہا کہ میاں نظام کا کوئی قول و فعل حقتعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہے وہ حکم خدا پر کام کریں گے یا تمہارے کہنے پر یہ ادب نہیں

از دور آمده مهمانی قبول کردند **نقلست** که
همه مهاجران فرمودند که چون وصال حضرت
میرانؑ شد ما صحبت میرانسید محمودؓ اختیار کردیم
بعد وصالِ میرانسید محمودؓ معلوم شد که چه قدر
فیض بود **نقلست** که بعد از رحلت
حضرت میرانؑ یاران صحبت میران سید محمودؓ
کردند و بکمالیت رسیدند **نقلست** از
میاں ولی که میاں نظام و بعضے برادران
را بحضور حضرت میرانؑ بسیار اضطرار بود
میاں نظامؓ چیزے کار میکردند و یافتنی دیگر
مضطران را دادے و خود نخوردند میرانؑ فرمودند
که میاں نظامؓ شما ایں کار نکنند چرا که نعمت
بہشت آنکساں خورند اگر شما ایں کار کنند
خدائتعالی آں کساں را نعمت بہشت دہد
که بر خدائتعالی بمانند **نقلست** که حضرت
میرانؑ را میانسید سلام اللہ وضو می کنانیدند
حضرت میرانؑ فرمودند که نبیؐ فرمودند الخادم
محروم ایں سخن میانسید سلام اللہ را گراں
نمود بیروں رفتند حضرت میرانؑ طلبیدہ فرمودند
شمارا از دوزخ نجات است **نقلست**
از موضع کھانبیل که روزے اکثر مہاجران کبار
که مشہور اند میاں نظامؓ و میاں نعمتؓ و
میاں ملک جیوؓ و میاں دلاورؓ و میاں یوسفؓ
و میانسید سلام اللہؓ و میاں شیخ کبیرؓ و میاں
ملکجیو بن خواجہ طہٰؓ داماد میانسید خوندمیرؓ و

ہے کہ یوں بار بار بتکرار ان سے کہیں جس سے انکو تشویش
ہوا ایسی حرکت سے باز آنا چاہئے آخر میاں نظامؓ
نے دور سے آکر انکی ضیافت قبول کی نقل ہے کہ تمام
مہاجروںؓ نے فرمایا کہ جب حضرت مہدیؑ کا وصال
ہوا تو ہم نے میراں سید محمودؓ کی صحبت اختیار کی میراں
سید محمودؓ کے وصال کے بعد معلوم ہوا کہ کس قدر فیض
تھا نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کی رحلت کے بعد صحابہ
نے میراں سید محمودؓ کی صحبت اختیار کی اور درجۂ کمال
کو پہنچے نقل ہے میاں ولیؒ سے کہ میاں نظامؓ اور
بعضے برادروں کو حضرت مہدیؑ کے حضور میں بہت
اضطرار تھا میاں نظامؓ کچھ کام کرتے تھے اور اسکی
اجرت جو ملتی تھی دوسرے مضطروں کو دیتے اور
خود نہ کھاتے تھے میرانؑ نے فرمایا کہ اے میاں نظام
تم یہ کام مت کرو کیونکہ وہ لوگ بہشت کی نعمتیں
کھائیں گے اگر تم یہ کام کریں تو خدائتعالیٰ بہشت کی
نعمت ان لوگوں کو دیگا جو خدا پر رہیں گے نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ کو میانسید سلام اللہؓ وضو کرواتے
تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے فرمایا ہے خدمت گذار
محروم ہے یہ بات میانسید سلام اللہ کو بہت سخت معلوم
ہوئی وہاں سے باہر چلے گئے حضرت مہدیؑ نے ان کو
بلاکر فرمایا تم کو دوزخ سے نجات ہے نقل ہے موضع
کھانبیل میں ایک روز اکثر بڑے مہاجرین جو مشہور ہیں
میاں نظامؓ، میاں نعمتؓ، میاں ملک جیو، میاں
دلاورؓ، میاں یوسفؓ، میاں سید سلامؓ، میاں شیخ
کبیرؓ، میاں ملکجیوؓ بن خواجہ طہٰ داماد میانسید خوندمیرؓ

میاں خوندملکؓ و میاں بھائی مہاجرؓ و میاں
خضرؓ و میاں سعد اللہؓ و اکثر مہاجرانؓ جمع
بودند چند صد طالب ہم بودند بعد از ظہر میاں
سید خوندمیرؓ توجہ بمہاجراں کردند کہ بیان کنید
و مہاجرانؓ توجہ بہ میاںؓ کردند تا دیر ہمہ خاموش
ماندند کسے بیان نکردند ہر یکے برخاستہ بخلوت
خود رفتند بعد عصر باز یکدیگر توجہ کردند کسے بیان
نکرد و ہر یکے بتوجہ یکدیگر نشستہ بودند بعد از
مراقبۂ بسیار دراز میاں سید خوندمیرؓ چشم کشادہ
فرمودند کہ من دانستہ بودم کہ من کدام کس
ہستم کہ در جمیع مہاجراں بیانِ قرآن بکنم ولیکن
ہمیں زماں رسولؑ بدستِ ایں بندہ مصحف
دادند و فرمودند کہ ای سید خوندمیر بیان کن بعدہٗ
ہمدراں مجلس بیان کردند مقدار یک رکوع
و در وقت نشستن اصحاب مہدیؑ بیان را
با ادب نشستہ بودند و دست با ادب در
کمر خود بستہ بودند **نقلست** کہ میاں سید خوندمیرؓ
در وقتِ ابتلا در دائرۂ خود گلیم پوشیدہ بودند
و ہر چہ در خانہ بود ایثار بہ فقرا کردند و در راہ
خدا تعالیٰ صدیقِ ولایت متابعتِ صدیقِ
نبوت کردند نیز **نقلست** حضرت میراںؑ
فرمودند من ترک للہ شیئاً فہو مفلح
نقلست کہ میاں نعمتؓ پیش میراںؑ عرض
کردند کہ بندہ ہیچ نمی بیند فرمودند کہ قابلیت
شما بزرگ است یکبارگی حقتعالیٰ خواہد داد کسیکہ

میاں خوندملکؓ میاں بھائی مہاجرؓ میاں خضرؓ میاں
سعد اللہؓ اور اکثر مہاجرین جمع تھے اور کئی سو طالبین
بھی تھے نمازِ ظہر کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے سب مہاجرین
کی طرف توجہ کی اور کہا کہ بیان کریں اور مہاجرین میاںؓ
کی طرف متوجہ رہے دیر تک سب خاموش رہے کسی
نے بیان نہیں کیا پھر سب اٹھکر اپنی اپنی خلوت کی جگہ
چلے گئے عصر کے بعد پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ
ہوئے کسی نے بیان نہیں کیا با یکدیگر متوجہ ہو کر بیٹھے ہوئے
تھے پھر بہت دیر تک مراقبہ کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے آنکھ
کھولکر فرمایا کہ میں یہ جانتا ہوا تھا کہ میں کون ہوں جو تمام مہاجرون
کے درمیان بیانِ قرآن کروں لیکن ابھی رسول اللہؑ نے
اس بندے کے ہاتھ میں مصحف دیا اور فرمایا ہے کہ اے
سید خوندمیر بیان کر۔ اس کے بعد اسی مجلس میں میاںؓ
نے بقدر ایک رکوع بیان کیا' اصحاب مہدیؑ کے بیٹھنے
کے وقت بیان کے لئے آپ با ادب بیٹھے ہوئے تھے
با ادب دونوں ہاتھ کمر میں باندھے ہوئے تھے **نقل ہے**
میاں سید خوندمیرؓ نے ایک وقت اپنے دائرے میں
اضطرار کے موقع پر ایک کمبل اوڑھ کر جو کچھ گھر میں تھا
فقیروں کو بخشدیا خدا کی راہ میں صدیق ولایتؓ نے
صدیق نبوتؓ کی پیروی کی نیز نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے کوئی چیز
چھوڑے گا فلاح پائے گا نقل ہے کہ میاں نعمتؓ
نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں
دیکھتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تمہاری قابلیت
بڑی ہے حق تعالیٰ تم کو ایک بار سب دے گا،

مزدوری میکند اگر شب اجرت نمی یابد فردا نمی آید و مرد بزرگ نوکری
میکند و چند روز مزدوری نمی یابد از نوکری عذر نمی آرد و میداند
که یکبارگی خواهند داد و لایق من نقلست که میاں نعمتؓ معامله
دیدند ذات میرانؑ در ذات بنده تمام فروشد مگر سر مانده این
پیش حضرت میرانؑ عرض نمودند فرمودند که تمام پیروی بنده
حقتعالی شما را روزی کند نقلست میاں نعمتؓ فرمودند که
مبتدی را از حجره بیرون رفتن بسیار زیان است چراکه هر چه
بیند آرزوے کند اما منتهی را در هر قدم شهادت است
چراکه هر چه بیند نفس طلب کند او نفی کند رفتن در بازار
نیز او را زیان نیست نقلست یکروز کسے گفت که
فرزندان میرانؑ چاکری میکنند میاں نعمتؓ فرمودند او شاں
فرزند میرانؑ نباشند میرانؑ فرمودند چنانچه شما میگوئید ہماں
نوعست اما او شاں برین کار مصر نباشند و لیکن میرانؑ
میاں نعمتؓ را گفتند که چرا فرزندان ما را چنین میگوئید
نقلست میاں نعمتؓ در جالور رفتن عزم
کردند همه مرد و زن از دائره بیروں آمدند میاں
فرمودند که کسے در دائره مانده است برادراں
عرض کردند کسے نمانده بعده خود در دائره
رفته دیدند که یک پیرزن معذور مانده است
بر اسپ خود سوار کرده تا سه منزل آورده اند
و خود همراه اسپ پیاده رفتند بعده فرمودند
که خدایتعالیٰ این اسپ را براے این زن
آورده بود نقلست که یک روز در خانهٔ
میاں سید سلام اللہؓ غوغا شد اینکه کنیزک
را می زدند میاں نعمتؓ منع فرمودند ما بین

جو شخص مزدوری کرتا ہے اگر رات کو اجرت نہ پاوے تو کل
نہیں آتا لیکن بڑا آدمی جو نوکری کرتا ہے کئی دن کی مزدوری
بھی نہیں پاتا تو کوئی نوکری کا عذر نہیں کرتا اور جانتا
ہے کہ جو میرے لائق ہے مجھے ایک بار دیں گے
نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے ایک معاملہ دیکھا کہ
حضرت مہدیؑ کا وجود مبارک تمام بندے کے وجود
میں سما گیا ہے مگر سر رہ گیا ہے یہ معاملہ حضرت مہدیؑ
سے میاں نعمتؓ نے عرض کیا حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ بندے کی پوری پیروی خدا تعالیٰ تم کو روزی کریگا
نقل ہے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مبتدی طالب کیلئے
حجرے سے باہر جانے میں بہت نقصان ہے کیونکہ جو
کوئی چیز دیکھے گا اس کی آرزو کرے گا لیکن منتہی کیلئے
ہر قدم پر شہادت ہے کیونکہ کچھ دیکھکر اس کا نفس
طلب کرے تو وہ اس کی نفی کریگا بازار جانے میں
بھی اس کیلئے نقصان نہیں ہے نقل ہے ایک روز
(میاں نعمتؓ کے سامنے) کسی نے کہا کہ حضرت مہدیؑ
کے فرزند نوکری کرتے ہیں میاں نعمتؓ نے فرمایا وہ
فرزندِ مہدیؑ نہونگے یہ سنکر حضرت مہدیؑ نے فرمایا
تم جیسا کہتے ہو ویسا ہی ہے لیکن وہ اس کام پر مصر نہیں
رہیں گے حضرت مہدیؑ نے میاں نعمتؓ سے یہ نہیں فرمایا
کہ ہمارے فرزندوں کو ایسا کیوں کہتے ہو نقل ہے میاں
نعمتؓ نے جالور جانے کا ارادہ کیا تمام مرد اور
عورتیں دائرے سے باہر ہوئے میاںؓ نے فرمایا کہ
کیا کوئی دائرے میں باقی رہ گیا ہے برادروں نے کہا
کوئی نہیں رہا اس کے بعد حضرت خود دائرے میں

گفتگو شد این قصه پیش میرانؑ عرض شد
آنحضرت بزبان مبارک فرمودند درخانهٔ کسیکه
کنیزک یا غلام باشد اورا ایمان شدن
محال است **نقلست** که روزے کار
اجماع بود یک برادر غیر فراغ بود او گفت
که مرا بر چهارپائی نشانیده به برید که در
ثواب اجماع داخل شوم **نقلست** که
میاں یوسفؓ را کسے گفت که یک عالم را
بنده می آرد خاطرداشتی کنید فرمودند بیارد
چون آمد بیان کردند قل یااهل الکتٰب
تعالوا عالم گفت این آیت درحق اهل
کتاب است میاںؓ فرمودند حق است
آن برخاست و رفت آرند گفت این چنین
چرا گفتید فرمودند که منکر مهدیؑ را همین
باید گفت ۔ میاں یوسفؓ را میرانؑ فرمودند
شمارا جذبه تا روز حمات بماند **نقلست**
که یک برادر از دائرۂ میاں بھائی مهاجرؓ بغیر اذن میاں
مذکور بیرون رفته بود وقتیکه میاں بھائی مهاجرؓ را خبر شد
فرمودند که بغیر اذنِ من رفته است آنرا خداتعالیٰ
باز در دائرہ نیارد نزدیک دائرہ آمده بود دریں میان دزدان
اورا کشتند **نقلست** میاں ملکجیوؓ فرمودند هر که بر اصول تمام
باشد بر فروع تمام باشد و هر که بر اصول نقصان دارد در
فروع نیز نقصان است **نقلست** که میاں ملکجیوؓ فرمودند
که طالبانِ خدا از ذاتِ خود چنان جنس کرده اند در راهِ خدا
چونکه توشه را اینجا به نشانند و جامه نو سفید پوشیدند و هشد ۔

گئے اور دیکھے کہ ایک معذور بڑھیا رہ گئی ہو اپنے گھوڑے پہ
اس کو سوار کر کے تین منزل تک آپ پیدل چلتے ہوئے
گھوڑے کیساتھ گئے اس کے بعد فرمایا کہ خداتعالیٰ نے
یہ گھوڑا اسی عورت کیلئے دیا تھا **نقل** ہے کہ میاں سید سلام اللہؓ
کے گھر میں ایک دن شور و غل ہوا اس سبب سے کہ لونڈی کو مار
رہے تھے تو میاں نعمتؓ نے منع فرمایا دونوں میں بہت گفتگو ہوئی
یہ قصہ حضرت مہدیؑ کے سامنے پیش ہوا آنحضرتؑ نے
اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ جس کسی کے گھر میں لونڈی یا غلام
ہو اس کا ایمان رہنا محال ہے **نقل** ہے کہ ایک روز اجماع کا
کام تھا ایک برادر تندرست نہیں تھے انھوں نے کہا کہ مجھے
چارپائی پر بٹھا کر لے چلو تا کہ اجماع کے ثواب میں شریک
رہوں **نقل** ہے کہ میاں یوسفؓ سے کسی نے کہا کہ بندہ ایک
عالم کو لاتا ہے اس کی تشفی کیجئے فرمایا کہ لا جب وہ آیا تو
میاںؓ نے بیان کیا قل یااهل الکتٰب الخ (کہہ اے
محمد کہ اے اہل کتاب آؤ) عالم نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب
کے حق میں ہے میاںؓ نے فرمایا حق ہے وہ عالم اٹھا اور
چلا گیا عالم کو لانیوالے نے کہا کہ آپنے اس طرح کیوں
کہا فرمایا کہ مہدیؑ کے منکر کو ایسا ہی کہنا چاہیئے میاں
یوسفؓ کو حضرت مہدیؑ نے فرمایا تمکو جذبہ موت کے
روز تک رہیگا **نقل** ہے کہ میاں بھائی مہاجرؓ کے دائرے
کا ایک برادر میاں مذکور کی اجازت کے بغیر دائرہ کے
باہر گیا تھا جب میاں بھائی مہاجرؓ کو خبر ہوئی تو آپنے
فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر گیا ہے خداتعالیٰ پھر اس کو
دائرے میں نہیں لائیگا وہ واپس ہو کر دائرہ کے نزدیک
آیا تھا کہ چوروں نے اس کو مار ڈالا **نقل** ہے کہ میاں ملکجیؓ

طعام بسیا خوردن نہ ہند بیروں آمدن نہ دہند تا وقت
جلوہ بعدہٗ اندام شستہ و جامۂ ابریشمی
پوشانند و دیگر تجمل بسیار می کنند بعدہ ہمہ کس
متوجہ سوی او می شوند آنچناں طالبان خدا
ذاتِ خود را حبس کردہ اند و از نعمتِ دنیا
اعراض کردہ اند بواسطۂ خدا ایشاں جز خدا
ہیچ نخواہند و نامرداں دنیا را اختیار کردہ و از
طفیل مردانِ خدا در دنیا آسودہ اند و طالبانِ
خدا را جزاے در روز قیامت شود کہ جامہای
حلہ پوشند و بر اسپ ہاے براق سوار
شوند و بدیدار خدا تعالیٰ مشرف شوند
اہلِ دنیا فکر آخرت ندارند برلے دو روزہ
در عاقبت سرگرداں خواہند شد نقلست
کہ در دائرہ میاں ملکجیو رضؓ کسے تائب شد بعد
از ہفت روز اورا فاقہ شد پیش جماعت خانہ
آمدہ خصومت پیدا کرد میاں ملکجیو رضؓ فرمودند چرا
شتابی کردی کار تو تمام شدہ بود ایں برای
تو ہمہ اجر ضائع کرد بعدہٗ بیروں رفتہ مردود
خبیث شدہ در ذات ہر یکے آمدہ میگفت
کہ مردم ما نرا بواسطۂ انکار مہدی عقوبت شدہ
است نقلست میاں ملک جیو رضؓ فرمودند
چونکہ فتوح از خدا تعالیٰ برسد زود خرج
کنید تا نیز خدا اے زود دیگر فرستد اگر نکنید
نفرستد نقلست کہ یکجا اجماع شدہ
بود یکے برادر در خلوت نشستہ ماند دیگر برادراں

نے فرمایا جو شخص اصول میں پورا ہو فروع میں بھی پورا
ہوگا اور جو شخص اصول (عقائد) میں نقصان رکھتا ہو
١٣٩ فروع (اعمال) میں بھی وہ ناقص ہوگا نقل ہے کہ میاں
ملکجی رضؓ نے فرمایا کہ خدا کے طالب اپنی ذاتوں کو خدا کی
راہ میں ایسا قید کئے ہیں جیسا کہ نوشاہ کو منجے میں بٹھاتے
ہیں اور نئے سفید کپڑے پہننے نہیں دیتے اور کھانا
بہت نہیں کھانے دیتے اور باہر نکلنے نہیں دیتے یہاں تک
کہ جلوہ کا وقت آتا ہے اس کے بعد اسکو نہلاتے ہیں اور
کپڑے بھاری پہناتے اور دیگر اہتمام بہت کرتے ہیں
اس کے بعد سب لوگ اسی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں
اُسی طرح خدا کے طالب اپنی ذاتوں کو قید کئے ہیں خدا کے
واسطے دنیا کی نعمتوں سے روگرداں ہوئے ہیں وہ خدا کے
سوائے کچھ نہیں چاہتے اور نامردوں نے دنیا کو اختیار کیا
ہے اور مردانِ خدا کے طفیل دنیا میں آسائش کیساتھ گزارتے ہیں
خدا کے طالبوں کو قیامت کے دن بدلہ ملے گا بہشت کی
پوشاکیں پہنیں گے براق جیسے گھوڑوں پر سوار ہونگے خدا تعالےٰ
کے دیدار سے مشرف ہونگے ، اہل دنیا آخرت کی فکر نہیں رکھتے
دو دن کی زندگی کیلئے آخرت میں حیران پریشان ہونگے
١٤٠ نقل ہے کہ میاں ملکجی رضؓ کے دائرے میں ایک شخص تائب ہوا
سات روز کے بعد اوسکو فاقہ پڑا جماعت خانہ کے سامنے آکر
جھگڑا کرنے لگا میاں ملکجی رضؓ نے فرمایا تو نے کس لئے جلدی کی تیرا
کام پورا ہو چکا تھا تیری اس گمراہی نے تیرا تمام اجر ضائع
کیا اسکے بعد وہ شخص دائرہ کے باہر جاکر مرا خبیث ہوکر
ہر ایک کے دوارے ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ لوگ مہدی کے انکار
١٤١ کے سبب سے عذاب میں ڈالے جاتے ہیں نقل ہے میاں ملکجی رضؓ نے

فرمودند این منافق است که از اجماع خارج
است **نقلست** که میاں ملکجیو رضہ را کسے گفت
که این فقیران اہل دل اند میاں مذکور فرمودند
که اینجا اہل اللہ اند اہل دل چیست مرتبۂ اہل اللہ
بلند است چنانچہ حقتعالیٰ در کلام مجید خبر داد
که و الزمھم کلمة التقوی تا آخر **نقلست**
که میاں ملکجیو رضہ فرمودند که بیان قرآن آنکس کند که
زبان از حرص کوتاه کرده باشد سامع و متکلم برابر
باشد از کلام اضافت بیرون شده باشد و از
خانۂ دنیاداران پاے خود شکسته باشد این صفت
در کسیکه باشد او بیان قرآن کند و اگر نه بیان کنند
ہلاک است **نقلست** وقتیکه میاں ملکجیو رضہ
را وصال شد میاں ولاور رضہ فرمودند که خداتعالیٰ
قرآن را از زمین برداشت **نقلست** که نزد
میاں ملکجیو رضہ یک علما آمد میاں ملکجیو رضہ پرسیدند
که اٰمنت باللہ خواندن می دانید گفت آرے
فرمودند بخوانید آں خوانده بعده فرمودند بریں ایمان
آورید گفت آرے میاں مذکور فرمودند حقیقت
را یا مجاز را عالم ساکت ماند بعده میاں
ملکجیو رضہ فرمودند حقیقت عمل است عمل کنند
ہر چیز را ایمان آورده است آں چیز را بیند
خدا را بیند مومن باشد اگر مجرد خوانده براں عمل
نکند او بینا نشود ہر که بینا نه شود در حق او ایں
آیت است قولہٗ تعالیٰ من کان فی
ھذہٖ اعمی فھو فی الاٰخرة اعمی

فرمایا جب خداتعالیٰ کی طرف سے فتوح (رزق) پہنچے تو چاہیے
کہ جلد خرچ کریں تو پھر خدا جلد بھیجتا ہے اگر خرچ نہ کریں تو
نہیں بھیجتا **نقل** ہے ایک جگہ اجماع ہوئی تھی ایک اور
خلوت میں بیٹھا رہا دوسرے براوروں نے فرمایا یہ منافق ہے
جو اجماع سے خارج ہے **نقل** ہے کہ میاں ملکجی رضہ سے کسی نے
کہا کہ یہ فقرا اہل دل ہیں میاں مذکور نے فرمایا کہ یہاں اہل اللہ
ہیں اہل دل کیا چیز ہے اہل اللہ کا مرتبہ بلند ہے چنانچہ
حقتعالیٰ نے کلام مجید میں خبر دی ہے کہ اور انکو جمائے رکھا پرہیزگاری
کی بات پر تا آخر **نقل** ہے کہ میاں ملکجی رضہ نے فرمایا کہ بیانِ
قرآن وہ شخص کرے جو حرص سے زبان کو کوتاہ کر لیا ہو سننے
والا اور کہنے والا یکساں ہیں کلام اضافہ کرنیکی صفت
سے علحدہ ہو گیا ہو دنیا داروں کے گھروں سے اپنے پیر شکستہ
کر لیا ہو یہ صفت جس شخص میں ہو وہ بیانِ قرآن کرے
ورنہ بیان کرنیوالا ہالک ہے **نقل** ہے کہ جس وقت میاں
ملکجی رضہ کا وصال ہوا میاں ولاور رضہ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ
نے قرآن کو زمین سے اٹھا لیا **نقل** ہے کہ میاں ملکجی رضہ کے
نزدیک ایک عالم آیا میاں ملکجی رضہ نے اس سے پوچھا کیا تم
اٰمنت باللہ پڑھنا جانتے ہو اس نے کہا ہاں میاں رضہ
نے فرمایا پڑھو جب وہ پڑھا تو میاں رضہ نے فرمایا تم اس پر
ایمان لائے ہو کہا ہاں میاں رضہ نے فرمایا حقیقت پر
ایمان لائے ہو یا مجاز پر یہ سنکر وہ عالم خاموش رہا
اسکے بعد میاں ملکجی رضہ نے فرمایا حقیقت عمل ہے عمل کریں
جس چیز پر ایمان لائے ہیں اس چیز کو دیکھیں، خدا کو
دیکھے گا تو مومن ہوگا اگر کوئی شخص فقط پڑھ لے اور
اس پر عمل نہ کرے تو وہ بینا نہ ہوگا اور جو بینا نہوا اسکے

واضل سبیلا یعنی ہر کہ خدا یرا در دنیا نہ بیند او
مومن نباشد **نقلست** وقتیکہ حضرت میران ؑ
رامیان ملک جیو ملاقات کردند بزبان مبارک
فرمودند بیائید اے لاڈلۂ لاہوت **نقلست**
کہ یکروز حضرت رسول ؐ را خدا تعالی خرما رسانیدہ
بود سویت میکردند امام حسن و حسین را بسیار اضطرار
بود بی بی فاطمہ رض فرمودند کہ نزد رسول علیہ السلام بروید
ہر دو امام بحضور آمدہ یک خرما بدست خود در دہن
انداختند رسول ؐ از دست خود از دہن ایشان
کشیدند ایشان ۔ زاری کردہ پیش مادر آمدند
فریاد کردند مادر اندوہگین شدند و پیش پیغمبر ؑ
آمدند و عرض نمودند کہ گرسنگی ایشانرا غلبہ کردہ
بود شما چنین کردید پیغمبر ؑ فرمودند کہ لقمۂ حرام دشمن
ایمان است **نقلست** رسول ؐ فرمودند یا عمر
اصحاب ظاہر نماز می گذارند و دلہا ء ایشان
پراگندہ و متفرق است گویا بت پرستی می کنند
بلکہ بت را کافران بتمام اعتقاد می پرستند نہے
کوران و خجلان کہ بجز خدای غیر را در دل جای
دادہ اند و نماز میکنند و آنرا نماز کردہ می شمارند
نقلست کہ رسول ؐ یک زن را در نکاح
آوردہ بودند جمال روی نبود چونکہ نبی ؐ روے
او دیدند در خاطر مبارک گران آمد نزدیک
نرفتند خواستند کہ رہا کنند وقت نماز بود بیرون
آمدند او دانست کہ از من ناراض اند بسیار
زاری کردہ ہمانوقت جبرئیل ؑ فرمان آوردند کہ

حق میں اللہ تعالی کا یہ قول ہی کہ جو اس دنیا میں اندھا ہی سو وہ
آخرت میں اندھا اور بہت زیادہ گمراہ ہو یعنے جو شخص خدا
کو دنیا میں نہ دیکھے وہ مومن نہو گا **نقل** ہو جس وقت حضرت
مہدی ؑ تھے میاں ملکجی رض نے ملاقات کی حضرت مہدی ؑ نے
اپنی زبان مبارک سے فرمایا آؤ اے لاہوت کے لاڈلے **نقل** ہی
کہ ایک روز حضرت رسول ؐ کو خدا نے کھجور بھیجا تھا آپ
سویت فرما رہے تھے امام حسن رض اور امام حسین رض اضطرار
کی حالت میں تھے بی بی فاطمہ رض نے فرمایا کہ رسول اللہ کے پاس جاؤ
دونو امام حضرت ؐ کے حضور میں آئے انمیں سے کسی نے ایک کھجور اپنے
ہاتھ سے اپنے منہ میں ڈال لیا رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے
وہ کھجور انکے منہ سے نکال لیا وہ روتے ہوئے ماں کے پاس فریاد کیے ماں آزردہ بہت
ہوئیں اور پیغمبر ؑ کے پاس آکر عرض کیں کہ ان پر بھوک کا
غلبہ تھا اور آپنے ان کے ساتھ ایسا کیا پیغمبر ؐ نے فرمایا کہ
لقمۂ حرام دشمن ایمان ہے **نقل** ہی رسول اللہ ؐ نے
فرمایا اے عمر ظاہر پرست نماز پڑھتے ہیں اور انکے دل
پراگندہ اور منتشر ہیں گویا کہ وہ بت پرستی کرتے ہیں بلکہ
کافر بھی جو بت کی پرستش کرتے ہیں پورے اعتقاد
کے ساتھ کرتے ہیں افسوس ہی اندھوں اور خجالت میں
ڈوبے ہوؤں پر جو خدا کے سوائے غیر کو اپنے دلمیں
جگہ دیتے ہیں اور اس حال میں نماز پڑھتے ہیں اور اسی
کو نماز سمجھے ہوئے ہیں **نقل** ہی کہ رسول اللہ ؐ نے ایک
عورت کو نکاح میں لایا تھا وہ صاحب جمال نہیں تھی
جب نبی ؐ نے اس کا چہرہ دیکھا آپکے دل پر بار ہوا آپ
اسکے نزدیک نہیں گئے چاہتے تھے کہ اس کو چھوڑ دیں نماز کا
وقت تھا آپ باہر آگئے اس عورت نے جان لیا کہ رسول اللہ

که اے محمدؐ اگر این زن را قبول کنی امتان گنهگار تراقبول کنم و به بخشم آخر پیغمبرؑ قبول کردند و بران راضی شدند **نقلست** که در زمانهٔ نبیؐ یک مرد وقت جنگ از میان اصحاب پیش شده گفت که این خچر سوار را زده خچر بگیرم چونکه رفت خود کشته شد او را قتیل الجهاد گویند شهید نگویند **نقلست** که یکے در خدمت رسولؑ آمده صحبت اختیار کرد در دل او چنان بود که نبیؐ بادشاه مشرق و مغرب شوند روزیکه این آیت آمد قوله تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم آن مرد بسیار زاری کرد رسولؐ فرمودند ترا معلوم شد که مرا بادشاہی مشرق و مغرب داد که دینِ خدا تعالیٰ در تمام عالم ظاہر و روشن شد بادشاہی اینست که طلب فسق و فجور ہرگز در ذات بنده نیاید **نقلست** که یکے صحبتِ میرانؑ کرده تا که میرانؑ را وصال شد او گفت که من صحبتِ مہدیؑ ازیں سبب کرده بودم که میرانؑ بادشاه تمام عالم شوند مارا ہم چیزے دنیا رسد بعدهٔ در صحبت بندگی میاں سید خوند میرؓ آمده ازاں سخن توبه کرده به مقصود رسید **نقلست** که حضرت عمرؓ سوال کردند از پیغمبرؐ این الله پیغمبرؐ فرمودند فی قلوب المومنین باز پرسیدند دل کجاست یا رسول الله فرمودند در وجود آدمی اما دل دو نوع است دل مجازی و دل حقیقی نه آن

مجھہ سی ناراض ہیں وہ بہت روئی اسی وقت جبرئیل نے خدا کا فرمان لایا کہ اے محمدؐ اگر تو اس عورت کو قبول کرے تو تیرے گنہگار امتیوں کو میں قبول کرونگا اور بخشدونگا آخر پیغمبرؐ نے اس عورت کو قبول کیا اور اس سے راضی ہوئے **نقل** ہے کہ نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرد جنگ کے وقت صحابہؓ کے درمیان سے آگے بڑھا اور کہا کہ اس خچر سوار کو مار کر خچر لونگا جب اس پر حملہ کرنے گیا تو خود مارا گیا اوسکو مقتولِ جہاد کہتے ہیں شہید نہیں کہتے **نقل** ہے کہ ایک شخص رسولؐ کی خدمت میں آکر آپکی صحبت اختیار کیا اوسکے دل میں یہ بات تھی کہ نبیؐ مشرق اور مغرب کے بادشاہ ہونگے جس روز یہ آیت نازل ہوئی یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آج تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا تو وہ شخص بہت رویا رسولؐ نے فرمایا تجھے معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مشرق و مغرب کی بادشاہی دی ہے خدا تعالیٰ کا دین تمام عالم میں ظاہر اور روشن ہوا ہے بادشاہی یہی ہے کہ فسق و فجور کی خواہش ہرگز بندہ کی ذات میں نہیں آئی **نقل** ہے کہ ایک شخص حضرت مہدیؑ کی صحبت میں رہا یہانتک کہ حضرتؑ کا وصال ہوا اوس نے کہا میں مہدیؑ کی صحبت میں اس لئے تھا کہ مہدیؑ تمام عالم کے بادشاہ ہونگے تو ہمکو بھی کچھہ دنیا ملے گی اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی صحبت میں آکر اپنی اس بات سے توبہ کیا اور مقصود کو پہنچا **نقل** ہے کہ حضرت عمرؓ نے پیغمبرؐ سے سوال کیا اللہ کہاں ہے پیغمبرؐ نے فرمایا مومنوں کے دلوں میں پھر انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ دل کہاں ہے فرمایا آدمی کے وجود میں لیکن دل کے دو قسم ہیں ایک

دل است کہ پارۂ گوشت میدانی ای عمر
قلب حقیقی آنست کہ نہ جانب چپ نہ
جانب راست نہ بالا نہ زیر نہ دور نہ نزدیک
اماشناختن قلب حقیقی را استعانت قرب
آسمانی باید نیز عمر پرسیدند یا رسول اللہ مومن
کیست و مسلم کیست فرمودند زاہد مسلم و عارف
مومن **نقلست** کہ حضرت عمرؓ یکے را
گفت تائب شو او گفت انّ ربی
لغفور رحیم عمر فرمودند ان اخذہٗ
عذاب الیم آنکس نعرہ زد و جاں بحق
تسلیم کرد عمرؓ او را سپارش کردند **نقلست**
بعد از رسولؑ ابوذر در کوہستان ماندہ بودند
روزی در خلافت عمرؓ پیش عمرؓ آمدہ این
آیۃ خواندند قولہٗ تعالیٰ والذین
یکنزون الذہب والفضۃ
ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم
بعذاب الیم عمرؓ فرمودند کہ بعد از رسولؑ
خزانہ بسیار آمدہ اگر ہر یکی را سویت کردہ بدہم
ہمہ منعم شوند کسے اطاعت نکند ازیں جہت
علوفہ و روزینہ جدا کردہ دادہ میشود خزانہ را
بامانت دار تسلیم کردیم وقتیکہ جنگ شود
از جہت سلاح و اسباب جنگ از اں گنج
خریدہ میشود **نقلست** کہ کسے از عمرؓ
یک ماہیانہ پیش از ماہ طلبیدہ عمرؓ فرمودند کہ
از نزد خزانہ دار بگیرید چونکہ طلبیدند صاحب

دل مجازی ہی اور ایک دل حقیقی ہی حقیقی دل وہ نہیں ہی جسکو
تو گوشت کا ٹکڑا جانتا ہی اے عمر جو حقیقی دل ہی وہ نہ بائیں
جانب ہے نہ سیدھے جانب ہے نہ اوپر ہی نہ نیچے ہی نہ دور ہے
نہ نزدیک ہی لیکن حقیقی دل کو پہچاننے کے لئے قرب الٰہی
کی امداد چاہیئے نیز عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ مومن
کون ہی اور مسلم کون ہے فرمایا زاہد مسلم ہے اور عارف مومن
ہے **نقل** ہی کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا کہ تائب ہو جا
اس نے کہا بیشک میرا رب بہت بخشنے والا مہربان ہی
حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک اسکی گرفت سخت عذاب دینے
والی ہی یہ سنتے ہی اس نے ایک نعرہ لگایا اور اپنی جان
حق کے حوالہ کی حضرت عمرؓ نے اس کیلئے دعاء مغفرت کی
نقل ہی کہ حضرت رسولؐ کے وصال کے بعد حضرت
ابوذرؓ ایک پہاڑی علاقہ میں جاکر رہ گئے تھے ایک روز
حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کے
پاس آئے اور یہ آیت پڑھی اور جو جمع کر رکھتے ہیں سونا
اور چاندی اور اسکو نہیں خرچ کرتے اللہ کی راہ میں تو
(اے محمد) انکو خوش خبری سنا دو دردناک عذاب کی
حضرت عمرؓ نے اس آیت کو سنکر فرمایا کہ رسول اللہؐ
کے بعد خزانہ بہت آیا اگر میں ہر ایک کو سویت کر کے
دیتا تو سب کے سب مالدار ہو جاتے کوئی اطاعت نکرتا
اس لئے ماہوار یومیہ جدا جدا کر کے دیا جاتا ہے اور
خزانے کو ہم نے امانت دار کے حوالہ کیا ہی جسوقت
جنگ ہو جنگ کا سازوسامان ہتیار اس خزانے
سے خریدے جاتے ہیں **نقل** ہی کہ کسی نے حضرت عمرؓ
سے ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی طلب کی عمرؓ نے

خزانہ پیش خلیفہ آمدہ گفت کہ برشما یک ماہ
خواہد باشد شما دانید فرمودند چہ دانیم اللہ داند
کہ زندہ مانیم یا نہ پس امانت دار گفت حق
کدام کس بدہم عمرؓ فرمودند بدہید برچنین فی آں
ابوذرؓ آیت خواندند بعدہٗ عمرؓ فرمودند یا اباذر
شتاب از ینجا بروید در کوہستان کہ معتقدانِ
ما شمارا خواہند کشت نقلست کہ حضرت
بندگی میر السید محمودؓ فرمودند کہ در وقت حضرت
میرانؑ چناں بود کہ ہر کس تخم کاشتی وبراں
باراں باریدے وبیواسطہ پرورش می شدے
حالا وقتِ ما چنان است کہ ہر کس نزد
چاہ کشت کند و دلو و رسن بیارد و آب
کشیدہ زراعت خود پرورش کند ہر دو وقت
را چنیں تفاوت است نقلست کہ در
دائرۂ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ در موضع
بھیلوٹ دو صد و پنجاہ سویت بود وقتیکہ
کچھ زیادہ شد فرمودند کہ بسیار خواری شد
نقلست ثانی مہدیؓ فرمودند کہ مہدی موعود
است دریاست و بندہ کہا ڈنی نیست نقلست
کہ یک وقت حضرت میرانؑ فرمودند کہ چند
سویت می شوند برادراں عرض نمودند کہ چہار
صد سویت است بزبان مبارک فرمودند
کہ بسیار خواری شد نقلست کہ حضرت
میرانؑ فرمودند بسیار خوار بسیار خوار و اندک خوار
اندک خوار نقلست کہ حضرت میرانؑ را

فرمایا خزانہ دار کے پاس سے لے لو جب خزانہ دار سے واسطہ
طلب کیا تو خزانہ دار نے خلیفہ کے سامنے آکر کہا کہ
اس کا ایک مہینہ آپکے ذمہ رہے گا آپ جان لیں، عمرؓ
نے فرمایا میں کیا جانوں اللہ جانتا ہے کہ میں زندہ رہوں گا
یا نہ رہوں گا امانت دار نے کہا تو پھر میں کس شخص کا حق
اس کو دوں حضرت عمرؓ نے فرمایا مت دو، السیئات
پر حضرت ابوذرؓ نے قرآن کی آیت پڑھی اسکے بعد
حضرت عمرؓ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ اے ابوذر تم
یہاں سے پہاڑی علاقہ میں چلے جاؤ ورنہ تمہارے معتقدین
تمکو مار ڈالیں گے نقل ہے کہ حضرت بندگی میر السید محمودؓ
نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے وقت ایسا تھا کہ ہر شخص
بیج بوتا تھا اس پر بارش ہوتی اور بغیر کسی واسطے کے
اسکی پرورش ہوتی تھی اب ایسا وقت ہے کہ ہر شخص کنوئیں
کے نزدیک کاشت کرتا ہے ڈول اور رسی لاکر پانی سینچکر
اپنی کھیتی کی پرورش کرتا ہے دونوں وقتوں میں اتنا
تفاوت ہے نقل ہے کہ میر السید محمودؓ ثانی مہدیؑ کے دائرہ
موضع بھیلوٹ میں ڈھائی سو سویتیں ہوتی تھیں
جب اسکو زیادہ ہوئیں تو حضرتؓ نے فرمایا بہت
خواری ہوئی نقل ہے کہ ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ
دریا ہیں اور بندہ کھاری (نالے کے مانند) ہے نقل
ہے کہ ایک وقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کتنی سویتیں
ہوتی ہیں برادروں نے عرض کیا کہ چار سو سویتیں ہوتی
ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی نقل
ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بہت کھانیوالا بہت
خوار اور تھوڑا کھانیوالا تھوڑا خوار نقل ہے کہ

برادران پرسیدند که روغن و انگبین خورندگان
را خدای پرسد فرمودند که پرسد نقلست ۱۶۴
که حضرت میرانؑ فرمودند درحق نفس که هر یکے
را نفس میگوید درین جہان مرا بسوز و خلافِ
من کن بامر حق و اتباعِ وی وگرنہ فردا ترا
بدوزخ برم مردمان کجا می شنوند نقلست ۱۶۵
که حضرت میرانؑ درحق نفس فرمودند عجب
این سیہ رو است ہر طرف که روے آرد کارِ
خود کند بمنزل رساند اگر طرف حق روے
آرد بمقصود رسد اگر طرف دنیا رو آرد آنہا را
نہایت کند این سیہ رو این طور است
نقلست ۱۶۶ که حضرت میرانؑ را خدا یتعالیٰ فتوح
رسانیدے در دائرہ تفحص نمودے کہ اضطرار
است یا نہ اگر اضطرار بودے فتوح میگرفتے
وگرنہ ہر چند قصد کردے نہ گرفتے نقلست ۱۶۷
حضرت میرانؑ را برادران عرض کردند کہ امروز
روغن کنجد بسیار خوردیم با طعام فرمودند که
روغن کنجد بیرون خواہد آمد بعدہٗ برادران را
اضطرار بسیار شد نقلست ۱۶۸ که کسے خواجہ
جنیدؒ را گفت کہ ما راہ حقتعالیٰ چوں اختیار
کنیم جنیدؒ فرمودند ہر چہ در ملک تست در آب
انداز او کنارۂ آب رفتہ یک یک ہون
انداخت وقتیکہ پیش جنیدؒ آمد عرض نمود جنید
فرمودند چرا یکبارگی نینداختی کہ حساب کردہ انداختی
حساب در بازار راست آید نہ در راہ

حضرت مہدیؑ سے برادروں نے پوچھا کہ روغن اور شہد
کھانیوالوں کو خدا پوچھے گا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ پوچھیگا
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے نفس کے حق میں فرمایا کہ
نفس ہر شخص سے کہتا ہے کہ مجھے اس جہان میں جلا
اور میرا خلاف کر حکم حق کے موافق اور اسکی اتباع
کر ورنہ کل میں تجھے دوزخ میں لیجاؤں گا لوگ کہاں
سنتے ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے نفس کے
حق میں فرمایا یہ عجب کالے منہ والا ہے جس طرف رخ
کرتا ہے اپنا کام کرجاتا ہے منزل کو پہنچاتا ہے اگر حق کی
طرف رخ کرے تو بھی مقصود کو پہنچاتا ہے اور اگر
دنیا کی طرف رخ کرتا ہے تو اسکو بھی انتہا کو پہنچاتا ہے
یہ روسیاہ اس طرح کا ہے۔ نقل ہے کہ جب کبھی
حضرت مہدیؑ کو خدا تعالیٰ فتوح (رزق) بھیجتا تو
آپ دائرہ میں دریافت فرماتے کہ اضطرار ہے یا نہیں
اگر اضطرار ہوتا فتوح لیتے ورنہ لانے والا کتنا ہی
اصرار کرتا مگر آپ نہ لیتے تھے نقل ہے حضرت
مہدیؑ سے برادروں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آج
ہم نے تل کا تیل کھانے کے ساتھ بہت کھایا ہے
حضرتؑ نے فرمایا تل کا تیل نکل آئیگا اس کے بعد
برادرونکو بہت اضطرار ہوا نقل ہے کہ کسی نے
خواجہ جنیدؒ سے کہا کہ ہم طلب حق کا راستہ کس طرح اختیار
کریں جنیدؒ نے فرمایا جو کچھ تیری ملک میں ہے پانی
میں ڈالدے وہ شخص پانی کے کنارے جاکر ایک
ایک ہون (سکہ) پانی میں ڈالا جب خواجہ کے
پاس آیا تو عرض کیا کہ اس طرح سب سکے پانی میں

خدائتعالی ازین آلودگی ہرگز خدائتعالی را نیابید
ونیز فرمودند ابتداء کسیکہ موافق قرآن و رسولؐ
نباشد انتہاء او را ہیچ فائدہ نہ شود و کسے را
کہ ابتداء حال موافق قرآن و رسولؐ باشد
انتہا مقصود او شود **نقلست** کہ میاں لاڈشہؒ
فرمودند کہ زن کردن راحت یک ساعت
است چرا واسطہ یک ساعت چندیں مشقت
اختیار کردی ہر حال گذشتے **نقلست**
کہ مخدوم سید محمد گیسو درازؒ فرمودند کہ یک زن
کردیم محتاج تمام عالم شدیم اگر مکر دسے درین
عالم امن حاصل کردے **نقلست** کہ میاں
نظام غالبؒ فرمودند کسیکہ راہ خدائتعالی اختیار
کرد اگر ہمت کند آسان تر شود و اگر کم ہمتی کند
مشکل تر شود بیت

مرد آزاد نگیرد بجہاں میل دو چیز
تا ز آفات زمانہا بسلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند
وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

نقلست کہ میاں خوندمیرؓ فرمودند کہ بندہ
فرد بود تا بایں صدقہ مہدی موعودؑ رسیدیم
نقلست کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ ابتدا
بر طالب حقتعالی خوشنود نشود تا کہ انتہا سہر
انجام نرساند اگر بہر انجام نیک با انتہا رسد
حقتعالی خوشنود شود **نقلست** حضرت
میرانؑ فرمودند ہر کہ بے ادب و بے شرم

ڈالدیا خواجہ جنیدؒ نے فرمایا سب ایکبار کیوں نہیں ڈالا
جو اس طرح گن گن کر ڈالا حساب بازار ین درست ہے نہ کہ
خدائتعالی کے راستے میں ایسی گندگی رکھکر ہرگز خدائتعالی
کو نہیں پاؤ گے نیز فرمایا ابتدا جس شخص کی قرآن و رسولؐ
کے موافق نہو اوکی انتہا بھی فائدہ مند نہو گی اور جس شخص کا
ابتدائی حال قرآن و رسولؐ کے موافق ہو اس کی انتہا
مقصود کے موافق ہو گی **نقل** ہے کہ میاں لاڈشہؒ نے فرمایا
عورت کرنے میں ایک گھڑی کی راحت ہے ایک گھڑی کیواسطے
کیوں تو نے اتنی مشقت اختیار کی ہر حال زندگی گذر جاتی ہے
نقل ہے کہ مخدوم سید محمد گیسو درازؒ نے فرمایا کہ میں ایک
عورت کر کے تمام عالم کا محتاج ہوا اگر نہ کرتا تو اس عالم
میں امن حاصل کرتا **نقل** ہے کہ میاں نظام غالبؒ نے فرمایا
جو شخص خدائتعالی کا راستہ اختیار کرے اگر ہمت سے
کام لے تو بہت آسان ہے اور اگر کم ہمتی کرے تو بہت مشکل ہے (ترجمہ)

آزاد آدمی دنیا میں دو چیزوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔
تاکہ زمانہ کی آفتوں سے سلامت رہے
عورت کا خواہاں نہوگا اگرچہ قیصر کی دختر اسے دیں
قرض نہ لے گا اگرچہ قیامت کے وعدہ پر بھی ملے

نقل ہے کہ میاں خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ تنہا تھا جب ہی
موعودؑ کے اس صدقہ تک پہنچا **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ ابتدا میں حق تعالی طالب سے خوشنود نہیں ہوتا
یہانتک کہ وہ طلب کو نیک انجام کی انتہا تک پہنچائے
اگر اسکی طلب کا بہر انجام نیک ہے تاہم حقتعالی تو اس سے
خوشنود ہوتا ہے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو
شخص بے ادب اور بے شرم اور بے دیانت ہے

وبے دیانت است بخدائے تعالیٰ نرسد

نقلست که بحضور حضرت میرانؑ دو برادران تائب شدند بسیار اضطرار بود که جامه نداشتند حضرت میرانؑ را در دل گذشت که اگر خدا بدهد برسانم وقت سویت یاد نیامد فرمان خدائے تعالیٰ شد که اے سید محمد ایشاں را بہ همیں حال قبول کردیم میرانؑ پیش ایشاں باز نمودند ایشاں بسیار خوشحال شدند و گفتند که ایں حال خوب است بعد از چند روز حقتعالیٰ جامه رسانید فرمان شد که ایں هر دو جواناں را بدهید میرانؑ هر دو را طلبیده دادند ایشاں عرض نمودند که مدهید میرانؑ فرمودند که شما تسلیم شوید بحکم حقتعالیٰ آں زماں در حق شما آں فرمان بود ایں زماں ایں طور فرمان است

نقلست که یک برادر بحضور حضرت میرانؑ عرض نمود که ذکر در دل جاے نمی گیرد فرمودند که قصد کنید باز آمده عرض نمود که ذکر در دل جاے نمی گیرد فرمودند که بروید و در حجره بہ نشینید حقتعالیٰ خود تعلیم خواهد کرد ـ

نقلست که یک پیر و مرید باهم بمکه می رفتند مصلّی بر آب گسترده پیر گفت که من خدا خدا می گویم و تو پیر پیر بگو چونکه اندکے راه رفتند مرید هم خدا خدا گفت غوطه خورد و غرق شد باز پیر پیر گفته بر آمد کسے ایں نقل پیش حضرت میرانؑ عرض کرد فرمودند که چرا غرق شدن نداد

خدائے تعالیٰ تک نہیں پہنچے گا۔ **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں دو برادر تائب ہوئے بہت اضطرار کی حالت میں تھے انکو کپڑے تک برابر نہیں تھے حضرت مہدیؑ کے دل میں آیا کہ اگر خدا کچھ دے تو انکو پہنچاؤں لیکن سویت کے وقت وہ یاد نہ آئے خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد انکو ہم نے اسی حال میں قبول کیا ہے حضرت مہدیؑ نے انکو یہ بات سنائی وہ بہت خوشحال ہوئے انہوں نے کہا کہ یہی حال بہتر ہے اسکے چند روز بعد خدائے تعالیٰ نے کپڑا بھیجا اور فرمانِ خدا ہوا کہ ان دو نوجوانوں کو دیں حضرت مہدیؑ نے ان دونوں کو بلا کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ مت دیجئے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تم تسلیم ہوجاؤ (خدا کے حکم پر راضی رہو) خدائے تعالیٰ کے حکم سے اس وقت تمہارے حق میں وہ فرمان تھا اور اس وقت فرمان اس طور پر ہے

نقل ہے کہ ایک برادر نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ ذکر دل میں جگہ نہیں کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوشش کرو پھر آکر اس نے عرض کیا کہ ذکر دل میں جگہ نہیں کرتا ہے فرمایا کہ جاؤ اور حجرے میں سو جاؤ خدائے تعالیٰ خود تعلیم دے گا۔

نقل ہے کہ ایک پیر اور مرید مکہ کو جا رہے تھے مصلا پانی پر بچھا کر پیر نے کہا کہ میں خدا خدا کہتا ہوں اور تو پیر پیر کہہ جب تھوڑی دور گئے تو مرید نے بھی خدا خدا کہا غوطہ کھا کر غرق ہوا پھر پیر پیر کہکر اوپر آیا کسی نے یہ نقل حضرت مہدیؑ کے سامنے بیان کی فرمایا کیوں غرق ہونے نہ دیا وہ خدائے تعالیٰ کی پناہ میں غرق ہوتا تو شہید ہوتا تھا

نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کا وصال

او در پناه حقتعالی غرق شدے شہید شدے
نقلست که وصال حضرت میرانؑ بر بوریا
شد و چہار پائی نبود نقلست که حضرت
میرانؑ بی بی ملکانؓ را فرمودند که شمارا جذبه تا
بوقت موت بماند نقلست که در خانهٔ حضرت
میرانؑ کنیزکے بود چونکه شب شدے او
غائب شدے بی بی زجر کردندے میرانؑ
فرمودند ایں را ہیچ مگوئید زیر عرش رفته آنجا
نماز می گذارد نقلست که بحضور حضرت
میرانؑ یک برادر گفت از جهت نوبت
کوشش می کنند چه متاع ماست که دزداں برند
میرانؑ شنیده فرمودند که آں متاع برود که هرگز
آنرا نیابد نقلست که برادراں پیش میرانؑ
عرض کردند که ابن اعرابی فرمودند که از عرش
تا فرش یک شیٔ است سید محمد گیسو دراز اینجا
فرمودند که ذات النور نور اگر ابن عربی در وقت
من بودے از سر نو مسلمان کردمے حضرت میرانؑ
فرمودند که ابن عربی پہلوانِ توحید بود سید محمد
را کلام او مفهوم نشد سید محمد گیسو دراز پیش او
چوں طفل شیر خواره نقلست میرانؑ را
کسے عرض کرد که ما در شہر می رویم خلق مارا استهزا
می کنند و بد میگویند میرانعلیه السلام فرمودند که
شما نیز بگوئید که حقتعالی طالب ماست و
ما طالب خدا هستیم اگر گویند که چگونه بگوئید که
قوله تعالی یحبهم ویحبونه

بوریے پر ہوا چارپائی نہ تھی نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
بی بی ملکانؓ سے فرمایا کہ تم کو جذبہ وقت موت تک
رہے گا۔ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے گھر میں ایک
کنیز تھی جب رات ہوتی تو وہ غائب ہوجاتی بی بی نے
جھڑک کر اسے کچھ کہا تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا
اسس کو کچھ مت کہو عرش کے نیچے
جاکر وہاں نماز پڑھتی ہے نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک برادر نے
کہا کہ نوبت کے لیے کوشش کرتے ہیں ہماری
کیا پونجی ہے جو چور لے جائیں گے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ پونجی جو چلی جائے گی
تو ہرگز اس کو نہیں پاؤ گے۔ نقل ہے کہ
برادروں نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ
ابن اعرابیؒ نے فرمایا ہے کہ عرش سے فرش
تک سب ایک شئی ہے اور سید محمد گیسو دراز
نے اس جگہ فرمایا ہے کہ نور کی ذات نور ہے
اگر ابن عربی میرے زمانے میں ہوتے تو میں
انکو از سر نو مسلمان کرتا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
ابن عربیؒ پہلوانِ توحید تھے ان کا کلام سید محمد کی
سمجھ میں نہیں آیا سید محمد انکے سامنے طفل شیر خوار
ہیں نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی برادر نے عرض
کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں تو لوگ ہمارا ٹھٹول کرتے
ہیں اور برا کہتے ہیں مہدیؑ نے فرمایا کہ تم بھی کہو کہ
خدا تعالی ہمارا طالب ہے اور ہم خدا کے طالب ہیں
اگر وہ کہیں کہ کس طرح تو کہو کہ خدا تعالی فرماتا ہے

۱۸۴ نقلست حضرت میرانؑ فرمودند که آمدن
بنده بر دلها شده است نه بر کسوت و نه
بر گفتار ۱۸۵ نقلست از اکابران مهاجرؓ که
حضرت میرانؑ کسے را که پسخورده خود دادند
او همان ساعت ترک دنیا کرده صحبت میرانؑ
اختیار کرده ۱۸۶ نقلست که حضرت میران علیه السلام
فرمودند که بینائی بنده را چنانست چنانچه نبی ؑ
را بود آنچنان بصدقهٔ رسولؑ بنده را شده
است بچشم سر و بچشم دل و مو بموی معائنه
شده است ۱۸۷ نقلست که میرانؑ فرمودند که بنده
صدقهٔ فقیران میخورد ۱۸۸ نقلست که حضرت میرانؑ
فرمودند که پرورش بنده از طرف باطن بواسطهٔ
فقیران است ۱۸۹ نقلست که حضرت میرانؑ
فرمودند که مقاماً محمودا ولایت حق تعالی است
۱۹۰ نقلست که میرانؑ در وقت نماز بر یک مصلیٰ
به قید نمی نشستند ۱۹۱ نقلست که حضرت
میرانؑ فرمودند که خلق حقتعالی را می بینند و
نمی شناسند ۱۹۲ نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند
که اصول دین شش چیز است اول ترک دنیا
دوم طلب خدا تعالی سوم ذکر دوام حقتعالی
چهارم عزلت خلق پنجم توکل بر خدا تعالی ششم
منکر مهدی را کافر دانستن و باقی همه فروع
اند ۱۹۳ نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند که فنا
سه نوع است یکے فناء نفس دوم فناء دل
سوم فناء روح روح را بقا است یک

یحبهم ویحبونهٗ (خدا انکو دوست رکھتا ہے اور وہ
۱۸۴ خدا کو دوست رکھتے ہیں) نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بندہ کا آنا دلوں پر ہوا ہے لباس اور گفتار
۱۸۵ پر نہیں نقل ہے اکابرین مہاجرینؓ سے کہ حضرت
مہدیؑ جس کسی کو اپنا پسخوردہ دیتے وہ اُسی وقت
ترک دنیا کر کے حضرتؑ کی صحبت اختیار کرتا تھا
۱۸۶ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بینائی بندہ کو ویسی
ہی ہے جیسی نبیؑ کو تھی رسولؑ کا ایسا صدقہ بندے کو
پہنچا ہے کہ چشم سر چشم دل اور مو بمو سے معائنہ
۱۸۷ ہوا ہے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ
۱۸۸ فقیروں کا صدقہ کھاتا ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ بندے کی پرورش جانب باطن سے
۱۸۹ فقیروں کے واسطے سے ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ مقاماً محمودا حق تعالی کی ولایت ہے
۱۹۰ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نماز کے وقت ایک ہی
۱۹۱ مصلے پر قید کیساتھ نہیں بیٹھتے تھے نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالی کو دیکھتے ہیں اور
۱۹۲ نہیں پہچانتے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
اصول دین چھے چیزیں ہیں پہلی ترک دنیا دوسری
طلب خدا تعالی تیسری ذکر دوام خدا تعالی چوتھی
خلق سے عزلت پانچویں خدا تعالی پر توکل چھٹی
منکر مہدی کو کافر جاننا اور باقی سب فروع ہیں۔
۱۹۳ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ فنا کی تین قسمیں
ہیں ایک فناء نفس دوسری فناء دل تیسری فناء
روح روح کے لئے (فنا کے بعد) بقا ہے،

فنا حق و یک باطل میاں ہر دو چوں فرق کُنید
اگر اضطرار و آزار رسد ہم از خدا داند و طلب
حق زیادت نماید ایں فنا حق است و فنا
باطل حرص زیادہ کند بر غیر **نقلست** کہ
حضرت میرانؑ فرمودند کہ سہ نوع عقل است
عقل نوری و عقل معاد و عقل معاش
نقلست کہ حضرت میرانؑ در نماز بودند
یک برادر شتابی دویدہ آمد میرانؑ برو بسیار
زجر کردہ فرمودند کہ آہستہ چرا نیامدی تا دیگران
را تشویش نہ شدے **نقلست** کہ
حضرت میرانؑ از درختاں جانوران را می پرانیدن
حکم فرمودند چرا کہ از شور ایشاں برادران
از شغل خدا باز می ماند **نقلست** کہ شاہ
مدار چند روز یکجا بودند آنجا خلق بسیار جمع شدے
یک روز بادشاہ آمد و عرض کرد کہ مردمان
شمارا بجائے حقتعالیٰ می پرستند شاہ مدار
بعد شنیدن ایں سخن ہمو نوقت از انجا برخاستہ
رفتند حضرت میرانؑ شنیدہ بزبانِ مبارک
فرمودند کہ درویش را ایں طور ہمت باید ایشاں
مردانِ خدا بودند **نقلست** کہ حضرت
میرانؑ فرمودند ہر کہ امی باشد او را از حقتعالیٰ
علم لدنی عطا شود خواہ امی اصلی بود یا امی جعلی
باشد تا علم لدنی حاصل شود غیر امی را لدنی حاصل
نشود **نقلست** کہ حضرت میرانؑ بحوالہ ملک
گوہرؓ آب گرم کردن فرمودہ بودند یک روز

ایک فناءِ حق ہے اور ایک فناءِ باطل دونوں میں تم کس طرح
فرق کروگے؟ اگر اضطرار اور تکلیف پہنچے تو اس کو
بھی خدا کی طرف سے جانے اور خدا کی طلب میں زیادتی
کرے تو یہ فناءِ حق ہے اور فناءِ باطل میں غیر خدا کی
حرص زیادہ کرے گا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ عقل تین طرح کی ہے عقلِ نوری عقلِ معاد اور عقلِ
معاش **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نماز میں تھے ایک
برادر جلدی سے دوڑ کر آ کر شریک ہوئے حضرت مہدیؑ
نے انکو بہت جھڑک کر فرمایا کہ آہستہ کیوں نہیں آیا کہ
دوسروں کو تشویش ہوتی **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ
درختوں سے پرندوں کو اڑانے کا حکم فرماتے
تھے کیونکہ ان کے شور سے برادر یادِ خدا میں مشغول
نہ ہو سکتے تھے **نقل** ہے کہ شاہ مدارؒ چند روز ایک جگہ
ٹھیرے ہوئے تھے وہاں بہت لوگ جمع ہوتے تھے
ایک روز بادشاہ آیا اور عرض کیا کہ لوگ خدا کی جگہ
آپکی پرستش کرتے ہیں شاہ مدار یہ بات سنتے ہی
اسی وقت وہاں سے اٹھے اور چلے گئے حضرت
مہدیؑ نے سنکر اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ فقیر کو ایسی
ہی ہمت چاہیئے یہی لوگ مردانِ خدا تھے
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص امی
ہو اُس کو حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی (اللہ کی
طرف سے دیا جانیوالا علم) عطا ہوتا ہے خواہ امی
اصلی ہو یا امی جعلی تبھی علم لدنی حاصل ہوتا ہے
غیر امی کو علم لدنی حاصل نہیں ہوتا۔ **نقل** ہے کہ
حضرت مہدیؑ نے پانی گرم کرنے کا کام ملک گوہرؓ

چوب نبود ملک چہارپائی خود را شکستہ سوختند
حضرت میراںؑ این خبر شنیدہ ملکؓ مذکور را
یک سویت زیادہ کردند ملکؓ زاری بسیار
کردہ گفتند کہ حضرت میراںؑ طبیب حاذق
اند مرا کم ہمت یافتہ از نصیب رزق یک
سویت زیادہ کردند بعدہٗ حضرت میراںؑ تسلی
ملک مذکور بسیار کردند ۲۰۰ **نقلست** کہ برادرانِ
دائرہ بیرونِ دائرہ رفتہ بودند در خلوت برائے
ذکر حضرت میراںؑ نیز در انجا رفتہ برادراں را
دیدہ پرسیدند اینجا چرا آمدید عرض نمودند کہ
برائے ذکر آمدیم آنجا کودکاں شور میکنند
فرمودند بہتر است آں شور را تاکید کردن
و از دائرہ بیروں نباید آمد چرا کہ در دائرہ
نگہبانی ہر باب میشود از خدا تعالیٰ بواسطۂ
مرشد ۲۰۱ **نقلست** کہ حضرت میراںؑ در سفر
بودند یکروز پیش برادراں رفتند جائے
بلند استادہ دیدند فقیراں بعقب خود بہ مشقت
بسیار می آیند کسے فرزنداں را بر گردن سوار کردہ
می آید حضرت میراںؑ فرمودند کہ ایشاں از بندہ
چہ گرفتہ اند کہ در صحبت من ایں طور جفا می
کشند ہموں وقت فرمان حقتعالیٰ شد کہ اے
سید محمد از ایشاں بیعت کن کہ ایشاں مقبول
حضرت ما اند حضرت میراںؑ بیعت کردند
دراں سہ صد و سیزدہ مرد ماں بودند امامؑ بر
ایشاں بسیار خوشحال شدند ۲۰۲ **نقلست**

کے حوالہ کیا تھا ایک روز لکڑی نہیں تھی ملکؓ نے اپنی
چارپائی توڑ کر جلادی حضرت مہدیؑ نے یہ خبر سنی ملک
مذکور کو حضرتؑ نے ایک سویت زیادہ دی ملکؓ نے
بہت زاری کی اور کہا کہ حضرت مہدیؑ طبیب حاذق
ہیں مجھے کم ہمت پا کر رزق کے حصہ میں ایک سویت
زیادہ کئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے ملک مذکورؓ
۲۰۰ م کو بہت تسلی دی **نقل** ہے کہ چند برادران دائرہ دائرہ
کے باہر ایک تنہائی کے گوشہ میں ذکر میں مشغول ہونیکے
لئے گئے تھے حضرت مہدیؑ بھی وہاں گئے برادروں
کو دیکھ کر پوچھا کہ یہاں کیوں آئے ہو انھوں نے
عرض کیا کہ ذکر کے لئے آئے ہیں وہاں بچے شور
کرتے ہیں فرمایا انکو اس شور کے بارے میں تاکید کرنا
چاہیئے اور دائرہ کے باہر نہ آنا چاہیئے کیونکہ دائرہ
میں خدا کی طرف سے ہر طرح کی نگہبانی مرشد کے واسطہ
۲۰۱ (ذریعہ) سے ہوتی ہے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ
سفر میں تھے ایک روز آپ سب برادروں کے آگے
چلے گئے تھے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر آپ نے
اپنے پیچھے فقیروں کو دیکھا کہ بہت مشقت اٹھاتے
ہوئے آتے ہیں کسی نے بچوں کو اپنی گردن پر سوار
کرلیا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے
بندے سے کیا لیا ہے جو میری صحبت میں اس طور
سے مصیبت جھیلتے ہیں اسی وقت حق تعالیٰ کا فرمان
ہوا کہ اے سید محمد انکی بیعت لے کیونکہ یہ ہمارے
مقبول ہیں حضرت مہدیؑ نے انکی بیعت لی ان
میں تین سو تیرہ مرد تھے امام علیہ السلام ان پر

سفر خراسان

که حضرت میرانؑ میاں امین محمدؓ را فرمودند بزبانِ
گوجری ٹھنڈی سہاگن **نقلست** که حضرت
میرانؑ فرمودند چونکه وقت نماز شود بنده را
خبر کنید اگر بنده آید خوب وگرنه شما نماز بکنید چرا
که وقتِ فرض فوت نه شود بنده تابعِ وقت
است نه وقت تابعِ بنده هرکه دینِ خدا را تابعِ
خود کند او عندالله ماخوذ گردد **نقلست**
که حضرت میرانؑ در ماهِ رمضان بیمار بودند یک
وقت پرسیدند که چند ماه است برادران عرض
نمودند که ششم ماه فرمودند که مرا فراغ نیست
بر چهارپائی نشانیده در جماعت خانه ببرید
بنده نیت اعتکاف کرده است **نقلست**
که میاں نعمتؓ در جالور به مسجد جامع رفته
اعتکاف نشستند **نقلست** که حضرت میرانؑ
فرمودند که بندهٔ خدا آنجا نشیند که علاقهٔ کسے
نباشد **نقلست** که حضرت میرانؑ فرمودند
که هرکه این شش وقت را ضائع نکند و یاد
خدا دارد حق تعالیٰ جزائے هر روز و شب
او ضائع نکند اول وقتِ فجر تا برآمدن آفتاب
و دوم وقت عصر تا عشا سوم وقتِ رفتن
نزدیکِ زن چہارم وقت خوردن طعام
پنجم وقتِ رفتن حاجت قضا ششم وقت
خسپیدن **نقلست** که امام محمد غزالیؒ بدرگاهِ
حقتعالیٰ عرض نمودند که هیچ عمل بنده بدرگاه تو
قبول است جواب آمد که آرے آنروز نماز فجر

بہت خوشحال ہوئے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے میاں
امین محمدؓ کو گجراتی زبان میں فرمایا ٹھنڈی سہاگن
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جب نماز کا
وقت ہو تو بندے کو خبر کرو اگر بندہ آئے بہتر ورنہ
تم نماز ادا کرلو کیونکہ فرض کا وقت فوت ہونے نہ
دیں، بندہ وقت کا تابع ہے وقت بندے کا
تابع نہیں جو شخص دینِ خدا کو اپنا تابع کرے وہ
خدا کے پاس پکڑا جائیگا **نقل** ہے کہ حضرت
مہدیؑ رمضان کے مہینے میں بیمار تھے ایک وقت
حضرتؑ نے پوچھا کہ چاند کی کتنی تاریخ ہے برادروں
نے عرض کیا چھٹے تاریخ ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ
مجھے صحت نہیں ہے چارپائی پر بٹھا کر جماعت خانے میں لے چلو
بندے نے اعتکاف کی نیت کی ہے **نقل** ہے کہ
میاں نعمتؓ جالور میں جامع مسجد جاکر اعتکاف میں
بیٹھے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندۂ خدا ایسی
جگہ بیٹھے جہاں کسی کا علاقہ نہ ہو (اعتراض نہ ہو) **نقل** ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص ان چھ وقتوں کو
ضائع نہ کرے اور خدا تعالیٰ کی یاد قائم رکھے خدا تعالیٰ
اس کے دن اور رات کو ضائع نہیں کریگا پہلا وقتِ
فجر آفتاب نکلنے تک دوسرا وقت عصر سے عشا تک
تیسرا عورت کے نزدیک جانے کے وقت چوتھا
کھانے کا وقت پانچواں قضاء حاجت کو جانے
کا وقت چھٹا سونے کا وقت **نقل** ہے کہ امام
محمد غزالیؒ نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کی کہ
اے بار خدا کوئی عمل اس بندے کا تیری درگاہ

کہ پس بندہ من گذاردی آں قبول است
۲۰۹ **نقلست** کہ امام اعظمؒ بدرگاہ حقتعالےٰ
مناجات کردند کہ الٰہی چیزے عمل بندہ در
درگاہِ تو قبول است جواب آمد آں روز
کہ بادشاہ براے ملاقات تو آمدہ بود
ملاقات او کردن تاخیر کردی چراکہ تو چیزے
نوشتہ بودی مگس بر قلم تو نشستہ بود تو صبر
کردی تا کہ او بہرۂ خود گرفت آں عمل
تو بدرگاہ من قبول است ۲۱۰ **نقلست** کہ یک
اولیاء اللہ وفات یافت دیگر اولیاء اللہ
درخواب دیدہ پرسیدند کہ با تو حقتعالیٰ
چہ کرد آں گفت چوں من بحضور رفتم جواب
آمد بیک عمل ترا نجات دادم کہ گاہے
حق را بباطل نیامیختی ۲۱۱ **نقلست** کہ بی بی
رابعہ را کسے گفت کہ شمارا مشقت بسیار
می گذرد از موافقاں چیزے بخواہید
بی بی رابعہ گفتند حاجت نیست نیز گفت از
حقتعالیٰ چیزے طلب نمائید باز گفتند کہ من
از حقتعالیٰ عہد کردہ ام کہ طلب دنیا نکنم
۲۱۲ **نقلست** کہ خواجہ جنیدؒ فرمودند کسیکہ راہ
حقتعالیٰ اختیار کند باید کہ ایں ہردو ہلال
بدست گیرد یعنی در دست راست کلام
خدا و در دستِ چپ حدیث نبوی تا در
ظلمات بدعت و شبہت نیفتد راست
رود خدا ایرا حاصل کند اگر ایں ہردو ہدا

میں قبول ہوا ہے جواب آیا کہ ہاں اُس روز ایک نماز
فجر جو تو نے میرے بندے کے پیچھے ادا کی وہ قبول
۲۰۹ ہوئی **نقل** ہے کہ امام اعظمؒ نے خدا تعالیٰ کی درگاہ
میں مناجات کی کہ الٰہی کچھ عمل اس بندے کا تیری درگاہ
میں قبول ہوا ہے تو جواب آیا کہ جس روز بادشاہ تیری
ملاقات کے لیے آیا تھا اس سے ملنے میں تو نے
دیری کی کیونکہ اس وقت تو کچھ لکھ رہا تھا اور
مکھی قلم پر بیٹھی ہوئی تھی تو نے توقف کیا تا کہ وہ
اپنا حصہ لیلے تیرا وہ عمل میری درگاہ میں مقبول ہے
۲۱۰ **نقل** ہے کہ ایک اولیاء اللہ کی وفات ہوئی
دوسرے اولیاء اللہ نے انکو خواب میں دیکھا اور
پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا انہوں
نے کہا جب میں حضور میں گیا تو جواب آیا کہ ہم
نے تجھے ایک عمل سے نجات دی کہ کبھی تو نے
۲۱۱ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملایا **نقل** ہے کہ بی بی
رابعہ کو کسی نے کہا کہ تم پر بہت مشقت گذرتی ہے
اپنے موافقین سے کچھ مانگو بی بی رابعہ نے
کہا حاجت نہیں ہے پھر اس نے کہا کہ خدا
تعالیٰ سے کچھ مانگو تو بی بیؒ نے کہا میں خدا تعالیٰ
سے عہد کر چکی ہوں کہ دنیا کی کوئی چیز طلب نہ کرونگی
۲۱۲ **نقل** ہے کہ خواجہ جنیدؒ نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ
کا راستہ اختیار کرلے اس کو چاہیئے کہ دو ہلال اپنے
ہاتھوں میں لے یعنے سیدھے ہاتھ میں کلام خدا اور
بائیں ہاتھ میں حدیث نبوی تا کہ بدعت اور
شبہات کی تاریکی میں نہ گرے سیدھا چلا جائے

ترک دہد تا در ظلمت بدعت وشبہت افتد
گمراہ شود ہرگز بمقصود نرسد **نقلست** کہ
یک اولیاء اللہ فرمودند کہ فرق میکنم میان حلال
خورندہ وحرام خورندہ یاراں پرسیدند چوں معلوم
میشود فرمودند ہرکہ شب وروز دریاد حق تعالیٰ
باشد آں حلال خورندہ است ہرکہ نیست او
حرام خورندہ است چراکہ حلال خوانندہ در
یاد حق تعالیٰ بمیرد وحرام خورندہ از یاد حق
غافل بمیرد آں مردود است **نقلست**
کہ یک طالب بعد از سہ فاقہ از حجرہ بیروں
آمد وسوال کرد سگ نیز باو دنبال کرد
طالب گفت کہ ہرچہ بدست آید نیمہ ترا دہم
کسے یک نان داد نیم نان پیش سگ نہاد سگ
را حق تعالیٰ زبان داد گفت کہ از دست
کم ہمت چہ نان بخورم طالب گفت من کم
ہمت ام سگ گفت آرے چراکہ من بعد
از ہفت فاقہ از در مخلوق بیروں نیامدم و تو
در سہ فاقہ از در خالق بیروں آمدی **نقلست**
کہ کسے اولیاء اللہ را پرسید کہ بسیار عبادت
میکنم ہیچ نمی بینم فرمودند کہ خدائے تو بدست
تو آمدہ است ہشیار باش یعنے عمل از
دست مگذار کہ کشائش شود **نقلست**
کہ یک بندۂ خدا بسیار مشقت کردے بر خار
خسپیدے چند شبانہ روز اورا ہیچ کشائش
نہ شد مرشد را گفت کہ مرا ہیچ کشائش نمی

اور خدا کو حاصل کرے اگر ان دونو کو چھوڑ دیگا
تو بدعت اور شبہات کی تاریکی میں گر کر گمراہ ہوگا اور
ہرگز مقصود کو نہ پہنچے گا **نقل** ہے کہ ایک اولیاء اللہ
نے فرمایا کہ میں حلال خور اور حرام خور کے درمیان فرق
کرتا ہوں ساتھیوں نے پوچھا کیسے معلوم ہوسکتا ہے
فرمایا جو شخص رات اور دن خدا تعالیٰ کی یاد
میں رہتا ہے وہ حلال رزق کھانیوالا ہے اور جو
ایسا نہیں ہے وہ حرام کھانیوالا ہے کیونکہ حلال
رزق کھانیوالا ہی خدا تعالیٰ کی یاد میں مرتا ہے
اور حرام کھانے والا یاد خدا سے غافل ہوکر مرتا
ہے وہ مردود ہی **نقل** ہی کہ ایک طالب خدا تین فاقوں
کے بعد حجرے کے باہر نکلا اور سوال کیا ایک کتا بھی
اس کے پیچھے چلنے لگا طالب نے کہا جو کچھ ملے گا اس
میں سے آدھا تجھے دوں گا کسی نے ایک روٹی دی تو
آدھی روٹی اس نے کتے کو ڈالدی کتے کو خدا نے
زبان دی اس نے کہا کم ہمت کے ہاتھ کی روٹی کیا
کھاؤں طالب نے کہا میں کم ہمت ہوں کتے نے کہا ہاں
کیونکہ میں سات فاقوں کے بعد بھی مخلوق کے دروازے
سے نہیں نکلا اور تو تین ہی فاقوں میں خالق کے دروازے
سے نکل گیا **نقل** ہی کسی نے ایک اولیاء اللہ سے کہا
کہ بہت عبادت کرتا ہوں لیکن کچھ دیکھتا نہیں ہوں
فرمایا خدا تجھے مل گیا ہے تو ہوشیار رہ یعنی عمل ہاتھ سے
جانے نہ دے تو تجھے کشائش ہوگی **نقل** ہی ایک
بندۂ خدا بہت مشقت اٹھاتا تھا کانٹوں پر سوتا تھا
کئی رات دن اس کو کوئی کشائش نہیں ہوئی مرشد

شو و مرشد همه احوال او پرسیده حکم کرد که امشب
بر نهالی بخسپ او همچنان کرد فتحیاب شد
نقلست که میرانؑ فرمودند که نفس لوامه
نفس محمدؐ است راوی این نقل میاں یوسف
مهاجرؓ نقلست که حضرت میرانؑ در
حق یکے فرمودند که نیک است و بعد از
چند روز فرمودند که بد است یاران عرض
نمودند که میرانجی در حق این اول نیک فرموده
بودید اکنون اینچنین چرا می فرمایند بزبان مبارک
خویش فرمودند که اول در حق او کلام حقتعالی نیک
فرموده بود من نیک فرمودم اکنون کلام خدا او را
بد میگوید ما نیز بد حکم میکنم من چه کنم نقلست
که همه مهاجرانؓ فرمودند که اگر ما کسے را بگوییم
که نیک است اگر از حقتعالی معلوم کرده بگوییم
اینطور که عاقبت او بخیر است آں بشارت
است و گرنه مشکل نقلست که مهدیؑ عود
فرمودند دل هر که بجائے متعلق نه شود یاد حق قرار
گیرد و گرنه نگیرد نقلست که حضرت میرانؑ
بر زانوے میاں سید سلام اللہؓ سر نهاده بسیار
زاری میکردند میاں مذکور عرض نمودند که میرانجیو
اینطور زاری چرا است فرمودند که هژده سال
شد که دو دم برابر نیستند اینک یکدم سیر
تا عرش و دیگر دم تا تحت الثری هنوز حق
تعالی باقیست ازیں سبب زاری میکنم
نقلست که در راه خراسان یک

سے کہا کہ مجھکو کوئی کشائش نہیں ہوتی ہے (کوئی
بھید نہیں کھلتا ہے) مرشد نے اس کا تمام احوال پوچھا
اور حکم دیا کہ آج رات کو نہالی پر سو اس نے ویسا
ہی کیا تو اس کو کشائش حاصل ہوئی نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا نفس لوامہ نفس محمدؐ ہے اس نقل کے
راوی میاں یوسفؓ مہاجر ہیں نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ نے ایک شخص کے حق میں فرمایا کہ نیک ہے چند
روز کے بعد اسی کو فرمایا کہ بد ہے صحابہؓ نے عرض کیا
کہ میرانجی نے اس شخص کے حق میں اس سے پہلے فرمایا
تھا کہ نیک ہے اب اس طرح کس لئے فرماتے ہیں حضرت
مہدیؑ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ پہلے اس کو
کلام خدا نے نیک فرمایا تھا میں نے بھی نیک کہا اب
کلام خدا اس کو بد کہتا ہے تو ہم بھی بد کہتے ہیں ہم
کیا کریں نقل ہے کہ تمام مہاجرینؓ مہدیؑ نے فرمایا کہ
ہم اگر کسی کی نسبت کہیں کہ نیک ہے تو اگر حقتعالیٰ
سے معلوم کر کے اس طرح کہیں کہ اسکی عاقبت بخیر ہے تو
وہ بشارت ہے ورنہ مشکل ہے نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا دل کسی جگہ لگا
ہوا نہو یاد خدا سے قرار لے گا ورنہ نہیں لے گا
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ میاں سید سلامؓ کے زانو
پر سر رکھکر لیٹے ہوئے بہت زاری فرمارہے تھے
میاں مذکورؓ نے عرض کیا میرانجی اس طرح زاری کس
لئے ہے فرمایا کہ اٹھارہ سال ہوئے کہ دو سانس
برابر نہیں ہیں ایک سانس کی سیر عرش تک دوسری کی
سیر تحت الثریٰ تک ہے ابھی حقتعالیٰ (کی

مجذوب پیش حضرت میرانؑ آمد و بینی خود
سوراخ کرده در رسن انداخته حضرت میرانؑ
پرسیدند که این چیست او گفت چون هستی من
در فرمان من آمد این طور کردیم میرانؑ فرمودند
که این طور فعل هیچ نیست اے مجذوب
تمام ذات را گداخته باید و این رسن دور باید
کرد چون رسن را بیرون کرد بعده سوال کرد
که مهدیِ موعودؑ را هیچ پوشیده نیست
تا ذات الله چگونه است بفرمائید میرانؑ
فرمودند که ذات الله در بیان نیاید صفت در
بیان آید فاما لذت بینائی میگویم بشنو فرمودند
اگر کسے را هزار سال رسن در پا کرده بر تمام
روے زمین بگردانند و آنرا بینائیِ حقتعالیٰ
بمقدار سوراخ سوزن حاصل شود او را چندان
لذت دہد که او بگوید که دو هزار سال همین طور
بگردانند که ازین زیاده راحت حاصل شود
نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند که از
پیش طالب حقتعالیٰ کجا خواهد رفت یعنی
طالب باید حقتعالیٰ خود حاصل شود **نقلست**
که از حضرت میرانؑ کسے عرض کرد که مهدیؑ
را قبول کردن ما را شک می آید حضرت میرانؑ
فرمودند که یک هفته در خلوت رفته یادِ حقتعالیٰ
بکن هر چه حق است معلوم خواهد شد چونکه یاد
حق کرد او را از حق معلوم شد پیش حضرت
میرانؑ آمده گفت که این ذات مهدی موعود

طلب) باقی ہے اسی سبب سے زاری کرتا ہوں **نقل ہے**
کہ خراسان کے راستے میں ایک مجذوب حضرت مہدیؑ
کے سامنے آیا وہ اپنی ناک میں سوراخ کرکے
رسی ڈالا ہوا تھا حضرت مہدیؑ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے
اُس نے کہا جب میری ہستی (میری نفسانیت)
میرے قابو میں آگئی تو میں نے ایسا کیا ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ نہیں ہے اے
مجذوب تمام ذات کو پگھلا دینا چاہیئے اور اس رسی کو
دور کرنا چاہیئے جب اس نے رسی دور کی اس کے
بعد سوال کیا کہ مہدی موعود سے کوئی بات پوشیدہ نہیں
ہے اللہ کی ذات کیسی ہے بیان فرمائیے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ اللہ کی ذات بیان میں نہیں آتی صفت
بیان میں آتی ہے لیکن اللہ کی بینائی کی لذت
بیان کرتا ہوں سنو پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر
کسی شخص کے پاؤں میں رسی باندھ کر تمام روئے
زمین پر ایک ہزار سال تک گردش دیں اور اس کو حقتعالیٰ
کی بینائی سوئی کے ناکہ کی مقدار میں حاصل ہو تو اسی
قدر بینائی اس کو اتنی لذت دیگی کہ وہ کہے گا کہ دو
ہزار سال اسی طرح پھراؤ تاکہ اس سے زیادہ راحت حاصل ہو
نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ طالب کے سامنے
سے حقتعالیٰ کہاں جائیگا یعنے طالب ہونا چاہئے خدائے
تعالیٰ خود حاصل ہوتا ہے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ سے
کسی نے عرض کیا کہ مہدی کو قبول کرنے میں ہم کو شک
آتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ایک ہفتہ خلوت
میں رہ کر خدا تعالیٰ کو یاد کر جو کچھ حق ہے معلوم ہو جائیگا

حق است **نقلست** کہ پیش حضرت میرانؑ
کسے عرض کرد کہ حضرت عثمان رضؓ را مال بسیار
بود فرمودند کہ برابر عثمانؓ شوید و مال بدارید
عثمان مالِ خود را در راہِ حق تعالیٰ بذل کرد
نقلست ہر وقت کہ حضرت میرانؑ را
مخالفاں بدر میکردند ہر چہ درخانہ بودے
ہمانجا میگذاشتند سے ہیچ التفات نمی
کردند **نقلست** کہ مہاجرانؓ حضرت میرانؑ
را عرض نمودند کہ پس از خوندکار در مقبرہ باشیم
فرمودند کہ بعد از دفنِ من مرا در مقبرہ
بہ بینید اگر بندہ در مقبرہ باشیم مہدی موعود
نباشیم **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند
بے ڈھنگاں را نباید کہ بر شاخی کہ بہ نشنند
آنرا بہ برند **نقلست** کہ حضرت میرانؑ
دریک جا در گنبد بودند و ہفدہ افراد آنجا
بودند نام یکدیگر ندانستند مشغول درذکر خدای
تعالیٰ ایں طور بودند **نقلست** کہ حضرت
میرانؑ فرمودند کہ صفت بہشت و دوزخ
در مردمانست ہر کرا حرص جز حق زیادہ بود
او دوزخیست و ہر کرا قناعت است
او بہشتی **نقلست** کہ میانسید خوندمیر رضؓ
میانسید محمود حسین ولایت رضؓ را فرمودند کہ
اے سیدان انچہ عطا دہبا و صدقہ مہدی موعودؑ
از خدا ما را می رسد و قسمت شما را دیگ
ہمہ را **نقلست** کہ میانسید شہاب الدین

جب اُس نے یادِ حق کی اس کو حق سے معلوم ہوا حضرت
مہدیؑ کے حضور میں آکر کہا کہ یہی ذات مہدی موعود
حق ہی **نقل** ہی کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں کسی نے
عرض کیا کہ حضرت عثمانؓ کے پاس مال بہت تھا حضرتؑ
نے فرمایا کہ عثمانؓ کے برابر ہو جاؤ اور مال رکھو عثمانؓ
نے اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کیا **نقل** ہے کہ جس کسی
وقت مخالفین حضرت مہدیؑ کا اخراج کرتے تھے
جو کچھہ گھر میں ہوتا حضرتؑ اس کو وہیں چھوڑ دیتے اور
اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرماتے تھے **نقل** ہے
کہ مہاجرین (صحابہؓ) نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا
کہ ہم خوندکار کے بعد مقبرہ کے پاس ہیں گے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ مجھے دفن کرنے کے بعد مقبرہ میں
مجھکو دیکھو اگر بندہ مقبرہ میں ہا تو مہدی موعود ہنو گا
نقل ہی کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بے ڈھنگوں کو
نہیں چاہیئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اُسی کو کاٹیں
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ ایک جگہ ایک گنبد میں
اُترے تھے وہاں سترہ آدمی تھے انھوں نے ایک دوسرے
کا نام نہیں جانا خدا تعالیٰ کی یاد میں اس طرح مشغول
تھے۔ **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا بہشت
اور دوزخ کی صفت لوگوں میں موجود ہے جس کسی
کو غیر اللہ کی حرص زیادہ ہو وہ دوزخی ہے
اور جس کو قناعت حاصل ہے وہ بہشتی ہے
نقل ہے کہ میانسید خوندمیرؓ نے میانسید محمود حسین ولایتؓ
کو فرمایا کہ اے سیدان مہدی موعودؑ کا صدقہ جو کچھہ ہم
کو خدا کی بخشش اور عطا سے پہنچتا ہے اسکے

۲۳۱ شہاب الحق رض فرمودند کہ عجب می آید کسیکہ
غیبت سید نجی میکند روے او سیاہ نمی شود
۲۳۲ نقلست میانسید خوندمیر رض با دائرہ بکعبۃ اللہ
۲۳۲ رفتہ بودند فرمان حقتعالی شد کہ اے سید خوندمیر
بعضے مرداں ہمراہ تو آمدہ اند چونکہ در کعبہ رسیدند
ہر چہ کالا ایشاں بود بہ بہای آنجا می فروختند
میانؑ یاراں را زجر کردند یاراں عرض نمودند
کہ اینجا گرانیست میانؑ فرمودند ما براے حج
آمدیم نہ براۓ سوداگری آخر یاراں ازاں
۲۳۳ عمل باز آمدند نقلست کہ کسے از میانسید خوندمیر رض
عرض کرد کہ فلاں موافق است ہر کہ پیش او
۲۳۳ می رود تعظیم تمام میدارد میاں فرمودند اگر
او را تعظیم براۓ خدا بودے تارہ گوشہ نشین
را تعظیم کردے تعظیم ظاہری علامت منافقان
است کہ بندگان خدا تعالی را بظاہر خوار
۲۳۴ میکنند نقلست کہ روز جمعہ زنان دائرہ
۲۳۴ درخانۂ میاں نعمت رض آمدند براۓ بیان
شنیدن بی بی برنخاستند میانؑ را خبر شد
فرمودند چرا برنخاستند بی بی گفتند در آنوقت
فرزند را شیر میدادم میانؑ فرمودند ازاں سبب
ایں فرزند را حقتعالی بردارد در ہفتہ دوم وصال
۲۳۵ آں فرزند گشت نقلست کہ پیش از
رحلت میانسید شہاب الدین میاں سید محمود
۲۳۵ معاملہ دیدند کہ بندگیمیانسید خوندمیر رض استادہ
اند وبارگاہ طلبیدہ قیام می کنند و یک طناب

دو حصے تمہارے لئے ہیں اور ایک حصہ سب کے لئے نقل
ہے کہ میانسید شہاب الدین شہاب الحق رض نے فرمایا کہ مجھے
تعجب ہوتا ہے کہ کوئی شخص سید نجی کی غیبت کرتا ہے
تو اس کا منہ کالا کیوں نہیں ہوتا نقل ہے میانسید خوندمیر رض
دائرے کیساتھ کعبۃ اللہ گئے تھے وہاں حقتعالی کی جانب
سے معلوم ہوا کہ اے سید خوندمیر بعض لوگ تیرے ساتھ
آئے ہیں جب وہ کعبہ پہنچے تو جو کچھ ان کا سامان تھا
وہاں کے نرخ سے انھوں نے فروخت کیا ہے میانؑ نے
اپنے ساتھیوں کو سرزنش کی انھوں نے عرض کیا کہ
یہاں گرانی ہے میانؑ نے فرمایا ہم حج کیلئے آئے ہیں
نہ کہ سوداگری کے لئے آخر میانؑ کے ہمراہی اس کام
سے باز آئے نقل ہے کہ میاں سید خوندمیر رض سے کسی نے
عرض کیا کہ فلاں شخص موافق مہدی ہے جو کوئی (بندۂ
خدا) اسکے پاس جاتا ہے وہ اوسکی بہت تعظیم کرتا ہے میانؑ
نے فرمایا اگر اس کی تعظیم خدا کیواسطے ہوتی تو وہ گوشہ
نشینوں کی تعظیم کرتا، ظاہری تعظیم منافقوں کی علامت
ہے جو بندگان خدا کو علانیہ ذلیل کرتے ہیں نقل ہے
کہ جمعہ کے روز دائرے کی عورتیں میاں نعمت رض کے
گھر میں بیان قرآن سننے کے لئے آئیں بی بی (تعظیم
کے لئے) نہیں اٹھیں میانؑ کو خبر ہوئی فرمایا کیوں نہیں
اٹھیں بی بی نے کہا اس وقت بچے کو دودھ پلا رہی
تھی میانؑ نے فرمایا اسی وجہ سے اس فرزند کو حقتعالی
اٹھا لے گا، دوسرے ہفتہ ہی میں اس فرزند کا وصال
ہوا نقل ہے کہ میاں سید شہاب الدین رض کی رحلت
سے پہلے میانسید محمود رض نے معاملہ دیکھا کہ بندگیمیانسید خوندمیر رض

بدستِ خویش گرفتہ اند وبعضے مہاجران و اکثر طالبان حاضر
شدہ اند و یک یک طناب ہر یک بدستِ خود گرفتہ
اند و آں خیمہ بالای سر میانسید محمود سایہ میکردند و فرشتگان
طبقہا و جامہا آوردہ و میانسید محمود را پوشانند بعد ازاں سید
السادات منبع السعادات واصل الحق
سید الشہدا وزیر خاتم الاولیا قائم مقامِ
محمد مصطفیٰ و مہدیِ مجتبیٰ وارث علم الکتاب
والایمانؓ صدیقِ ولایت صاحبِ آوان
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ ایں تشریف
شما را از حق تعالیٰ اعطا شدہ است ہر جا کہ
خواہید بدہید **نقلست** کہ میراں سید محمود
ثانی مہدیؓ بزبان مبارک خویش میانسید محمود
حسین ولایت را فرمودند کہ مقام ایں فرزند
بمقام میانسید اجملؓ است و نیز فرمودند کہ
بھائی سید خوندمیر در خانۂ شما آمدیم می
بنیم کہ چوں رعایت ۔ باشد بعدہٗ میانسید خوندمیرؓ
بزبان مبارک خود فرمودند چنانکہ رعایت
با حضرت میرانعلیہ السلام کنیم ایچنیں کنیم
نقلست کہ بندگی ملکؓ راکسے پرسید
کہ باڑ چہ چیز است فرمودند باڑ آنست
کہ خارہا استادہ کردہ اند باز سوال کردند
اگر کسے در باڑہ بمیرد مومن باشد بندگی ملک
الہداد شاہد ہدیٰ مرد ربانی مبشر حضرت
میرانؑ فرمودند کہ مومن حقیقی باشد **نقلست**
از بندگی ملک الہداد شاہد ہدیٰؓ کہ حضرت

آ کر کھڑے ہیں اور ڈیرہ منگا کر نصب فرماتے ہیں
اسکی ایک رسی اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور بعض
مہاجرین اور اکثر طالبانِ خدا حاضر ہوئے ہیں اور ایک
ایک رسی ہر ایک نے اپنے ہاتھ میں لی ہے اور اس
خیمہ کا سایہ میاں سید محمود کے سر پر کئے ہیں اور
فرشتے کئی طبق اور جوڑے لائے ہیں میانسید محمود کو
پہناتے ہیں اس کے بعد سید السادات منبع السادات
واصل الحق سید الشہدا صاحبِ دوراں بندگی میاں
سید خوندمیرؓ وزیر خاتم الاولیا قائم مقام محمد مصطفیٰ مہدی
مجتبیٰ وارث علم الکتاب والایمانؓ نے فرمایا کہ یہ
٢٣٦ خلعت تمکو حق تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہے
جسے چاہو دو **نقل** ہے کہ (میانسید خوندمیرؓ نے
خواب میں دیکھا) کہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے اپنی
زبانِ مبارک سے میانسید محمود حسین ولایتؓ کی نسبت
فرمایا کہ اس فرزند کا مقام میاں سید اجملؓ کا مقام
ہے نیز فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر ہم تمہارے گھر آتے
ہیں دیکھیں گے کہ ہماری رعایت کیسی ہوتی ہے اس
کے بعد میانسید خوندمیرؓ نے اپنی زبانِ مبارک سے
٢٣٧ فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کی جیسی تعظیم کرتے ہیں ویسی آپکی
تعظیم کرینگے **نقل** ہے کہ بندگی ملک الہدادؓ سے
کسی نے پوچھا کہ باڑہ کیا چیز ہے فرمایا باڑ وہی ہے
جو کانٹے نصب کئے ہیں پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص
باڑ میں مرجائے تو مومن ہوتا ہے بندگی ملک الہداد
٢٣٨ شاہد ہدیٰ مرد ربانیؓ مبشر حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ مومن حقیقی ہے **نقل** ہے بندگی ملک الہداد

نبیؑ را در آخر سہ سال سیر ولایت بود
دراں وقت ایں فرمان و ایں آیتہا نازل شد
قولہ تعالیٰ واذکر ربک فی نفسک
ایضاً ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃً تا
من المحسنین ایضاً واذکر ربک
اذا نسیت بدیں مانند آیتہا نازل شد
نقلست ۲۳۹ کہ بندگی ملکؓ را خطرہ آمدہ بود
کہ راہ حق چوں اختیار کنیم نفس و ہویٰ ایذا
می رسانند یک روز نفس و ہویٰ حضور ملک
آمدہ گفتند کہ ما ہر دو مطیع شدیم بعدہٗ بندگی
ملکؓ راہ حق اختیار کردند **نقلست** ۲۴۰ کہ
بندگی میاںؓ را بندگی ملک گفتند کہ فرزنداں
خود را علم بیاموزید میاںؓ فرمودند اگر علم مقدار
نماز درست شود بس است ہر کہ علم خواند و
عشق ندارد بخیل و نامرد شود **نقلست** ۲۴۱ از
موضع بنیب کہ میاں دلاورؓ درانجا بودند و
میاں ملک جیوؓ در سالہ و میاں نعمتؓ
در کاہک و میاں لاڈؓ و میاں نظامؓ در
رادھن پور و میاں رفیعؓ نیز در راہ رادھن پور
بودند و میاں سید خوندمیرؓ در پٹن بودند ہمہ یکجا شدہ
سوال و جواب کردند نقل بیرم گاؤں ایں
نیست ایں نقل دیگر است آخر ہمہ در
بنیب آمدہ یکجا شدہ بودند و در موضع بیرم
گاؤں جمیع مہاجرانؓ جمع شدہ بودند دراں
زماں فتح خاں بڑو ملک بخن را گفت کہ ہمہ

شاہد ہدیٰ ہے کہ حضرت نبی علیہ السلام کو آخری تین
سال ولایت کی سیر تھی اسی زمانہ میں یہ فرمان اور
یہ آیتیں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ کا قول اور یاد کر اپنے
رب کو اپنے جی میں ایضاً پکارو اپنے رب کو عجز کے
ساتھ اور خوف کے ساتھ یہ آیت من المحسنین
تک ہے ایضاً اور یاد کر اپنے رب کو جب تو بھول
جائے اسی کے مانند آیتیں نازل ہوئیں **نقل** ہے
کہ بندگی ملک الہدادؓ کو خطرہ آیا تھا کہ حقتعالیٰ کا راستہ
کیسے اختیار کروں نفس اور ہویٰ (خواہش نفس) ستاتے
ہیں ایک روز نفس اور ہویٰ دونوں نے ملکؓ کے
حضور میں آ کر کہا کہ ہم دونو آپکے تابع ہو چکے ہیں اسکے
بعد بندگی ملکؓ نے حق تعالیٰ کا راستہ اختیار کیا۔
نقل ہے کہ بندگی میاںؓ سے بندگی ملک الہدادؓ نے
عرض کیا کہ اپنے فرزندوں کو علم سکھلائیے میاںؓ نے
فرمایا اگر علم نماز کی درستی کی مقدار میں ہو تو بس ہے جو
کوئی علم پڑھتا ہے اور عشق خدا نہیں رکھتا بخیل اور
نامرد ہوتا ہے **نقل** ہے موضع بنیب کی کہ میاں
دلاورؓ وہاں تھے اور میاں ملک جیؓ سالہ میں میاں
نعمتؓ کاہک میں میاں لاڈؓ اور میاں نظامؓ
رادھن پور میں تھے اور میاں رفیعؓ بھی رادھن پور
کے راستہ میں تھے اور میاں سید خوندمیرؓ پٹن میں تھے
تمام ایک جگہ ہو کر سوال و جواب کئے تھے بیرم گاؤں
کی نقل یہ نہیں ہے یہ نقل دوسری ہے آخر سب موضع بنیب
میں آ کر ایک جگہ ہوئے تھے اور موضع بیرم گاؤں میں
تمام مہاجرینؓ جمع ہوئے تھے اس زمانے میں فتح خاں

مہاجراں جمع اند و تمام علماء نیز قریب اند مارا
ازیں سبب بسیار خوشی است کہ جملہ مہاجراں
و علما یکجا شدہ مباحثہ در ثبوت مہدیت
مہدی موعودؑ بکنند و علما شرمندہ و رسوا شوند
بنا براں ملک بخن را فرستادہ و در دل او
ایں بود کہ چہ خوب باشد کہ مہاجراں الزام
خورند ملک مذکور با نامہ نزد بندگی میاں
سید خوندمیرؓ آمدند میاںؓ فرمودند کہ شما بعد از
ظہر پیش جماعت مہاجراں ایں کتابت
بیارید چوں ملک بخن بعد ظہر کتابت آوردند
میاںؓ فرمودند کہ پیش میاں نظامؓ بدارید چونکہ
بندگی میاں نظامؓ خواندند میاںؓ فرمودند کہ
بھائی نظام دریں چہ نوشتہ است میاں نظامؓ
آنچہ نوشتہ بود من وعن بیان نمودند میاںؓ
فرمودند کہ دریں معنی در خواطر چہ می آید ہمہ کس
گفتند کہ ما بر نام مہدیؑ سر خود باختہ ایم زہے
طالع بلند و بسیار خوب است خواہیم رفت
بعدہٗ بندگی میاںؓ فرمودند کہ ایں سخن میاں یکدیگر
می کنند اما مدعی را یک کس سخن باید گفت بعدہٗ
ہمہ کس گفتند میاں نظامؓ بگویند براں مذکور میاںؓ
فرمودند خوب است میاں نظام شما چہ می
گوئید دراں مجلس بگویند فرمودند کہ بندہ
از معلومات خدا سخن کند میاں فرمودند آرے
از معلومات شما را تحقیق است ہیچ شک
نیست اما مدعی را ازیں خاطر نشاں نخواہد شد

نے ملک بخنؓ سے کہا کہ تمام مہاجرین جمع ہیں اور تمام
علماء بھی قریب ہیں ہم کو اسی سبب سے بڑی خوشی ہے
کہ تمام مہاجرین اور علماء ایک جگہ ہو کر مہدیِ موعودؑ
کے ثبوت مہدیت کی بحث کریں گے اور علما شرمندہ
اور رسوا ہونگے اس بنا پر ملک بخن کو اس نے
بھیجا اور اس کے دل میں یہ بات تھی کہ کیا خوب
ہوگا کہ مہاجرین الزام پائیں ملک مذکور اس کا
خط لیکر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پاس آئے
میاںؓ نے فرمایا کہ تم نمازِ ظہر کے بعد مہاجرین کی جماعت
میں یہ خط لاؤ جب ملک بخن ظہر کے بعد خط لائے
تو میاںؓ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ کے سامنے رکھو
جب بندگی میاں نظامؓ پڑھ چکے تو میاںؓ نے فرمایا کہ بھائی
نظام اس خط میں کیا لکھا ہے میاں نظامؓ نے جو کچھ
مرقوم تھا ابتداء سے آخر تک بیان کیا میاںؓ نے
فرمایا اس معاملہ میں آپکے دلوں میں کیا بات آتی ہے
سب نے کہا ہم نام مہدیؑ پر سر دینے کے لئے حاضر
ہیں زہے بلندیِ قسمت بہت خوب ہے ہم جائینگے
اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ ہماری آپس کی
گفتگو ہے لیکن مدعی سے تو ایک ہی شخص کو بات
کرنی چاہئے اس کے بعد سب نے کہا کہ میاں نظامؓ
گفتگو کریں اس پر میاںؓ نے فرمایا بہتر ہے پھر میاں
نظامؓ سے بندگی میاںؓ نے پوچھا کہ آپ اُس مجلس میں
کیا کہیں گے بتلائیے میاں نظامؓ نے فرمایا کہ بندہ
معلومات خدا سے بات کریگا میاںؓ نے فرمایا ہاں آپ
کے معلومات سے ہمارے لئے تحقیق ہے کوئی

میاں نظامؓ فرمودند نزد ما ہمین است بعدہٗ بندگی میاں نعمتؓ راپرسیدند ایشاں فرمودند کہ بندہ از احادیث رسولؐ ثابت کند میاںؓ فرمودند کہ در حدیثہا تعارض بسیار است شما یک حدیث خوانید اوشاں دو حدیث خوانند و شما دو بخوانید اوشاں چہار خوانند حجت قطعی توقیع نیست پس میاں نعمتؓ گفتند کہ نزد ما ہمین است بعد ازاں میاں ولاورؓ راپرسیدند ایشاں فرمودند کہ ما از اشارات کلیہ ثابت کنیم مہدیت مہدیؑ میاںؓ فرمودند ایں سخن مقلد را حجت باشد اما مدعی سائل راہیچ نمی رسد بعدہٗ میاں ملک جیوؓ راپرسیدند ملک مذکور فرمودند کہ بندہ از تمثیلات ثابت کند میاںؓ فرمودند خوب است اما حجت قطعی لازم نمی آید پس میاں نظامؓ فرمودند شما بگوئید بندگی میاںؓ فرمودند کہ بندہ از الف تا سین انشاء اللہ تعالیٰ حرف بحرف و سخن بہ سخن ہمیں ذات مہدیؑ را مہدیت ثبوت خواہم کرد پس پرسیدند کہ ما یاں را نیز معلوم شود بگوئید چگونہ از تمام کلام اللہ ثبوت مہدیت کنید و حجت قطعی خواہید داد پس بندگی میاںؓ بزبان مبارک خویش افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ تا یک رکوع بیان فرمودند و حرف بہ حرف ہمیں ذات

شک نہیں لیکن ایسی کوئی بات مدعی کے خاطر نشین نہ ہوگی میاں نظامؓ نے فرمایا ہمارے پاس یہی ہے اس کے بعد بندگی میاں نعمتؓ سے میاںؓ نے پوچھا انھوں نے فرمایا کہ بندہ احادیث رسولؐ سے ثبوت دے گا میاںؓ نے فرمایا حدیثوں میں تعارض (اختلاف) بہت ہے تم ایک حدیث پڑھوگے وہ دو حدیث پڑھینگے تم دو پڑھوگے تو وہ چار پڑھینگے حجت قطعی کی توقع نہیں میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہی ہے اس کے بعد میاں دلاورؓ سے پوچھے انھوں نے فرمایا کہ ہم اشارات کلیہ سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت کریں گے میاںؓ نے فرمایا یہ بات مقلد کے لئے حجت ہوگی لیکن مدعی اور سائل کو اس سے کچھ نہ ملے گا اس کے بعد میاں ملک جیؓ سے میاںؓ نے پوچھا ملک مذکور نے فرمایا کہ بندہ تمثیلات سے ثابت کریگا میاںؓ نے فرمایا بہتر ہے لیکن حجت قطعی اس سے لازم نہیں آتی پھر میاں نظامؓ نے فرمایا آپ فرمائیے بندگیمیاںؓ نے فرمایا کہ بندہ (قرآن سے) الف سے سین تک انشاء اللہ تعالیٰ حرف بحرف اور لفظ بلفظ اسی ذات مہدیؑ کی مہدیت کو ثابت کرے گا پھر سب نے پوچھا کہ ہم کو بھی معلوم ہونا چاہئے فرمائیے آپ تمام کلام اللہ سے مہدیؑ کی مہدیت کس طرح ثابت کرتے ہیں اور حجت قطعی کس طرح دینگے پھر بندگیمیاںؓ نے اپنی زبان مبارک سے آیت افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ (کیا پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو) کا بیان ایک رکوع تک فرمایا اور حرف حرف سے

سید محمدؑ را مہدی موعود ثابت کردند بعد
شنیدن ہر ہمہ گفتند کہ واللہ ایں بیان از
زبان حضرت میرانؑ شنیدہ بودیم و در گوش ما
پر سمع بود اما آنرا اکنوں بزبانِ شما شنیدیم
حقتعالیٰ شمارا قرآن داد و از میان ما شمارا
نیز فضل داد ایں گفتہ برخاستہ بیعت کردند
کہ شما درمیانِ ما بزرگ ہستند بعدہٗ جمیع مہاجران
برخاستہ بہ مسکن ہائے خود رواں شدند
پس چونکہ میانؒ بر درِ خویش برائے
وداع استادند دراں محل ملک بخن عرض
کردند کہ اتفاقِ راہی شدن است یا نہ
میانؓ فرمودند اے ملک نہ کسے برود و نہ
کسے بہ طلبد ملک باز تکرار کردند کہ ما برائے
طلب آمدیم بعدہٗ میانؓ فرمودند کہ اورا بگوئید
اگرچہ از طلب تو علما می آیند تا بدانکہ آنچہ
تو بر ما گمان بردی ہموں باشد و اگرچہ
نیایند پس بدانکہ تو کافر و اکفر است ملک
نیز تکرار کردند یا میانجی علما چرا نیایند وظیفہ
می خورند و مطیع بر حکم ایشانند باز میاںؓ
آنچہ کہ بالا مذکور است ہماں فرمودند و باز
فرمودند کہ از طرف حقتعالیٰ مدت مدید است
معلوم میشود کہ فضل تو ظاہر گرداں بدرگاہِ حق
تعالیٰ التماس نمودم کہ الٰہی آں فضل از
تست و بندہ نیز از توام تو فضلِ خود از
خود ظاہر گرداں بعدہٗ آنچہ مقصود حقتعالیٰ

اسی ذات سید محمدؑ کے مہدی موعودؑ ہونے کا ثبوت دیا
یہ بیان سننے کے بعد سبھوں نے کہا کہ واللہ یہ بیان
ہم نے حضرت مہدیؑ کی زبان سے سنا تھا جس سے
ہمارے کان آشنا تھے لیکن اس کو آپ کی زبان سے ہم نے
سنا ہے حقتعالیٰ نے آپکو قرآن دیا ہے اور ہمارے
درمیان آپکو فضل بھی دیا ہے یہ کہکر اٹھکر بیعت کئے
اس اقرار کے ساتھ کہ آپ ہمارے درمیان بزرگ
ہیں اسکے بعد تمام مہاجرین اٹھکر اپنے مکانوں کو روا
ہوئے پھر جب میانؓ اپنے دروازے پر سبکو رخصت
دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو اس موقع پر ملک بخن نے
عرض کیا کہ چلنے پر اتفاق ہوا ہے یا نہیں میانؓ نے
فرمایا اے ملک کوئی شخص جائیگا اور نہ کوئی بلائیگا
ملک نے پھر تکرار کی کہ ہم خود بلانے کیلئے آئے ہیں میانؓ
نے فرمایا کہ اس سے (فتح خاں سے) کہدو کہ اگر تیرے
بلانے سے علما آئیں تو تو جان لے کہ تیرا گمان جو
ہم پر ہے وہی ہوگا اور اگر نہ آئیں تو سمجھ لے کہ تو
کافر اور اکفر ہے ملک نے پھر تکرار کی کہ اے میانجی علما
کیوں نہیں آئینگے وظیفہ کھاتے ہیں ان لوگوں کے
حکم کے تابع ہیں پھر میانؓ نے وہی فرمایا جو اوپر
مذکور ہے پھر فرمایا کہ حقتعالیٰ کی طرف سے زمانہ دراز
سے معلوم ہوتا تھا کہ تو اپنا فضل ظاہر کر۔ بندے
نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں التجا کیا کہ الٰہی وہ فضل تیرا
ہی دیا ہوا ہے اور بندہ بھی تیرا ہی ہے تو اپنا دیا ہوا
فضل آپ ہی ظاہر فرما اس کے بعد جو کچھ حقتعالیٰ کا
مقصود تھا ظہور میں آیا (اس کے بعد) السلام علیکم

بود بداں پیوست سلام علیکم فرمودہ درون
محل رفتند بعد ملک بخن نزد فتح خاں بڑو آنچہ
حکم میاںؓ بود بیان نمودند پس فتح خاں علما
را طلب نمودہ جملہ علماء اتفاق کردہ نامہ
بطویل عبارت مرسول نمودند کہ بحث کردن
کارہائے بادشاہان است ما نامہ بدرگاہ
سلاطین میفرستیم بر حکم جواب کار توریع و
توقیع کردہ آید در اثنای بادشاہ بریں دلگیر ٢٧٢
بود حکم تسکین کرد اوشانرا **نقلست** ٢٧٢
کہ حضرت میراںؑ بکعبتہ اللہ رفتند آنجا اضطرار
بسیار شد برادران بے طاقت شدند میاں سید
سلام اللہؓ بیرون رفتہ بودند چیزے رسانیدۂ
خدا آتش کردہ آوردند پیش حضرت میراںؑ
آنحضرتؑ فرمودند کسیکہ مضطر باشد بخورد
میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند خوندکار ہم بخورند
فرمودند بندہ مضطر نہ ام میاں سید سلام اللہ رضہ
کوشش بسیار کردند فرمودند کہ بندہ متوکل ام
رسانیدۂ خدا می خورم باز عرض کردند کہ ایں ہم
رسانیدۂ خدا است فرمودند ایں را رسانیدۂ
خدا نمی گویند ایں را شما آوردہ اید بعدۂ میراںؑ
نخوردند ہشت روز گذشت کہ ہیچ نخوردہ بودند ٢٧٣
بعدۂ حلال طیب خدا رسانید آں خوردند
نقلست کہ شیطان نزد حضرت عیسیٰؑ آمدہ ٢٧٣
گفت کہ بگو لا الہ الا اللہ عیسیٰؑ فرمودند
ہمیں است اما گفتۂ تو نگویم پیغمبر خدا ٢٧٤

کہکر میاںؓ گھر میں گئے اس کے بعد ملک بخن نے فتح خاں بڑو کے پاس جاکر جو کچھ میاںؑ کا حکم تھا بیان کردیا پھر فتح خاں نے علما کو طلب کیا جملہ علما متفق ہوکر ایک خط طویل عبارت کا لکھکر بھیجے کہ بحث کرنے کا کام بادشاہوں سے وابستہ ہے جوابی حکم پر اس معاملہ کو ملتوی اور توقیع کیا جاتا ہے اس اثنا رئیں بادشاہ اس معاملہ میں دلگیر تھا ان کو ٹھیر جانے کا حکم دیا **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ کعبتہ اللہ کو گئے وہاں بہت اضطرار ہوا برادر بے طاقت ہوگئے میاں سید سلام اللہؓ باہر گئے تھے کچھ خدا لے دیا تو لاکر آتش بناکر حضرت مہدیؑ کے سامنے لائے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی مضطر ہو کھائے میاں سید سلام اللہ نے عرض کیا کہ خوندکار بھی کھائیں فرمایا بندہ مضطر نہیں ہے میاں سید سلام اللہؓ نے بہت کوشش کی تو حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ متوکل ہے خدا کا بھیجا ہوا رزق کھاتا ہے پھر انھوں نے عرض کیا کہ یہ بھی خدا نے بھیجا ہے فرمایا اس کو خدا کا بھیجا ہوا نہیں کہتے اس کو تم لائے ہو یہ فرماکر حضرت مہدیؑ نہیں کھائے، آٹھ روز گذرے کہ آپ کچھ نہیں کھائے تھے اس کے بعد حلال طیب رزق خدا نے بھیجا تو آنحضرتؑ کھائے **نقل** ہے کہ شیطان نے حضرت عیسیٰؑ کے پاس آکر کہا کہ کہہ لا الہ الا اللہ عیسیٰؑ نے فرمایا یہی ہے لیکن تیرے کہنے سے نہیں کہوں گا پیغمبر خدا عارف تھے کس طرح کہتے، شیطان غمگین ہوکر گیا۔ **نقل**

عارف بود چوں گوید شیطان اندوہگیں شدہ
رفت **نقلست** کہ ابلیس بلباس
شیخی در راہ مرتضیٰ علیؓ را ملاقات کردہ
گفت یا علی کجا می روی نماز جماعت شد
بازگشتہ تنہا نماز کردند از جماعت باز
داشت دشمن در کمین است ازاں سبب
فرمان است قل رب اعوذ بک
تا آخر **نقلست** کہ سلطان بایزید بسطامیؒ
بکعبۃ اللہ رفتہ بمقام محمود نشستہ مناجات
کردند یا رب العالمین ما بسیار پیر و
ضعیف شدم ما را عبادت معاف کن
درمیان کعبۃ اللہ شیطان آواز کرد کہ عبادت
معاف کردم بایزید مکرر ہمیں آواز شنیدند
درمیان خود گفتند کہ ایں آواز رحمانی یا
شیطانی خطرہ آمد کہ در کعبہ شیطان کجا باز ندا
کردند باز ہموں آواز آمد در خود اندیشیدہ
ہمیں گفتند کہ پیغمبرؐ را معاف نشد مرا چوں
معاف شود چنانچہ پیغمبرؐ را فرمان است
واعبد ربک حتیٰ یاتیک
الیقین لاحول گفتہ عصائے کہ در
دست بود بر شیطان زدند شیطان گریخت
نقلست کہ بی بی عائشہؓ حضور نبیؐ
عرض کردند کہ ہر وقت جبرئیلؑ آمدہ سلام
حقتعالیٰ بہ خدیجہؓ میگویند مرا نمی گویند
چرا رسولؐ فرمودند خدیجہؓ مرا آں وقت

ہے کہ ابلیس نے ایک شیخ کے لباس میں حضرت مرتضیٰ علیؓ
سے ملاقات کی اور کہا یا علی کہاں جاتے ہو جماعت ۲۴۴
کی نماز ہو چکی ہے حضرت علیؓ واپس ہو کر تنہا نماز ادا
کئے ابلیس نے انکو جماعت سے باز رکھا دشمن
گھات میں ہے اسی سبب سے فرمان خدا ہے کہہ اے
پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں الخ **نقل** ہے ۲۴۵ ح
کہ سلطان بایزید بسطامیؒ کعبۃ اللہ جا کر مقام محمود
میں بیٹھے ہوئے مناجات کر رہے تھے کہ یا ۲۴۵
رب العالمین میں بہت بوڑھا اور ناتوان ہو گیا ہوں
مجھے عبادت معاف فرما دے، کعبہ کے درمیان
سے شیطان نے آواز دی کہ میں نے تجھے
عبادت معاف کر دی، بایزیدؒ نے مکرر یہی
آواز سنی اپنے جی میں کہا کہ یہ آواز رحمانی ہے
یا شیطانی، خطرہ آیا کہ کعبہ میں شیطان کہاں پھر
انہوں نے وہی التجا کی پھر وہی آواز آئی۔ پھر
انہوں نے اپنے جی میں سوچکر یہی کہا کہ پیغمبرؐ
کو عبادت معاف نہیں ہوئی مجھے کیسے معاف
ہو گی چنانچہ پیغمبرؐ کو فرمان یہ ہے کہ تو عبادت
کر اپنے رب کی یہانتک کہ تجھے یقین (موت)
آئے انہوں نے لاحول کہکر اپنا عصا جو ہاتھ میں
تھا شیطان پر مارا شیطان فرار ہو گیا **نقل** ہے ۲۴۶ ح
کہ بی بی عائشہؓ نے نبیؐ کے حضور میں عرض کیا کہ ۲۴۶
ہر وقت جبرئیلؑ آکر خدا تعالیٰ کا سلام خدیجہؓ کو
کہتے ہیں مجھکو نہیں کہتے یہ کس لئے ہے رسولؐ
نے فرمایا خدیجہؓ اس وقت مجھ پر ایمان لائی

ایمان آوردہ است کہ کسے مرا قبول نکردہ بود
شما مارا این وقت ایمان آوردہ اند کہ بسیار
کسان قبول میکنند ازین سبب خدیجہؓ را اسلام
می آید و شمارا نمی گوید نقلست کہ وقتے ۲۴۷
نظام الملک بی بی ملکانؓ را عرض کنانید کہ
دختر خود میان سید میرانجی را می گذرانم قبول
فرمایند بی بیؓ جواب فرمودند حاجت نیست
بعدہٗ مہاجرانؓ پیش بی بیؓ رفتہ گفتند کہ بادشاہ
ملک موافق می شود بسیار کسانرا نفع می شود
بی بیؓ فرمودند فرزند خود را با طالب دنیا چون
دوستی کنم میرانؑ را چہ جواب دہم مہاجران رضؓ
عرض کردند کہ مایان حضرت میرانؑ را جواب
گوئیم کہ بسبب منفعت بسیار کسان کردیم بعدہٗ
بی بیؓ فرمودند شما دانید اما خود در کار خیر نہ
نشستند نقلست کہ حضرت میرانؑ ۲۴۸
برائے آب آوردن رفتہ بودند یک برادر
آمدہ عرض نمود کہ سبو در دست من بدہند ۲۴۸ ۲
آب آرم فرمودند کہ نمی آریم آن برادر سعی
بلیغ نمودہ سبو گرفتہ آب آوردہ داد حضرت
میرانؑ آن برادر را چیزی دادند و مروت
کردند او عرض نمود کہ برائے اللہ آوردم میرانؑ
فرمودند کہ برو در حجرہ نشستہ یاد خدا بکن آن
برائے اللہ است نقلست کہ حضرت ۲۴۹
میرانؑ فرمودند کسیکہ سیر و پیاز خوردہ بہ صف ۲۴۹ ۲
نہ نشیند باز فرمودند چرا این خورید کہ پس نشستن

ہیں جس وقت کسی نے بھی مجھے قبول نہیں کیا تھا تم
اس وقت ایمان لائے ہیں کہ بہت سے لوگ
قبول کرتے ہیں اسی سبب سے خدیجہؓ کو سلام آتا ہے اور
تم کو جبرئیلؑ سلام نہیں کہتے نقل ہے کہ ایک
وقت نظام الملک (احمد نگر کا بادشاہ) بی بی ملکان رضؓ
سے عرض کروایا کہ میں اپنی دختر میاں سید میرانجی کو دیتا
ہوں قبول فرمائیے بی بیؓ نے جواب میں فرمایا حاجت
نہیں ہے اس کے بعد مہاجرینؓ (بعض اصحاب مہدیؑ)
بی بیؓ کے پاس گئے اور انھوں نے کہا کہ ایک ملک
کا بادشاہ موافق ہوتا ہے بہت ساروں کو نفع ہوتا
ہے بی بیؓ نے فرمایا میں اپنے فرزند کی دوستی طالب
دنیا کے ساتھ کس طرح کروں میرانؑ کو کیا جواب
دوں گی مہاجرینؓ نے عرض کیا کہ ہم حضرت مہدیؑ کو
جواب میں عرض کریں گے کہ بہت سے لوگوں کے
فائدے کے لئے ہم نے یہ کام کیا اس کے بعد
بی بیؓ نے فرمایا کہ تم جانیں لیکن خود اس کار خیر میں شریک
نہیں ہوتیں نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ پانی لانے
کے لئے جا رہے تھے ایک برادر نے آکر عرض کیا
کہ ٹھلیا مجھے دیجئے میں پانی لاتا ہوں حضرتؑ نے
فرمایا کہ ہم لاتے ہیں اس برادر نے بہت کوشش
کی اور ٹھلیا لیکر پانی لے آیا حضرت مہدیؑ نے اس
راہ مروت اسکو کچھ دیا اس نے عرض کیا کہ میں اللہ کیواسطے
لایا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جا اور حجرے میں
بیٹھکر اللہ کو یاد کر وہ کام اللہ کیلئے ہے نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کوئی شخص پیاز اور

حاجت شد **نقلست** بندگی ملک الہداد رضؓ
بکعبہ رفتند چون کعبہ را دیدند این دعا خواندند
یارب العالمین درمیان الہداد استے الہداد
را از میان بردار حقتعالی اجابت کرد -
نقلست کہ بندگی میانسید خوندمیر رضؓ فرمودند
ہمہ عمر کسے را پاے در رکاب اسپ
بندیدہ میگرداندہ وقت موت اگر ایمان
شود ہیچ مشقت نباشد مفت یافت
اگر آسمان و زمین را در چشم مردم ہمہ عمر بگرداند
و وقت موت ایمان شد مفت یافت و
ہیچ مشقت گاہے نشدہ بود **نقلست**
شخصے جہت نوکری می رفت میان نعمت رضؓ
پرسیدہ شنیدہ فرمودند کہ سہ صد تنکہ از ما گرفتہ
نزد ما بمان و نوکری ما بکن اختیار رشش آمد
چندیں روز ماندہ دین معلوم شد تنکہ باقی
ماندہ پیش میان مذکور نہادہ ثابت قدم
بماند **نقلست** کہ بندگی میان رضؓ را مہاجران
برائے ملاقات آمدے میان رضؓ ملاقات کردہ
وداع کردے بی بی گفتند چیزے ایشان
را باید دید میان رضؓ فرمودند کہ ایشان دریا دیدہ اند
یعنی ذات مہدی موعودؑ ما چاہ ہستیم **نقلست**
کہ میان نعمت رضؓ یک طالب علم را گفتند
کہ راہ خدا تعالی اختیار کن او گفت ہر روز
روغن و برنج باید میان نعمت رضؓ فرمودند بدہم
او گفت جامہ خوب باید فرمودند بدہم او گفت

٣٥٠ لہسن کھایا ہو صف پر نہ بیٹھے پھر آپ نے فرمایا کہ کیوں
یہ چیز کھاتے ہو کہ پیچھے بیٹھنے کی حاجت پڑے
نقل ہے کہ بندگی ملک الہداد رضؓ کعبہ گئے جب
٢٥٠ الہداد کعبہ کو دیکھا تو یہ دعا کی کہ اے رب العالمین
٣٥١ الہداد درمیان میں ہے الہداد کو درمیان سے
٢٥١ ص اٹھا لے خدا تعالی نے آپکی دعا قبول کی **نقل**
ہے کہ بندگی میانسید خوندمیر رضؓ نے فرمایا کہ تمام عمر
کسی کا پیر گھوڑے کے رکاب میں باندھکر پھراتے
رہیں اور موت کے وقت اگر اس کو ایمان مل جائے
تو کوئی مشقت نہوئی مفت پایا اگر آسمان و
٢٥٢ زمین کسی کی آنکھوں میں تمام عمر پھرتے رہیں اور
موت کے وقت اس کو ایمان ملا تو مفت پایا
گویا کہ کوئی مشقت اس کو کبھی نہیں ہوئی تھی -
٢٥٢ ن **نقل** ہے کہ ایک شخص نوکری کے لئے جا رہا تھا
میاں نعمت رضؓ نے اس کا حال پوچھا اور سنکر فرمایا
کہ تین سو تنکے ہم سے لیکر ہمارے پاس رہ اور
٢٥٣ ہماری نوکری کر اس کو یہ بات پسند آئی چند روز
رہا اس کو دین معلوم ہوا جو تنکے باقی رہ گئے تھے
میاں رضؓ کی خدمت میں پیش کر کے ثابت قدم
٢٥٣ ص رہا **نقل** ہے کہ بندگی میاں رضؓ کے پاس مہاجرین ملاقات
٢٥٤ کے لئے آتے میاں ملاقات کر کے رخصت فرماتے
تو بی بی کہتی تھیں کہ کوئی چیز انھیں دیجئے بندگی میاں رضؓ
نے فرمایا یہ دریا کو دیکھے ہیں یعنے مہدی موعودؑ
٢٥٤ ن کی ذات کو اور ہم ایک کنواں ہیں **نقل** ہے
کہ میاں نعمت رضؓ نے ایک طالبعلم سے کہا کہ

مرا یقین نمی آید بعدہٗ فرمودند ایں کار نہ دہ
۲۵۵ دست ما نیست آں ملا گریخت نقلست
کہ میاں نعمت رضؔ را خداتعالیٰ زر بسیار
رسانیدہ بود یک چارن بطریق اولیں کہ
بحالِ دنیا آمدے میاں نعمت رضؔ بسیار دادندے
ن ۲۵۵ آں وقت نیز آمدہ بر سویت میاں نعمت رضؔ
را مدح بسیار کرد و میاں نعمت رضؔ براوراں
را فرمودند اگر رضاءِ شمایاں باشد ایں را
دو مہر بدہم براوراں عرض نمودند بدہند
میاں دو مہر دادند چارن گفت آں وقت
بسیار دادندے اکنوں چرا اندک می دہید
میاں رضؔ پیش او بیانِ قرآن کردند چارن شمشیر
خود بذل کرد و گفت مرا معلوم نبود کہ دین
۲۵۶ حقتعالیٰ چنین است نقلست کہ
صفحہ ۹۲ پر یہی نقل بالالفاظ دیگر درج ہے در دائرہ میاں ملک جی رضؔ نظام الملک برائے
نماز آمدہ بود ہمہ براوران بر صف نشستہ
بودند یک براور از پس آمد جائے نبود
ملکہ جی ۲۵۶ چادر خود گستر انیدہ برائے نظام الملک و خود
نیز براں چادر نماز کرد میاں ملکجیو رضؔ شنیدہ
ملکہ جی ۲۵۷ آنرا بیروں کردند از دائرہ نیز نقلست
میاں ملکجی رضؔ فرمودند کہ متوکل را تفحص کردن
روا نیست دغیرجا بعد معلوم شدن نباید
۲۵۸ گرفت نقلست کہ بحضور حضرت
میراںؑ کسے براوراں را چیزے گذرانید
دیگیہ براوراں آمدہ فریاد کردند کہ میرانجی راتای

خدا تعالیٰ کا راستہ اختیار کر اس نے کہا ہر روز مجھے
گھی اور چاول چاہیئے میاں نعمت رضؔ نے فرمایا میں
دوں گا اس نے کہا عمدہ کپڑا چاہیئے فرمایا میں دوں گا
اس نے کہا مجھے یقین نہیں آتا ہے اس کے بعد میاں نعمت رضؔ
نے فرمایا یہ کام ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے وہ ملا بھاگ
گیا نقل ہے کہ میاں نعمت رضؔ کو خدا تعالیٰ نے بہت
روپیہ بھیجا تو ایک بھاٹ بطریقِ سابق جیسا کہ
میاں نعمت رضؔ کی دنیاداری کے زمانہ میں آتا تھا
اور آپ اسکو بہت کچھ دیتے تھے اس وقت بھی
سویت کے موقع پر آ کر میاں نعمت رضؔ کی اس
نے بہت تعریف کی میاں رضؔ نے براوروں سے
فرمایا اگر تمہاری رضا ہو تو اس کو دو مہر (دو سکے) دیتا
ہوں براوروں نے عرض کیا دیجئے میاں رضؔ نے اس
کو دو مہر دیئے بھاٹ نے کہا اس زمانہ میں بہت
دیتے تھے ایسا تھوڑا کیوں دیئے میاں رضؔ نے
اس کے سامنے بیانِ قرآن کیا بھاٹ نے
اپنی تلوار راہِ خدا میں دی اور کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ
خدا تعالیٰ کا دین ایسا ہے نقل ہے کہ میاں ملکجی رضؔ
کے دائرے میں نظام الملک نماز کے لئے آیا تھا
تمام براور صف پر بیٹھے ہوئے تھے ایک براور پیچھے
سے آیا جگہ نہیں تھی اس نے اپنی چادر نظام الملک
کے لئے بچھا دی اور خود بھی اسی پر نماز پڑھا میاں ملکجی رضؔ
نے یہ سنکر اس کو دائرے کے باہر کیا نیز نقل ہے
میاں ملکجی رضؔ نے فرمایا کہ متوکل کے لئے تفحص کرنا
(خدا کی راہ میں آئے ہوئے رزق کی نسبت یہ دریافت

میشود فرمودند شما ذات خود را تسلیم حقتعالی
کردید پرورش شما حقتعالی خواہد کرد فتوح
دہندگان را طلبیدہ فرمودند ایشانرا چیزے
مدہید بدست بندہ بدہید تا بندہ ایشانرا
بخوراند بعدۂ بدست خود طعام مستعد کردہ
خورانیدند **نقلست** کہ حضرت میران ع
فرمودند کہ کسے دامن ما گرفتہ نگفت کہ ما را
بحقتعالی رسانید **نقلست** حضرت میران ع
را یاران عرض کردند کہ دو برادران در دائرہ
آمدہ اند یکے را خلوت ہست و دیگر را
نیست فرمودند ببینید ہر دو را چگونہ می رسد
برادران خبر گرفتند آنرا کہ خلوت است
او را گمان ہست چیزے بخورم و او را کہ خلوت
نیست او را گمان نیست مگر غیب میران ع
را عرض کردند فرمودند کہ او بہتر است او را
کہ گمان نیست چرا کہ این کار پیغمبران است
کہ بر خدا بمانند **نقلست** کہ حضرت میران ع
و مہاجران سرود شنیدہ اند بیواسطہ مقید کردہ
طلب نکردند ہر چہ حاضر بودے بداد ے
نقلست کہ حضرت میران ع دست بیعت
زنان را این طور کردے کہ قدح آب پر کردہ
حضرت میران ع بر دست خود داشتے بعدۂ
زنان دست خود درون آب کردے
نقلست کہ حضرت میران ع برادران را
فرمودند شما مردہ ہنید اگر طریق شما نیک خواہند

کرنا کہ یہ کہاں کا ہے کس طرح کا ہے پروا نہیں ہے غیر جگہ
۲۵۸ م کا ہونا معلوم ہو تو نہیں لینا چاہیئے **نقل** ہے کہ حضرت
مہدی ع کے حضور میں کسی نے برادروں کو کچھ دیا دوسروں
نے آکر فریاد کی کہ ہماری بھی رہبری ہوتی ہے حضرت ع نے
فرمایا تم اپنی ذات حقتعالی کے حوالے کئے ہو حقتعالی
۲۵۹ تمہاری پرورش کریگا پھر فتوح دینے والوں کو طلب کرکے
فرمایا کہ انکو کوئی چیز مت دو اس بندے کے ہاتھ کو
۲۶۵ دو تا کہ بندہ انکو کھلائے اسکے بعد اپنے دست مبارک
۲۵۹ م سے کھانا تیار کرکے حضرت ع نے کھلایا **نقل** ہے کہ حضرت
مہدی ع نے فرمایا کہ کسی نے ہمارا دامن پکڑ کر یہ نہیں کہا
۲۶۰ م کہ ہم کو خدا تعالی سے ملا دو **نقل** ہے حضرت مہدی ع
سے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ دو برادر دائرے میں آئے
ہیں ایک خلوت میں رہتا ہے دوسرا نہیں رہتا حضرت
مہدی ع نے فرمایا کہ دیکھو ان دونوں کو رزق کس طرح
پہنچتا ہے برادروں نے کیفیت معلوم کی کہ جس کو
خلوت ہے اس کو گمان ہے کہ میں کچھ کھاؤں گا اور جس
۲۶۱ کو خلوت نہیں ہے اس کو گمان نہیں ہے مگر غیب سے
اس کی روزی ملتی ہے حضرت مہدی ع سے برادروں
نے یہ بیان کیا تو حضرت ع نے فرمایا وہی بہتر ہے جسکو
۲۶۲ ط گمان نہیں ہے کیونکہ یہ پیغمبروں کا کام ہے کہ خدا پر رہیں
۲۶۱ م **نقل** ہو کہ حضرت مہدی ع اور مہاجرین نے گانا سنا
ہے بے واسطہ (بے اختیار) وقت مقرر کرکے
طلب کرکے نہیں سنے جو کچھ حاضر ہوتا تھا دیدیتے
۲۶۳ ف ۲۶۲ م تھے **نقل** ہے کہ حضرت مہدی ع عورتوں کی بیعت
اس طرح سے لیا کرتے تھے کہ ایک پانی سے بھرا ہوا

دید بر شما خواهند افتاد و خواهند دانست که سبحان
الله در دائرهٔ مهدی اینچنین کسان مردانِ هستند
٢٦٣ دیگران در راهِ خدا خواهند آمد گاہے با این بندۂ
٢٦٤ ملاقات شوند نقلست که یاران با حضرت
میرانؑ عرض کردند که دو برادران در دائره آمده
اند یکے بعد فجر مشغول میشود و دیگرے زود
برخاسته با کودکان لعب می کند فرمودند که طلبیده
٢٦٤ بیارید چون آوردند پرسیدند که چرا می روی
عرض نمود که در خانه یک جامه است وقت
نماز پوشیده آمده نماز گزارده زود بخانه رفته
بزن میدهم تا او پوشیده نماز گزارد و من
کودکان را لعب میکنانم تا زن از فرصت
٢٦٥ نماز ادا کند فرمودند اینهمه برائے الله است نقلست
که بندگی میاں دلاورؓ چونکه اندر دائره رواں شدے
جائے بجائے دیوار یا چیزے کم و بیش بودے
٢٦٦ تمام کرده رفتے و ناتمام نگذاشتے نقلست
چونکه میاں دلاورؓ را وصال نزدیک شد
فرمودند فرمان می شود امروز همه کسان که دائره
هستند همه را بخشیدیم مگر سه کس را نه بخشیدیم
٢٦٧ نقلست که بندگی میاں نظامؓ نزد آب
نشسته بودند بچگان طاؤس نوشیدن آب
آمدند میاں عبدالرحمٰنؓ را فرمودند نر و ماده میدانی
عرض نمودند که معلوم نمیشود بعده فرمودند هر که
٢٦٧ پس پا از آب بیرون آمدند و دنب
خود را در آب آلوده شدن نداد نر آں

کو وہ حضرت مہدیؑ اپنے دستِ مبارک میں رکھتے
اس کے بعد عورتیں اپنے ہاتھ اسی پانی میں ڈالتی تھیں
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے برادروں سے فرمایا کہ تم
مژدہ ہو اگر دوسرے تمہاری روش اچھی دیکھیں گے تو
تمہارے گرویدہ ہونگے اور جانیں گے کہ سبحان اللہ
مہدی کے دائرے میں ایسے مردانِ دین ہیں دوسرے
بھی خدا کی راہ میں آئیں گے کبھی بندے سے بھی ملاقات
ہوگی نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ سے صحابہؓ نے عرض کیا
کہ دو برادر دائرے میں آئے ہیں ایک نماز فجر کے بعد
مشغول رہتا ہے اور دوسرا جلد اٹھ جاتا ہے بچوں
کے ساتھ کھیلتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا اس کو بلا کر لاؤ
جب لائے تو آپ نے پوچھا کہ کیوں جاتا ہے اس نے عرض کیا
کہ اہلِ خانہ کا ایک کپڑا ہے جو نماز کے وقت پہن کر نماز
ادا کرتا ہوں پھر جلد گھر میں جاکر عورت کو دیتا ہوں تو وہ
پہن کر نماز ادا کرتی ہے اور میں بچوں کو کھیل میں لگاتا
ہوں تاکہ عورت اطمینان سے نماز ادا کرے فرمایا یہ
سب کام اللہ کے لئے ہے نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ
جب کسی دائرے سے ہجرت فرماتے تھے تو جہاں کہیں
کوئی دیوار یا اور کوئی چیز کم و زیادہ ہوتی پوری کرکے
جاتے اور ادھوری نہیں چھوڑتے تھے نقل ہے کہ جب
بندگی میاں دلاورؓ کے وصال کا وقت نزدیک ہوا تو
حضرت نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ آج دائرے کے
تمام اشخاص کو ہم نے بخشا مگر تین شخصوں کو ہم نے
نہیں بخشا نقل ہے کہ بندگی میاں نظامؓ ایک جگہ پانی
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے موروں کے بچے پانی پینے

اند و آنانکہ روسے گروانیدہ و ذنب آلودہ
از آب بیروں آمدند مادہ اند ہمچناں بندگان
خدا در دنیا آمدہ باہیچ معاصی ذاتِ خود را
آلودہ نکردہ ایمان خود سلامت برند

نقلست کہ بندگیمیاں نظام رضؒ چندروز در
ویرانہ ماندہ بودند چوں شب شدے در دیہ
آمدے یک شب در مسجد رفتند آنجا
مردم غیر آشنا پرسیدند کہ کیستی میاں رضؒ مذکور
ہیچ جواب ندادند آنکس چوب زد بزبان
مبارک فرمودند شہ کی چوٹ شکر کی موٹ۔
مرماں مارے مرماں کوٹے مرماں صندل لیارے
جوت جوت کی دھو کری دی مرماں کی نہاریارے
بیروں آمدہ قرار کردند از غیب مردے بیامد
و طعام بیاورد و پیش نہاد طعام شیریں بود
برادران راداد عرض نمودند از کجا آمد میاں رضؒ
فرمودند از انجا کہ چوب آمد اشارہ سوے
حقتعالی کردند **نقلست** کہ در دائرۂ ملک رضؒ
بسیار فقیراں از فقر متوفی شدند کسے برادر
را میاں پرسیدن آمدے او را گفتے
نان آوردید ایں گفتہ وصال شدے ملک رضؒ
توجہ کردہ عرض نمودند کہ بارخدایا! ایشاں براہ
تو آمدہ اند و من ایشاں را بتو سپردہ ام ایں
چیست از حق تعالی معلوم شد کہ ایشاں
طالبان ما اند و من ایشاں را ایمان عطا کردم
ملک رضؒ در دائرہ ندا کردند کہ ہر کہ مردن می خواہد

کے لیئے آئے میاں عبدالرحمن رحؒ سے حضرت رحؒ نے فرمایا
کیا تم انہیں تر و مادہ کو جانتے ہو انھوں نے عرض کیا
معلوم نہیں ہوتے ہیں اس کے بعد بندگیمیاں نظام رضؒ نے
فرمایا جو مچھلے پھر پانی سے نکلتے ہیں اور اپنی دُموں کو پانی
میں بھیگنے نہیں دیتے وہ نر ہیں اور جو منہ پھیر کر اور دُمونکو
۲۶۸ ق پانی میں بھگو کر باہر نکلتے ہیں مادہ ہیں اسی طرح بندگان
خدا دنیا میں آکر اپنی ذات کو گناہوں میں آلودہ نہ کر کے
۲۶۸ ش اپنا ایمان سلامت لے جاتے ہیں **نقل** ہے کہ بندگی میاں
نظام رضؒ چند روز ایک ویرانہ میں ٹھیرے ہوئے تھے
جب رات ہوتی تو گاؤں میں آتے تھے ایک رات آپ
مسجد میں گئے وہاں ایک اجنبی نے پوچھا تم کون ہیں
میاں رضؒ نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے ایک لکڑی سے
میاں رضؒ کو مارا میاں رضؒ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا شہ کی
چوٹ شکر کی موٹ۔

پھر آپ باہر آ کر ٹھیرے غیب سے ایک شخص آیا اور کھانا لاکر میاں رضؒ
۲۶۹ حص کے سامنے رکھا کھانا میٹھا تھا میاں رضؒ نے برادروں کو دیا انھوں
نے عرض کیا کہاں سے آیا میاں رضؒ نے فرمایا جہاں سے لکڑی
۲۶۹ الہداد آئی تھی ذاتِ حق تعالی کی طرف اشارہ فرمایا **نقل** ہے کہ
بندگی ملک الہداد رضؒ کے دائرے میں بہت سے فقرا از فقر و
فاقہ سے رحلت کیئے کسی برادر کی خبر پرسی کو ملک رضؒ آتے
تو وہ کہتا تھا کہ کیا روٹی لائے ہیں یہ کہکر واصل حق ہوتا
تھا ملک رضؒ نے توجہ کی اور بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ اے
بارخدایا یہ لوگ تیری راہ میں آئے ہیں اور بندے نے انکو
تیرے سپرد کیا ہے یہ کیا معاملہ ہے حق تعالی کی طرف سے

بمیرد کہ مومن باشد فرمان میشود کہ ہر کہ نان
میگویند گفتن ایشاں مرا خوش می آید چرا کہ
ذات خود بر رضاء ما اول تسلیم کروند و نیز
فرمودند کہ من بدست خود اشارہ کردہ اینچنیں
میدہم و حقتعالی بقبضۂ قدرت خود اینچنیں می
گیرد کساں عجب نمودند قبر شگافتہ چہ بینند
کہ ہیچ نیست در قبر بعدہٗ گلو ہائے خود ہا دستار
خود بستہ زاری و عاجزی کردند بعدہٗ بندہٗ
خدائے غفار و ستار بزبان مبارک خود فرمودند
کہ برائے خدا بار دیگر ایں عمل مکنید بندہ
٢٧٠ بغیر از حکم خدا ہیچ نمی گوید **نقلست** کہ
بندگیمیاں الہداد رضؓ فطرہ را بسیار تاکید کردہ
می طلبیدند یک وقت بسیار اضطرار بود کہ دو
صد مردماں خشک شدہ مردند آنوقت
ملک رضؓ قرض کردہ فطرہا مردماں خود دادند و
٢٧١ امر خدا بجا آوروند **نقلست** کہ بحضور حضرت
میرانؑ در جدہ بسیار اضطرار شدہ بود و ارزانیت
٢٧٢ غلہ بسیار بود مردماں خشک شدہ مردند **نقلست**
کہ بحضور میاں سید خوندمیرؓ در موضع جیول بسیار
اضطرار شدہ بود و ارزانی غلہ بسیار بود کہ دو کرہ
را پنج سیر برنج آمدے چہار صد مردماں
کم زیادہ خشک شدہ بحق تعالی جان خود سپردند
ہمدراں اثنا ملک شرف الدین محمد برادر بوامرم
عرف بوامنا بسیار خرچ و زر ائن خواہر خود را
و بندگیمیاں رضؓ را براہ خدا فرستادند و ملک حماد

معلوم ہوا کہ یہ ہمارے طالب ہیں ہم نے انکو ایمان عطا کیا،
ملک رضؓ نے دائرے میں یہ ندا کی کہ جو کوئی مرنا چاہتا ہو
مر جائے کہ وہ مومن ہوگا خدائتعالی کا فرمان ہوتا ہے کہ جو
اشخاص روٹی کہتے ہیں ان کا کہنا مجھے پسند ہے کیونکہ انھوں
نے پہلے اپنی ذات ہماری رضا میں ہمارے حوالے
کر دی ہے نیز ملک رضؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ
میں اس طرح دیتا ہوں اور خدائتعالی اپنے قبضۂ قدرت سے
اس طرح لیتا ہے بعضے لوگ اس بات پر تعجب کرکے ایک
قبر کو کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں کچھ بھی نہیں ہے اس کے
بعد انھوں نے اپنی دستاریں اپنے گلوں میں ڈالکر بہت
زاری اور عاجزی کی تو بندۂ خدائے غفار و ستار (ملک
الہداد رضؓ) نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ خدا کیلئے دوبارہ
ایسا مت کرو بندہ حکم خدا کے بغیر کچھ نہیں کہتا ہے **نقل ہے**
کہ بندگی ملک الہداد رضؓ فطرہ کی بہت تاکید کرکے طلب
فرماتے تھے ایک وقت بہت اضطرار تھا دو سو آدمی
فاقوں سے خشک ہو کر وفات پا چکے تھے اس وقت ملک رضؓ
نے قرض کرکے اپنے آدمیوں کے فطرے دیئے اور حکم خدا بجا لایا
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں جدہ میں بہت
اضطرار تھا حالانکہ غلہ بہت سستا تھا کئی آدمی فاقوں
سے خشک ہو کر وفات پائے **نقل** ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ
کے حضور میں موضع جیول میں بہت اضطرار تھا اور غلہ اتنا
سستا تھا کہ ایک دو ٹکے کو پانچ سیر چاول آتے تھے کم و بیش
چار سو آدمیوں نے فاقوں سے خشک ہو کر اپنی جانیں حقتعالی
کے حوالے کیں اسی اثنا میں ملک شرف الدین محمد نے جو
بوامرم عرف بوامنا کے برادر تھے بہت خرچہ کا روپیہ اور

فتوح خود نیز پیش میانؓ کردند بعدہ میانؒ
بران خرچ سوے کعبۃ اللہ رواں شدند
وتمام دائرہ در سلطان پور داشتند چنانچہ
مشہور است نقلست کہ روزے شاہ
دلاورؓ براے ملاقات بندگی میاںؓ در کھانبیل
آمدہ بودند و براے حاجت قضا طرف کنارہ
باغ نشستہ بودند باغبان آنجا آمدہ بود
شاہ را نشناختہ چند سخن بے ادبانہ گفت
چونکہ برادران را خبر رسید درحال او را
گرفتہ پیش بندگی میاںؓ آوردند میاں او را
بسیار ضرب کردند چونکہ میانید جلالؒ از خانہ
بیروں آمدند عرض نمودند کہ اباجی بسیار
خوب شد دیروز خوندکار را ہم دشنام دادہ
بود بندگی میاںؓ برادران را فرمودند کہ اکنون
بگذارید بندہ براے بھائی دلاور زدہ بود
و میانید جلال را فرمودند کہ بابا من درخت
دشنام ہستم ہیچ باک نیست نقلست
کہ میانید خوندمیرؓ درمیان عصر و مغرب براے
دعوت نشستہ بودند کہ مارے بزرگ آمد
برادران قصد کشتن او کردند بندگی میاںؑ
منع فرمودند کہ ایں مار اولاد آں مار است
کہ با خاتم النبیؐ ملاقات کردہ بود وایں
جن است تصدیق مہدیؑ میدارد و بیان
قرآن شنیدن آمدہ بود نقلست کہ
یک طالب پیش میاں خوندملکؓ عرض

اور زیورات اپنی بہن کو اور بندگی میاںؓ کو براہ خدا بھیجا ملک
حماد (بوامنا کے شوہر) نے اپنی فتوح بھی بندگی میاںؓ کے
سامنے حاضر کردی اس کے بعد بندگی میاںؓ اسی خرچ سے
کعبۃ اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور تمام کو سلطان پور
کے دائرے میں رکھے چنانچہ یہ بات مشہور ہے نقل ہے کہ ایک
روز شاہ دلاورؓ بندگی میاںؓ کی ملاقات کیلئے کھانبیل آئے
تو قضاء حاجت کیلئے وہاں ایک باغ کے کنارے جا کر بیٹھے
وہاں کے مالی نے آکر شاہؓ کو نہ پہچانا اور چند سخت بے
ادبی کے کلمات کہا جب برادران دائرہ کو خبر ہوئی تو
فوراً اس کو پکڑ کر بندگی میاںؓ کے سامنے لائے میاںؒ
نے اُسے خوب مارا اسی وقت جب میانید جلال گھر سے
باہر آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اباجی (اس کو مارنا)
بہت اچھا ہوا کل اس نے خوندکار کو بھی گالی دی
تھی بندگی میاںؓ نے برادروں کو حکم دیا کہ اب اسکو چھوڑدو
بندہ نے بھائی دلاور کیلئے اس کو مارا تھا پھر میانید
جلال کو آپ نے فرمایا کہ بابا میں گالیوں کا جھاڑ ہوں مجھے
اس کا کوئی خوف نہیں نقل ہے کہ میانید خوندمیرؓ عصر
اور مغرب کے درمیان دعوت (بیان قرآن) کے لئے
بیٹھے تھے اس وقت ایک بڑا سانپ سامنے آیا
برادروں نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا بندگی میاںؑ
نے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ سانپ اُس سانپ کی
اولاد سے ہے جو خاتم النبیؐ سے ملاقات کیا تھا یہ
جن ہے تصدیق مہدیؑ رکھتا ہے بیان قرآن سننے کے
لئے آیا تھا نقل ہے کہ ایک طالب خدا نے میاں
خوندملکؓ سے عرض کیا کہ ہم کو خطرے بہت آتے ہیں

نمود که ما را خطره بسیار می آید فرمودند ترا بینائی
شد که خطره ها را معلوم کردی کوشش کن و
خطرہا را نفی ساز و در یاد خدا باش که مقصود
زود حاصل شود **نقلست** که بندگی میاں ۲۷۶
بھائی مہاجرؓ را نکاح شد زن تسلیم کردند
بخانه آورده پیش میاں بھائی نشاندند همدراں
وقت کسے گفت که میراںؑ اینجا آمدند فی الحال
زن را بدل مهر شمشیر داده گفتند که ما می رویم و
صحبت میراںؑ بکنیم اختیار شما بدست شما
است بعد ازاں زن را بسیار کوشش کردند
که نکاح ثانی بکن آں زن قبول نکرد بھائی مہاجرؓ
باز آمده برابر خود برده در صحبت میراںؑ ماندند
نقلست که بی بی فاطمهؓ را وقت موت ۲۷۷
نزدیک آمد جامه و کفن خود بدست خود شستن
گرفتند و بر سر فرزنداں دست داشته
فرمودند که بے مادر خواهید شد حضرت علیؓ در
مسجد بودند طلبیده آوردند مرتضی علیؓ پرسیدند
چه می شوئید گفتند کفن حضرت علیؓ حیران شده
ماندند و بعده وصال شد همه یاراں آمده در قبر
کردند چونکه حضرت علیؓ در خواب شدند چه بینند
که در سوال و جواب منکر و نکیر در مانده اند و
گفتند که ایں ضعیفه را سختی مکن از دست
ملک الموت اکنوں خلاص یافته ام بعده
حضرت علیؓ پرسیدند که چه سبب است فرمودند
سوزن کسے نزد ما بود وا نداده ام و بدیوار

میاں خوند ملکؓ نے فرمایا کہ تجھکو بینائی حاصل ہوئی اسی
سے تو نے خطروں کو معلوم کیا کوشش کر اور خطروں کی نفی کر
خدا کی یاد میں رہ تو مقصود جلد حاصل ہوگا **نقل** ہے کہ
میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح ہوا بیوی ان کے حوالے
کی گئیں اور گھر میں لاکر ان کے سامنے بٹھائی گئیں اسی وقت
کسی نے آکر کہا کہ حضرت مہدیؑ یہاں آئے ہیں انھوں
نے فوراً اپنی تلوار مہر کے بدلے میں عورت کو دی اور کہا کہ
ہم جاتے ہیں حضرت مہدیؑ کی صحبت میں رہیں گے تمہارا
اختیار تمہارے ہاتھ ہے اس کے بعد اس بی بی کے متعلقین
نے بہت کوشش کی اور کہا کہ دوسرا نکاح کرلو لیکن اس
بی بی نے قبول نہیں کیا یہانتک کہ بھائی مہاجرؓ واپس آکر
اپنے ہمراہ لیجاکر حضرت مہدیؑ کی صحبت میں رہے **نقل**
ہے کہ بی بی فاطمہؓ کے وصال کا وقت نزدیک ہوا بی بی
اپنے کپڑے اور اپنا کفن خود اپنے ہاتھ سے دھونے لگیں
اور فرزندوں کے سروں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ تم بے
ماں کے ہو جاؤ گے حضرت علیؓ مسجد میں تھے بی بی نے ان کو
بلا بھیجا حضرت علیؓ نے آکر پوچھا کیا دھوتے ہو کہنے لگیں
کفن حضرت علیؓ حیران ہوئے اور اس کے بعد بی بیؓ کا
وصال ہوا تمام اصحاب نے آکر بی بیؓ کو دفن کیا جب حضرت
علیؓ دفن کرکے آکر سوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ
بی بیؓ منکر و نکیر کے سوال و جواب میں پریشان ہیں اور
کہتی ہیں کہ اس ضعیفہ پر سختی مت کرو ابھی ملک الموت
کے پنجے سے رہا ہوئی ہوں اس کے بعد حضرت علیؓ نے
بی بیؓ سے پوچھا کہ تم پر یہ سختی ہونیکا کیا سبب ہے بی بیؓ نے
کہا ایک عورت کی سوئی میرے پاس تھی اس کو نہ دیکر

خانہ آویختہ ام زود گرفتہ رسانید ہرگاہ کہ حضرت علیؓ بیدار شدند سوزن ادا کردند بعدہٗ بی بی منکر نکیر را زود جواب دادند۔ **نقلست** کہ خواجہ حسن بصریؒ را ملک الموت آمدہ شکنجہ کرد حسنؒ روے خود بر زمین مالیدند ہر دو کراماً کاتبین گواہی دادند اے ملک الموت سی سال شد کہ ہیچ بدی این مرد نہ نوشتہ ایم تو بر وے چنیں سختی میکنی فرمان حق تعالیٰ در رسید اے ملک الموت دو گواہان گواہی بدہ شفقت مکن بعدہٗ رہا کرد او را وصال شد چونکہ نزد حقتعالیٰ بردند فرمان شد اے پیر فلاں شب دو رکعت نماز کردی آں قبول کردہ شد بداں سبب نجات دادم **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند اگر میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر چیزے ضعیفی کنند بر ایشاں حجت نیست حجت بر قرآن و بر رسولؐ و بر بندہ است نہ بر ایشاں و ہرگز ایشاں نیز ضعیفی نکنند و اگر ما ہم ضعیفی کنیم روا نیست **نقلست** کہ یک روز بندگی میاں نعمت رضؓ و بندگی میاںؑ گفتگو کردند میاں نعمت رضؓ فرمودند برابر شما نماز نگذاریم میاں سید خوندمیر رضؓ صف خویش پس صف میاں نعمت رضؓ گسترانیدہ فرمودند ما برابر شما نماز گذاریم **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند کہ در میان ما و بھائی سید محمود ہیچ فرقی نیست مگر اسم

گھر کی دیواریں لگائی ہوں جلد نکال کر اس کو پہنچا دیجئے جس وقت حضرت علیؓ ہوشیار ہوئے تو آپکے وہ سوئی اس کے حوالہ کر دی اس کے بعد منکر نکیر کے جواب میں بی بی نے کوئی تاخیر نہیں کی **نقل** ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ کو ملک الموت نے آکر جکڑ دیا حسنؒ اپنا چہرہ زمین پر ملنے لگے ہر دو کرام کاتبین نے گواہی دی کہ اے ملک الموت تیس سال ہوئے ہیں کہ اس مرد کی کوئی برائی ہم نے نہیں لکھی اس پر تو ایسی سختی کرتا ہے پھر خدا تعالیٰ کا حکم ملک الموت کو پہنچا کہ اے ملک الموت دو گواہوں نے گواہی دی ہے اس پر سختی مت کر اس کے بعد حسنؒ ملک الموت کے پنجے سے رہا ہوئے اور ان کا وصال ہوا جب حق تعالیٰ کے نزدیک فرشتے انکو لے گئے تو فرمان ہوا کہ اے بڈھے فلاں شب دو رکعت نماز جو تو نے ادا کی تھی وہ قبول کیگئی اسی سبب سے میں نے تجھے نجات دی **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا اگر میراں سید محمود اور میاں سید خوندمیر کوئی ضعف کا کام کریں تو ان پر حجت نہیں ہے، حجت قرآن پر رسولؐ پر اور بندے پر ہے نہ کہ ان پر اور یہ بھی ہرگز کوئی ضعف کا کام نہیں کریں گے اور اگر ہم بھی کوئی ضعف کا کام کریں تو روا نہیں ہے **نقل** ہے کہ ایک روز بندگی میاں نعمت رضؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے کچھ گفتگو کی میاں نعمت نے فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے میاں سید خوندمیر رضؓ نے اپنا مصلا میاں نعمت کے مصلے کے پیچھے بچھا دیا اور فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھینگے **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہمارے اور بھائی

که مارا مهدی میگویند و ایشانرا نمی گویند
نقلست که چون میرانؑ به قصبهٔ جیسلمیر رسیدند ۲۸۲م
دران قصبه قرار گرفتند ناگاه یک یاره آمده
عرض نمود که ولایت کافران است و دستور ما
می میرد چه می فرمایند توجه کرده فرمودند که ذبح
کنید فی الحال میان عبدالمجیدؓ ذبح کردند
باز فرمودند فرمان حق تعالیٰ میشود اگر کافران
غلبه کنند معجزهٔ رسولؐ چنین بود که هرگاه کافران
غلبه کردندے و روے مبارک میدیدے
یا گریختے یا مطیع شدندے و ترا هم خاتم ولایت
کردیم و همین کرامت دادیم بعدهٔ همه کسان
به سویت مشغول شدند ناگاه نظر کافران بر ستوره
افتاد با شور و غوغا رفته به سردار خود خبر کردند و
فریاد کردند سردار فی الحال لشکر خود جمع ساخته
در خود اندیشید و گفت کسے ناقصان این کاره
کرده باشد یک کرت با دو سه مردم بروم چونکه
آمد چه بیند که فقیران هفتاد یا هشتاد انده
غلو می کنند پس آن کافر گفت چرا جان خود
رائگان میدهید بعدهٔ یاران فرمودند که بفرمودهٔ
میرانؑ این کار کردیم بعدهٔ آن کافر نشسته امامؑ
را خبر کرد و تابعان خود را گفت مبادا کسے
تعظیم کنند ناگاه امامؑ برآمدند و تجلی بر ایشان
چنان شد که یکایک از اسپان خود فرود شدند
و سردار کافران سر خود برپا سے امامؑ نهاد فاما
امامؑ سر او هم بالا نکرده پس آن کافر کلان بتوجه

سید محمود کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے بجز نام کے کہ مجھکو
مہدی کہتے ہیں اور انکو نہیں کہتے **نقل** ہے کہ حضرت
مہدیؑ جب جیسلمیر پہنچے اور اس قصبہ میں قیام کیئے تو
یکایک ایک صحابی نے آکر عرض کیا کہ کافروں کا شہر
ہے اور ہمارا جانور مرنیکے قریب ہے کیا حکم ہوتا ہے حضرتؑ نے
توجہ کرکے فرمایا کہ ذبح کردو فوراً میاں عبدالمجیدؓ نے ذبح
کردیا پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا فرمان حق تعالیٰ ہوتا
ہے کہ اگر کافر حملہ کریں تو رسولؐ کا معجزہ یہ تھا کہ جب
کبھی کافر حملہ آور ہوتے اور چہرۂ مبارک کو دیکھتے تو یا تو
بھاگ جاتے تھے یا اطاعت قبول کرتے تھے تجھکو بھی
ہم نے خاتم ولایت کیا ہے اور یہی بزرگی دی ہے، بعد ازاں
تمام لوگ سویت کرنے میں مشغول ہوئے تو یکایک
کافروں کی نظر ذبح کئے ہوئے بیل پر پڑی بہت شور و
غل مچا کر اپنے سردار کے پاس گئے اور اس واقعہ کی
خبر دی اور فریاد کئے ان کے سردار نے فوراً اپنا
لشکر جمع کیا پھر اپنے دل میں سوچا اور کہا کہ شاید
کچھ کم سمجھ اشخاص نے یہ کام کیا ہے اک دفعہ صرف
دو تین آدمیوں کے ساتھ جا کر دیکھوں جب آیا
تو کیا دیکھتا ہے کہ ستر یا اسی فقیر کباب بھونتے
ہیں پس اس کافر نے کہا کہ کیوں تم لوگ بے فائدہ اپنی
جانیں دیتے ہو اس کے بعد ان اصحاب نے فرمایا کہ ہم نے
اپنے امامؑ کے حکم سے یہ کام کیا ہے پھر وہ کافر گھوڑے پر بیٹھا ہوا
امامؑ کو اطلاع کروایا اور اپنے تابعداروں سے کہدیا
کہ کوئی انکی تعظیم نہ کریں یکایک امامؑ برآمد ہوئے اور
ان لوگوں پر تجلی ایسی طاری ہوئی کہ فوراً اپنے گھوڑوں سے

تمام بہ نشست و امامؑ ہمہ دینِ محمدی بیان کردند
بعدہٗ او گفت کہ خوندکار بغیر آمدن ما سوار نشوند
بعدہٗ میرانؑ فرمودند کہ ایں ملک مارا حقتعالیٰ دادہ
است ہر کہ ازیں ملک اطاعت ما کند بہتر وگرنہ
جنگ کردن نتواند باز ہر گاہ فرمان شود
پیشتر شویم بعدہٗ او گفت کہ ملکِ حقتعالیٰ
است ہر جا کہ قابل آید بمانید ما غلام ہستیم
بعدہٗ امامؑ درون ڈیرہ رفتند و او پیش مادر
کوچک آمدہ گفت کہ اے عورت تو چہ بلا کردی
ملک خود بدست خود گم کردہ بودی مردِ خداے
چنانست کہ نہ گاہے دیدہ ایم و نہ وقتے
شنیدہ ایم ہر گاہ تجلی آن ذات باشد نہ قوت
مومن ماند نہ کافر ہر چونکہ باشد خوشنودی او
بکنید پس آرد و گوسفند و روغن بسیار فرستادہ
عذر خواہی کردہ کہ ما و ام ہر جا کہ قابل شما آید
بمانید ملکِ حقتعالیٰ است بعدہٗ چہار پنج روز
را فرمودند کہ فرمانِ حقتعالیٰ رسیدہ کہ پیشتر
شوید پس کافر آمدہ عرض نمود اگر رضا ے
باشد بدنبال تشریف بیایم ہیچ جواب
نیافتہ ؎

نظم

گر بہ ست سر مست من ناگہ ببازار آمدے
ہر کجا صاحب دلے بودے خریدار آمدے
گبر و مومن گر بدیدے سوے زلف و روے او
مومن از اسلام و گبر از کفر بیزار آمدے
چوں رسیدم خانۂ کعبہ سر نہادم در سجود

اتر پڑے کافروں کے سردار نے اپنا سر حضرت مہدیؑ
کے قدموں پر رکھدیا لیکن حضرتؑ نے اس کے سر کو اٹھایا
بھی نہیں پھر وہ کافر جو سیہ کا بڑا تھا کامل توجہ کیساتھ
بیٹھا اور امامؑ نے تمام دینِ محمدی بیان فرمایا اس کے
بعد اس نے امامؑ سے کہا کہ خوندکار یہاں سے نہ جائیں
تاوقتیکہ پھر ہم آکر نہ ملیں اس کے بعد حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمکو دیا ہے جو کوئی اس ملک میں
ہماری اطاعت کرے بہتر ہے ورنہ ہم سے جنگ نہ کرسکیگا پھر
جسوقت فرمانِ خدا ہوگا ہم آگے چلے جائینگے اسکے بعد اس نے کہا کہ
بیشک خدا تعالیٰ کا ملک ہے جو جگہ آپکو پسند آوے آپ وہاں
رہیں اسکے بعد امامؑ اپنے ڈیرے میں چلے گئے اور یہ
اُس نے اپنی چھوٹی (علاتی) ماں کے پاس جاکر کہا کہ اے
عورت تو نے کیا بلا مول لی تھی اپنا ملک اپنے ہاتھوں سے
کھو رہی تھی، وہ مردِ خدا ایسا ہے کہ نہ کبھی ہم نے دیکھا نہ سنا
جسوقت اس ذاتِ مبارک کی تجلی پڑتی ہے تو نہ مومن کی
قوت رہتی ہے نہ کافر کی جسطرح بھی ہو انکی خوشنودی حاصل کرو
پھر اُس نے بہت سا آٹا بکرے اور گھی روانہ کیا اور معافی
کا خواستگار ہوکر کہلایا کہ جبتک چاہیں جو جگہ پسند آئے وہاں
رہیں خدا تعالیٰ کا ملک ہے، اس کے چار پانچ روز بعد حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ آگے بڑھو پھر اس کافر نے آکر
عرض کیا کہ اگر رضا ہو تو حضرتؑ کے ہمراہ چلوں لیکن حضرتؑ
نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا ؎ (ترجمہ ابیات)
اگر میرا متوالا یکایک بازار میں آجاتا
جہاں کہیں کوئی صاحب دل ہوتا خریدار بن جاتا
اگر اسکے زلف اور اسکے رخ کو گبر و مومن دیکھ لیتے

ازوصالِ ایں مشائخ بوے زنار آمدے
روایت کردہ اند چونکہ شیخ صدرالدین ۲۸۳۹ م
امامؑ را اطاعت کردند در ٹھٹھہ بعدہٗ غلام جام
اسمہٗ دلشاد غصہ کردہ گفت کہ از ولایت تو
صدرالدین غلامی سید محمدؑ اختیار کردہ و
سید محمد دعوی مہدی میکند ہشیار باش تدبیر
زود بکن جام گفت چہ کنم دلشاد گفت کہ
دنبال ایشاں ہفتاد یا ہشتاد مردماں اند
ہریک متعد بہ شمشیر نیستند رضا بدہ بند کردہ
بیارم تاخیر نباید کرد و دریا خاں از تو باغی
شدہ است جام گفت یکیا مردم معتبر را فرستادہ
بگویانید کہ از ملک ما بیروں شوید و گرنہ لشکر
خواہم فرست بہ گفتۂ جام چند مردم معتبر رفتہ
بگفتند بعدہٗ امامؑ توجہ کردہ فرمودند فرمان حق
تعالی میشود مادام کہ فرمان ندہیم ازیں ملک
بیروں نہ شوید و ترا ملک دادہ ایم فقراں در
ہجرت معذور شدہ اند اگر بر تو باغیاں غلبہ
کنند تو از دائرہ بیروں شدہ مقابلہ بکن و بہ
بیں کہ چگونہ می گریزند معجزہ جد تو ہمین است
بعدہٗ یک سندھی کمان بر زمین نہادہ پیش بادشاہ
گفت کہ ہنوز دریا خاں بغاوت نکردہ از دل
خود ملکے اسمٗ دلشاد معقول آمدہ گفت کہ
من بزبان دریا خاں سخن بغاوت شنیدہ ام باور
نہ کنم بعدہٗ دریا خاں را گویانید کہ خیل خود
زود متعد کردہ بیارید باشما مشورت است

تو مومن اسلام سے اور گبر کفر سے بیزار ہو جاتا
جب میں خانہ کعبہ میں پہنچا تو سجدہ میں سر رکھدیا
مجھے ان مشائخین (دنیا پرست) کی ملاقات سے زنار کی بو
آرہی تھی۔ روایت کرتے ہیں کہ جب شیخ صدرالدین نے
شہر ٹھٹھہ میں امامؑ کی اطاعت کی اسکے بعد جام کے غلام مسمی
دلشاد نے غصہ کر کے جام سے کہا کہ تیرے شہر میں صدرالدین نے
سید محمدؑ کی غلامی اختیار کر لی اور سید محمد مہدی ہونیکا دعوی کرتے
ہیں تو ہوشیار رہ اور جلد تدبیر کر جام نے کہا کیا کروں دلشاد
نے کہا کہ انکے پیچھے ستر یا اسی آدمی ہیں ان میں سے
ہر ایک ہتھیار ہی نہیں ہے حکم ہو تو ابھی انکو قید کر کے لاتا ہوں
دیر ہی نہیں کرنی چاہیئے دریا خاں تجھ سے باغی ہو گیا ہے
جام نے کہا ایک دو کسی معتبر آدمی کو بھیجکر کہلانا چاہیئے کہ ہمارے
ملک سے باہر ہو جاؤ ورنہ ہم لشکر بھیجیں گے، جام کے کہنے
سے چند معتبر اشخاص گئے اور ویسا ہی کہا اس کے بعد امامؑ
نے توجہ کر کے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ جب تک ہمارا
حکم نہو اس ملک سے باہر نہوں یہ ملک ہم نے تجھکو دیا ہے فقرا
ہجرت (کی تکالیف) سے تھک گئے ہیں اگر باغی تجھ پر
حملہ کریں تو دائرہ سے نکل کر ان کا مقابلہ کر اور دیکھ کہ
کس طرح بھاگتے ہیں یہی تیرے دادا کا معجزہ تھا اس
اطلاع کے پہنچنے کے بعد ایک سندھی نے اپنی کمان بادشاہ
کے سامنے زمین پر ٹیک کے کہا کہ ابھی دریا خاں نے بغاوت
اپنے دل سے دور نہیں کی ہے، بادشاہ کو دلشاد کی بات
معقول معلوم ہوئی اس نے کہا کہ میں نے دریا خاں کی زبان
سے کوئی بغاوت کی بات نہیں سنی ہے میں اس شکایت
کو باور نہیں کرتا اس کے بعد دریا خاں کو کہلایا کہ جلد اپنا

دریاخان پسر خود احمد خان را گفت که تنها می روم هر وقت که ما گویانیم آنوقت لشکر مستعد کرده علیحده بمانند بر گفته جام بر فرزند رسولؑ بیوفائی نخواهم کرد این گفته دریاخان پیش جام رفت و گفتار امامؑ معلوم کرد و گفت که اے جام چه معنی دارد که فقیران با بادشاه مقابله کردن نتوانند فرمان بده تا یک احمد خان پسر من بس است جام گفت که شتابی کنید پسر را گویانید که زود خیل مستعد کرده بیاید بعد شنیدن آنچه پدر فرموده بود همچنان کرده بعده دلشاد در خلوت عرض کرد که آنچه گفتیم به ظهور رسید بعده جام گفت آنچه شود شود لیکن ما با سید مقابله صف کشیده نخواهم کرد اگر بخودی خود از شهر بیرون روند فبها وگرنه ملک ما رفت بعده دلشاد بقالان را دهائی دهانید که کسے مردم امامؑ را غله ندهید دوکانها بسته دارید بعد از دو سه روز امامؑ را خبر کردند فرمودند که فرمان خدا تعالی میشود که ملک شما را دادیم بروز چهارم دوکانها به کشایند فی الحال یاران دویدند این حکم جاری کردند بعده امامؑ را گویانیدند اگر منظور باشد در درگاه قرار بکنید جاے خوب است وگرنه به جهاز نشسته بروند امامؑ توجه کرده فرمودند که فرمان شد که به جهاز بنشینید بعده امامؑ فرمودند جهاز بیارید بعده جهاز ته

لشکر تیار کر کے لاؤ تم ہی مشورہ کرنا ہے دریاخان نے اپنے لڑکے احمد خان سے کہا کہ میں تنہا جاتا ہوں جسوقت میں کہلاؤں اس وقت لشکر تیار کر کے علیحدہ ٹھیرنا جام کے کہنے پر میں فرزند رسولؑ سے بے وفائی نہیں کروں گا یہ کہکر دریاخان جام کے پاس گیا اور امامؑ کی گفتار معلوم کیا اور کہا کہ اے جام فقیروں کا بادشاہ سے مقابلہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے فرمان دیجئے تو میرا ایک فرزند احمد خان کافی ہے جام نے کہا کہ جلدی کرو دریاخان نے اپنے لڑکے کو کہلایا کہ جلد لشکر تیار کر کے لا احمد خان نے یہ حکم سن کر جیسا اس کے باپ نے کہا تھا ویسا ہی کیا' اس کے بعد دلشاد نے خلوت میں جام سے کہا کہ میں نے جو کہا تھا اس کا ظہور ہو گیا اس کے بعد جام نے کہا جو کچھ ہوگا ہوگا لیکن سید کے ساتھ صف بندی کر کے مقابلہ نہیں کروں گا اگر وہ خود بخود شہر سے باہر چلے جائیں تو بہتر ورنہ ہماری بادشاہت گئی اس کے بعد دلشاد نے دہائی دلوا دی (عام اطلاع کروا دیا) کہ امامؑ کے لوگوں کو کوئی دوکاندار غلہ نہ دے دوکانیں بند رکھیں دو تین دن کے بعد امامؑ کو اس بات کی خبر ہوئی حضرتؑ نے فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ یہ ملک تمکو ہم نے دیا ہے چوتھے دن دوکانیں کھلوا دو فوراً حضرتؑ کے اصحاب دوڑے اور یہ حکم جاری کئے اس کے بعد جام کے لوگوں نے امامؑ کو کہلایا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو درگاہ میں قیام فرمائیے بہتر جگہ ہے ورنہ جہاز پر سوار ہو کر کسی اور جگہ چلے جائیے امامؑ نے توجہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ جہاز پر بیٹھ جاؤ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا

آوردند ناخدایان را گفتند که درمیان جوے
ایشاں را غرق کنید بعدهٔ ناخدا اے جہاز
خواست که غرق کند ناگاه جوے در جوش
آمد امامؑ توجه کرده فرمودند فرمان میشود که
مدتے است ایں جوے تمنائے پسخوردهٔ تو
میکند بعدهٔ یاراں را پرسیدند که چیزے پسخوردهٔ
ہست جوے طلب میکند بعدهٔ خار ماہی بود
آں خار ماہی بدست خود گرفته در جوے نہادہ
فرمودند که بستاں فی الحال فرو شد بعدهٔ خلاصیاں
رسن ہائے جہاز بریده انداختند غلغله کرده
در جوے افتاده گریختند جہاز در جنبش شد
امامؑ فی الحال استاده شده فرمودند ہیچ چیز
تعلق نیست خدا حافظ است بعدهٔ بغیر
خلاصیاں جہاز روانه شد بجائے آں جاه
چوبیکه ازاں غله میکوبند نہاده ایستاده کردند
آنرا با رہائے رسن جہاز بستند به ہمیں ترتیب
بر کناره آوردند بعدهٔ حضرت میرانؑ توجه سوے
حق تعالی کردند فرمان شد که یک باغ دشمن
خدا نزدیک است درختان او بریده بیارید
ترا بہا کرده بعدهٔ یاراں تفحص کرده درختہائے
باغ دلشاد میوه دار بریده آوردند آں خبر
جام را رسانیدند تا چند ماه ہمونجا ماندند بعدهٔ
فرمان شد که ازینجا پیشتر شوید فی الحال پیشتر
شدند خاطر بغیر امر حقتعالی ہیچ کار نکردند
نقلست که سخن در متابعت میرانؑ ص ۲۸۷ ج

کہ جہاز لاؤ پھر انھوں نے جہاز لایا اور ملاحوں کو تاکید کی کہ
ان لوگوں کو ندی میں غرق کر دیں اس کے بعد ملاحوں نے
جہاز کو ڈبانا چاہا تو یکایک ندی کو جوش ہوا پھر امامؑ نے
توجہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ ایک مدت سے اس ندی
کو تیرے پسخوردہ کی تمنا ہے اس کے بعد صحابہؓ سے آپ نے
پوچھا کہ کیا کچھ پسخوردہ ہے ندی طلب کرتی ہے اس کے بعد
کچھ مچھلی کے کانٹے موجود تھے وہی کانٹے حضرتؑ نے
اپنے دست مبارک سے ندی میں ڈال دئے اور فرمایا کہ
لے اس کے ساتھ ندی کا جوش ساکن ہو گیا اس کے بعد
ملاحوں نے جہاز کی رسیاں کاٹ دیں اور شور و غل کرتے
ہوئے ندی میں کود کر بھاگ گئے جہاز نیچے اوپر ہونے لگا
امامؑ نے فوراً کھڑے ہو کر فرمایا کسی چیز کی حاجت نہیں ہے
خدا حافظ ہے اس کے بعد بغیر ملاحوں کے جہاز روانہ
ہوا بجائے بادبان کے ایک موٹی لکڑی جس سے غلہ کوٹا
جاتا تھا کھڑی کی گئی اور اس کو جہاز کی رسیوں کے
ٹکڑے باندھ دئے اسی ترتیب سے جہاز کو کنارہ پر لائے
اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے حق تعالی کی طرف توجہ
کی فرمان ہوا کہ دشمن خدا کا ایک باغ نزدیک ہے اس کے
درخت کاٹ کر لاؤ تجھکو بخشدیا گیا ہے اس کے بعد حضرتؑ
کے اصحابؓ نے اس باغ کا پتہ چلایا دلشاد کے باغ
کے میوہ دار درخت کاٹ کر لائے اس بات کی اطلاع
جام کو پہنچی چند مہینے حضرتؑ اسی جگہ رہے اس کے بعد
فرمان ہوا کہ یہاں سے آگے بڑھ جاؤ فوراً آگے بڑھے
لیکن خدا کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کئے نقل ہے کہ
حضرت مہدیؑ کی پیروی کے بارے (صحابہؓ میں) گفتگو

رفته بود که متابعت او دین است و مجرد
قول و فعل او حجت دین خدا است پس
طالب حق را باید که متابعت او تمام نماید
بندگی میاں رض فرمودند آرے ہمیں است
اما در ہر محل متابعت او ممکن نیست دریںجا
بندگیمیاں نعمت رض فرمودند پس طالب چہ باشد
که متابعت قول و فعل مرشد خود نکند بندگیمیاں رض
فرمودند حضرت میراں ع شما را اقلاش فرموده
اند خدا تعالی شمارا بریں ہمت جزا خواہد
داد اما مارا ہمیں لازم است که بہ فرمودگی او
کار کنیم پس فرمودند فلاں جائے ما و شما و ہمه
برادراں بدنبال میراں ع می رفتیم جوے پیش
آمد کسے بآواز بلند گفت که ایں جا آب
در جوے بسیار است و ازاں طرف راه است
ما ہمه آنطرف شده بر جوے گذشتیم و حضرت
میراں ع براہے که رخ نموده بودند اسپ را
ازاں جانب باز نه گردانیدند تمام در آب
تر شده ازاں جوے گذشتند بعده آنجا
توقف کرده جامہا خشک کرده روانه
شدند میاں رض فرمودند که چنیں متابعت
او کردن نتوانستیم دیگر متابعت او کجا
و ما کجا **نقلست** که مہدی علیه السلام
از کسے خدمت نگرفتند بلکه مملوکان خود را
ہم خدمت نه فرمودند **نقلست** که حضرت
میراں ع برائے گرم کردن آب دیگ داشتند

ہو رہی تھی کہ مہدی ع کی پیروی ہی دین ہے اور حضرت مہدی ع
کا محض قول و فعل ہی دین خدا کی حجت ہے پس طالب
حق کو چاہئے کہ حضرت ع کی پوری پوری پیروی کرے بندگی
میاں (سید خوندمیر رض) نے فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن ہر
محل میں حضرت مہدی ع کی پیروی ممکن نہیں ہے اس موقع
پر بندگی میاں نعمت رض نے فرمایا پس وہ طالب ہی کیا ہے
جو اپنے مرشد کے قول و فعل کی پیروی نہ کرے بندگیمیاں رض
نے فرمایا حضرت مہدی ع نے تم کو مرد قلاش (فانی فی اللہ
باقی باللہ) فرمایا ہے خدا تعالی تمہاری اس ہمت کی تم کو
جزا دیگا لیکن ہمارے لئے تو یہی لازم ہے کہ حضرت ع
کے حکم کی تعمیل کریں پھر میاں رض نے فرمایا فلاں جگہ ہم تم
سب برادر حضرت مہدی ع کے پیچھے چل رہے تھے ایک
ندی سامنے آئی کسی نے پکار کر کہا کہ اس جگہ ندی میں پانی
گہرا ہے اور اس طرف سے راستہ ہے یہ سنکر ہم سب اسی
طرف سے ہو کر ندی سے گذر گئے اور حضرت مہدی ع جس
راستے کی طرف رخ کئے تھے اس جانب سے گھوڑے کو
نہیں پھیرے تمام پانی میں تر ہو کر ندی سے گذرے اسکے
بعد ایک جگہ ٹھیر کر کپڑے سکھا کر روانہ ہوئے میاں رض
نے فرمایا حضرت مہدی ع کی اتنی پیروی ہم نہیں کر سکے
تو آپکی دوسری پیروی کہاں اور ہم کہاں **نقل ہے**
حضرت مہدی ع کسی سے کوئی خدمت نہیں لیتے تھے
بلکہ اپنے مملوکوں (باندی غلام) کو بھی کوئی کام کرنے ۲۸۵ م
کے لئے نہیں فرماتے تھے **نقل ہے** کہ حضرت
مہدی ع پانی گرم کرنے کیلئے ایک بڑا برتن رکھ چھوڑے ۲۸۶ م
تھے ہر پچھلی رات سے اٹھکر آپ خود بہت

آخر شب خود برخاستہ دراں بسیار آب گرم
کردے اگر حاجت غسل بودے غسل
کردندے و وضو کردندے بعدہٗ بعضے کساں
نیز آب گرم ازانجا بردندے روزے یک
فقیر پیش ازانکہ میراں علیہ السلام بیایند خود آمدہ
آب گرم کردہ داشت حضرتؑ آمدہ دیدند کہ
کسے گرم کردہ است آں آب را استعمال نمودند
روز دوم پیش ازانکہ فقیر بیاید خود آمدہ آب گرم
کردند چوں او آمد فرمودند دی شب تو آب گرم
گفت آرے فرمودند تو بایاد خدا مشغول باش
و خود را دریں کار میفگن دریں محل بندگی میاں رضؓ
فرمودند ایں خاصۂ مہدی است اگر کسے خدمت
ما کند ما از خدا بینیم و تسلیم باشیم نقلست ح ص ۲۸۷
کہ بندگی میاںؓ طالبان را فرمودند آنچہ از حضرت
میراںؑ شنیدہ ام گفتہ شنوانیم و آنچہ دیدہ ام
کردہ نمائیم اما خاصہ ہائے ذات او از کجا
آریم چنانچہ حضرت میراںؑ در مجمع زناں برائے
شنوانیدن قرآن گذر فرمودندے بعضے از
زناں و طفلان شیرخوارہ بیہوش شدہ
افتادندے و حضرت میراںؑ از ہر آں
کوزہ کہ آب نوشیدندے آں کوزہ چناں
معطر شدے تا کہ پارہ پارہ شدے خوش بوی
او نرفتی و اگر از دست مبارک خود دست
کسے گرفتے تا مدتے در دست وے خوشبوئے
ماندے و قتیکہ در چاہ شور و تلخ مضمضۂ مبارک

پانی گرم کیا کرتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے
اور وضو فرماتے تھے اس کے بعد بعض اور اصحاب بھی گرم پانی
اسی جگہ سے لیا کرتے تھے ایک روز ایک فقیر نے قبل اسکے
کہ حضرت مہدیؑ اٹھکر آئیں خود آکر پانی گرم کرکے رکھدیا
حضرتؑ نے آکر دیکھا کہ کسی نے پانی گرم کردیا ہے اسی پانی کو
آپ استعمال کئے، دوسرے روز اس فقیر کے آنے سے
پہلے خود آکر پانی گرم کئے جب وہ فقیر آئے تو ان سے آپ
نے فرمایا کل رات تو نے پانی گرم کیا تھا اس نے کہا ہاں
حضرتؑ نے فرمایا تو یاد خدا میں مشغول رہ اور خود کو اس
کام میں مت ڈال اس موقع پر بندگی میاںؓ نے فرمایا یہ
مہدیؑ کا خاصہ ہے اگر کوئی شخص ہماری خدمت کرے
تو ہم خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں اور راضی برضا
رہتے ہیں نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے طالبوں سے
فرمایا کہ جو کچھ ہم نے حضرت مہدیؑ سے سنا ہے کہکر سنائینگے
اور جو کچھ دیکھا ہے کرکے دکھلائینگے لیکن ذات
مہدیؑ کے خاصے کہاں سے لائیں گے چنانچہ جب
حضرت مہدیؑ عورتوں کے مجمع میں قرآن سنانے کے
لئے تشریف لے جاتے تو بعض عورتیں اور شیرخوار
بچے بھی بیہوش ہوجاتے تھے اور حضرت مہدیؑ
جس کسی کوزے سے پانی نوش فرماتے وہ کوزہ
ایسا خوشبودار ہوجاتا کہ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہوتا تو
اسکی خوشبو نہ جاتی تھی اگر حضرت مہدیؑ کسی کا ہاتھ اپنے
مبارک ہاتھ سے پکڑتے تھے تو مدت دراز تک وہ
خوشبو دار رہتا تھا جب کبھی کسی کھارے اور بدمزہ
پانی کے کنوئیں میں کلی کردیتے تھے اس کا پانی میٹھا

خود انداختے آں چاہ شیریں شدے و در وقت
تکلم دم آنحضرت ع با ذکر حقتعالی علیحدہ معلوم شدے
و در وقت دعوت قطرات آب زاری کہ بر
ریش مبارک جمع شدے و بہ افشاندن آں ہر
کرا قطرہ رسیدے ازاں مست وجاذب حق
گشتے و بجملہ ایں خاصہ ہائے ذات او اند کسے
را دریں دخل نیست **نقلست** بندگی میاں رض
فرمودند کہ مرشد ہمہ کس مہدی ع است اگرچہ
ظاہر کسے بحضور ما یاں می آیند ایں نیک نامی
بما نہادہ اند یعنے سوبھاگہ میاں نعمت رض فرمودند
پس ما چہ ایم بندگی میاں رض فرمودند کہ ما یاں
استماعی و استدلالی ہستیم بحضرت مہدی ع
نقلست کہ میراں سید محمود رض را ہرگاہ کہ جذبۂ
حقتعالی شد میراں ع بی بی الہداتی رض را فرمودند
بیائید فرزند خود را بہ بینید کہ پوست و گوشت
و استخواں و خون و مو ہمہ بھائی سید محمود اللہ
شدہ است ایں فضیلت بہ بینید **نقلست**
روزے مہدی موعود ع میراں سید محمود رض را
فرمودند کہ بھائی سید محمود گاہے خطرہ میگذرد کہ
سید محمود فرزند مہدی موعود پدر عرض کردند کہ میرانجی
آنجا کہ مہدی ذات خداوند نیست در انجا سید محمود
کیست بریں التماس حضرت مہدی ع بزبان مبارک
خویش فرمودند شاہ باشی شاہ باشی۔
نقلست چونکہ ملک جیو خبر قتال بندگی میاں رض
شنیدند عزم رفتن کردند زن او شاں رفتن ندادند

ہوجاتا تھا، گفتگو کے وقت آنحضرت ع کی سانس ذکر
حق تعالی کے ساتھ علیحدہ چلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی دعوت
(بیان قرآن) کے وقت زاری کی حالت میں آنسوؤں
کے قطرے ریش مبارک پر جمع ہوتے اور انکو آپ
جھٹکتے تھے تو جس کسی پہ ایک قطرہ پڑ جاتا وہ مست
اور جاذب حق ہوجاتا اور اسی کے مانند آنحضرت ع کی
۲۸۸ ف ب ذات مبارک کے خاصے ہیں جن میں کسی کو دخل نہیں ہے
نقل ہے کہ بندگی میاں رض نے فرمایا کہ سب کے مرشد مہدی ع
ہیں اگرچہ بظاہر لوگ ہمارے حضور میں آتے ہیں یہ
نیک نامی یعنے سوبھاگہ ہم کو دیتے ہیں، میاں نعمت رض
نے فرمایا پھر ہم کیا ہیں بندگی میاں رض نے فرمایا کہ ہم
حضرت مہدی ع کے استماعی اور استدلالی ہیں یا حضرت
۲۸۹ م مہدی ع سے سنکر اور دلیل لیکر دوسروں کو سنانے سمجھانے
والے ہیں) **نقل** ہے کہ میراں سید محمود رض کو جس وقت جذبۂ
حق تعالی ہوا تو حضرت مہدی ع نے بی بی الہداتی رض سے فرمایا
کہ آؤ اپنے فرزند کو دیکھو کہ بھائی سید محمود کا پوست
۲۹۰ م گوشت ہڈی خون اور بال بال تمام اللہ ہو گیا ہے اس
فضیلت کو دیکھو **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مہدی ع
نے میراں سید محمود رض سے فرمایا کہ بھائی سید محمود کبھی یہ خطرہ آتا
ہے کہ سید محمود فرزند اور مہدی موعود پدر ہے میراں سید محمود رض
نے عرض کیا میرانجی جہاں مہدی ع کی ذات خداوندی
ہے وہاں سید محمود کون ہے اس التجا پر حضرت مہدی ع
نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا شاہ باش شاہ
۲۹۱ باش **نقل** ہے کہ جب میاں ملک جی نے بندگی میاں رض
کے جنگ کی خبر سنی تو جانے کا ارادہ کیا انکی بیوی

دگفتند کہ ما چند مدت نشستہ مشقت بہ بینم اگر
با ما شرط کنند کہ بعد قتال در آمدن فرق نکنم و
بروز قیامت جفت ما باشند تا رفتن بہ ہم دریں
میاں ملک مذکور حیران بودند بعدہٗ صدیقِ ولایتؓ
خود آمدہ فرمودند کہ شرط بکنید و بگوئید وقتیکہ بیایم
خبر بکسے مکنید آخر الامر بعدِ قتال چہار ماہ ملک
مذکور آمدند چونکہ مادرِ ملک را خبر شد آمدہ
دامن گرفتہ فرمودند کہ اے پسر از من ملاقی نمی
شوی بعد ازاں نیامدند **نقلست** کہ ملک ۲۹۲
برہان الدینؒ برادرِ ملک معروف مہاجرؓ با زن
خود بعد وصال ملاقات کردند **نقلست** ۲۹۳
کہ ملک حمادؒ شش ماہ آمدند بعد قتال **نقلست** ۲۹۴
کہ یکے مہاجر را وقتِ رحلت قریب بود حضرت
مہدیؑ برادراں را حکم محافظتِ شاں فرمودند
آں مہاجر گفت کہ ہمہ اولیاء بہ من سجدہ می
کنند برادراں بحضرت میرانؑ عرض کردند فرمودند کہ
آرے ہمچنان است باز مہاجر گفت کہ ہمہ
انبیاء مارا سجدہ می کنند باز عرض بہ سمع عالی رسانیدند
بزبانِ مبارک فرمودند آرے ہمچنان است
ہمہ تعجب کردند بعدہٗ حضرت امیرؑ فرمودند کہ چہ
متعجب می شوید چنانچہ یک کودک غصہ میکند
برائے تسکین او پایش را بوسہ دادند ہمچناں
سجدۂ ایشاں بدانند **نقلست** کہ تحت ۲۹۵
ایں آیت وجعلناہ نورا انھدی
الآیۃ حضرت میرانؑ بزبان مبارک خویش

نے انھیں جانے سے روکا اور کہا کہ ہم کب تک بیٹھے رہ کر مشقت دیکھتے رہیں اگر ہم سے تم شرط کر لیں کہ شہادت کے بعد بھی آنے میں فرق نہیں کروں گا تو جانے دو نگی، میاں ملکجی اس معاملہ میں حیران تھے اس کے بعد صدیق ولایتؓ نے خود آ کر فرمایا کہ تم شرط کر لو اور کہدو کہ جب میں آؤں تو میرے آنیکی خبر کسی کو نہونے دیں، آخرکار شہادت کے بعد چہار مہینے ملک مذکور آئے جب انکی ماں کو یہ خبر ہو گئی تو انھوں نے آ کر ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اے لڑکے تو مجھ سے نہیں ملتا اس کے بعد پھر وہ نہیں آئے **نقل** ہے کہ ملک معروف مہاجرؓ کے بھائی ملک برہان الدینؓ نے اپنے وصال کے بعد اپنی بیوی سے ملاقات کیا **نقل** ہے کہ ملک حمادؒ شہادت کے بعد چھ مہینے تک آئے **نقل** ہے کہ ایک مہاجر کا وقتِ رحلت قریب تھا حضرت مہدیؑ نے برادروں کو انکی نگرانی کا حکم فرمایا، اس مہاجر نے ایک بار کہا کہ تمام اولیاء مجھکو سجدہ کرتے ہیں برادروں نے یہ بات حضرت مہدیؑ کو سنائی تو فرمایا ہاں ایسا ہی ہے پھر اس مہاجر نے کہا کہ تمام انبیاء ہم کو سجدہ کرتے ہیں پھر حضرتؑ کے گوش اقدس پر یہ بات ڈالی گئی تو زبانِ مبارک سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے سب نے تعجب کیا اس کے بعد حضرت امیرؑ نے فرمایا کیوں تعجب کرتے ہو جیسا کہ ایک بچہ غصہ کرتا ہے تو اس کی تسکین کے لئے اس کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہیں ویسا ہی ان کے سجدے کو جان لو **نقل** ہے کہ آیت ہذا اور ہم نے بنایا اس کو نور جس سے راہ دکھلاتے ہیں تا آخر کے

فرمودند کہ نورِ نبوت لطیف بنورِ ولایت الطف
ساخت **نقلست** بندگی میاں سید محمود رضؓ فرمودند
بوقت وصال فرزندانِ خود را کہ شما بر شرعِ
محمدؐ بر طریقِ مہدیؑ استوار شدہ برین ہر دو تابعانِ
خود را حکم کنید و برین حکم ہر کہ پیش شما بمیرد شافع
آں روزِ قیامت ما باشیم ازیں سبب میگویم کہ بجانب
راست و چپ محمد نبیؐ و محمد مہدیؑ ہر دو استادہ
اند حکم می فرمایند بر فرمودہ ایشاں میگویم از خود نمی
گویم **نقلست** کہ میاں سید شہاب الدین رضؓ بر
حصارے توجہ نشستہ بودند کہ میاں سید یحییٰ رضؓ آمدند
پرسیدند کہ سید یحییٰ کجا رفتہ بودید عرض کردند کہ برائے
سبق زاد المسافرین نزد استاد رفتہ بودم فرمودند
بیارید بہ بینیم چونکہ آوردند فرمودند کہ سبقِ امروز
بخوانید چونکہ خواندند تعریفِ بایزید بسطامی رحؒ
بود میاں سید شہاب الدین فرمودند کہ ایں مرد چہ
مشقت ہا کردہ اگر درین گروہ بودے چہ
نعمتہا بردے **نقلست** کہ میاں عبد الکریم رضؓ
از دھولقہ بدیہ اڈلیسہ نزد احمد آباد آمدہ ماندند
کہ زنان زناکاراں یکجا رفتہ بودند کہ میاں عبد الکریم
را دیدہ آمدہ نشستہ عرض کردند کہ امروز مہمان
ما باشید فرمودند خوب آناں برخاستہ برائے
استعداد رفتند برادراں عرض کردند کہ میاں جی
ایشاں فاحشہ اند فرمودند کہ حقتعالیٰ میخورد اند
بخورید باز عرض کردند ہمیں جواب دادند بعدہٗ
آنہا تمام استعداد آوردہ پیش نہادہ عرض کردند

بیان میں حضرت مہدیؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا
۲۹۶ کہ نبوت کے لطیف نور کو ولایت کے نور سے الطف بنایا
ہے **نقل** ہے بندگی میاں سید محمود رضؓ نے اپنے وصال کے
وقت اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ شرعِ محمدؐ اور طریقِ مہدیؑ
پر ثابت قدم رہکر اپنے تابعین کو انہی دو پر قائم رہنے
کا حکم دو اس حکم کی تعمیل میں جو کوئی تمہارے سامنے مریگا
قیامت کے دن اس کی شفاعت ہم کریں گے یہ اس
سبب سے کہتا ہوں کہ سیدھے اور بائیں جانب محمد نبی اور
۲۹۷ محمد مہدی علیہما السلام دو نو کھڑے ہوئے حکم دیرہے
ہیں انکے فرمان کی بنا پر کہتا ہوں از خود نہیں کہتا ہوں
نقل ہے کہ میاں سید شہاب الدین رضؓ حصار پر متوجہ
ہوکر تشریف فرما تھے اس وقت میاں سید یحییٰ رضؓ آئے
میاں سید شہاب الدین نے پوچھا کہ سید یحییٰ کہاں گئے تھے
انھوں نے عرض کیا زاد المسافرین کے سبق کے لئے
استاد کے پاس گیا تھا فرمایا لاؤ میں بھی دیکھوں جب
لائے تو فرمایا کہ آجکا سبق پڑھو جب پڑھنے لگے تو بایزید
۲۹۸ بسطامیؒ کی تعریف تھی میاں سید شہاب الدین نے فرمایا
کہ اس مرد نے کیا مشقتیں اٹھائیں اگر اس گروہ میں
ہوتا تو کیا نعمتیں پاتا **نقل** ہے کہ میاں عبد الکریم رضؓ دھولقہ
سے قصبۂ اڈلیسہ میں احمد آباد کے قریب آکر رہے تھے وہاں
چند فاحشہ عورتیں جو ایک جگہ گئی تھیں میاں عبد الکریم کو
دیکھ کر آئیں اور بیٹھکر یہ معروضہ کیں کہ آج آپ لوگ
ہمارے مہمان رہیں میاں نے فرمایا اچھا وہ عورتیں اٹھکر
ضیافت کے سامان کی تیاری کے لئے گئیں برادروں
نے عرض کیا کہ میاں جی یہ عورتیں فاحشہ ہیں میاں نے فرمایا

که برادران را حکم فرمایند که بپزند بعده حکم کرده
طعام تیار کنانیدند و چونکه برای خوردن طعام
نشستند آن زن عرض نمود که میاں جیو من
بدکاره ام فاما این درم من آن بود که بادشاه
سلطان محمود مرا جد قید آورده بود بسیار محبت میداشت
اینچه عطا کرده بود چیزے نزد خود داشته ام آں را
پیش خوند کار آورده ام فرمودند تحقیق خدا تعالی دوستاں
را غیر نخوراند نقلست که جلال خان و بایزید خان ۲۹۹
هر دو افغانان از گجرات در برهان پور نزد راجے
علی خان آمدند درین میاں با ایشاں رد و بدل
تصدیق شد ایشاں سخن با استواری کردند آخر الامر
عالم خان آنجا بود او به بادشاه عرض نمود که
اگر به فرمایند تا من جواب کنم راجے علی خان گفت
که بگوئید آخر عالم خان گفت که وقتے مرتضی علی
در راه رفته بودند که یک مشرک در راه ملاقی شد
و عرض کرد یا علی شما چه اختیار کرده اند اینچه شما
میدانید این چنین نیست معاملهٔ زمانه چنانچه
می بینید این چنین هست مردن و زنده شدن
خرافات است علی او را جواب فرمودند که اینچه تو
میگوئی اگر اینچنین هست ما و تو برابر اند چرا که
زمانه بر هر دو یکسانست و آنچه حضرت مصطفی
میفرمایند آن حق است و فرموده پیغمبر حق
شریکیم هستیم و تو از آن خارج چه معاملهٔ تو هست
تو به بینی آخر آں کس ساکت ماند عالم خان گفت
اے بادشاه ما می گوئیم که ما را افضل از کلمه باشد تا

خدا تعالی کھلاتا ہے کھاؤ پھر برادروں نے وہی عرض کیا
میاں نے پھر وہی جواب دیا پھر وہ عورتیں تمام پکوان
کا سامان لاکر پیش کیں اور یہ معروضہ کیا کہ برادروں کو حکم
دیجئے کہ پکائیں اس کے بعد میاں نے حکم دیکر کھانا تیار کروایا
جب کھانے کیلئے بیٹھے تو اس عورت نے (ان سب عورتوں کی
مالکہ نے) عرض کیا کہ میاں جی میں بدکارہ ہوں لیکن یہ درم
وہ تھے جو مجھے بادشاہ سلطان محمود نے قید کی حالت میں دیئے
تھے وہ مجھے بہت چاہتا تھا اور بطور عطیہ کے جو رقم اس نے
مجھے دی تھی وہ میں نے خوندکار کے سامنے پیش کی ہے میاں نے
فرمایا بیشک خدا تعالی اپنے دوستوں کو ناجائز کھانا نہیں کھلاتا
نقل ہے کہ جلال خاں اور بایزید خاں دو افغان گجرات سے
نواب راجے علیخاں والی برہان پور کے پاس آئے اس اثناء
میں انکے اور نواب کے درمیان تصدیق مہدی کے بارہ میں گفتگو
چھڑ گئی انہوں نے مضبوطی کے ساتھ اپنی تصدیق کا اظہار کیا
آخر کار ایک امیر عالم خاں نے جو وہاں موجود تھا نواب سے عرض کیا
کہ اگر آپ فرمائیں تو میں جواب دیتا ہوں راجے علیخاں نے کہا
کہ جواب دو عالم خاں نے کہا کہ ایک وقت حضرت مرتضی علی
ایک راستے سے گذر رہے تھے ایک مشرک راستے میں
ان سے ملا اور کہا کہ اے علی تم نے جو مذہب اختیار کیا ہے
اور جیسا تم سمجھتے ہو ویسا نہیں ہو زمانہ کا معاملہ جیسا تم
دیکھتے ہو ایسا ہی ہے مرنا اور پھر زندہ ہونا واہیات باتیں
ہیں حضرت علی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ جو کچھ تو
کہتا ہے اگر بات ایسی ہی ہو تو ہم اور تو برابر ہیں کیونکہ زمانہ
دونوں کے لئے یکساں ہے اور جو حضرت محمد مصطفی فرماتے
ہیں وہ حق ہے تو پیغمبر کے قول کی اطاعت کرنیوالو

ایشاں و ما بکلمه برابر اند و اگر آنچه ایشان میگویند
تحقیق است تا بدانند که احوال مایان چیست
بعدهٔ راجے علی خان گفت که کسے ایں طور هستند
که با او شان معامله خود گفته بمقصود رسیم عالم خان
گفت که بندگیمیاں سید محمود بسیار خوب هستند
راجے علی خان عالم خان را گفت که استعداد
باید و شاید کسے را فرستاده احوال مایان به سمع
مبارک برسانند درین فکر بودند که خبر یافتند
که بندگی میاںسید محمود رض را وصال شد آخر معامله
آنچناں ماند نقلست که یک روز پیش امام ع
یک مغل آمده عرض نمود که اے سید نشان مهدی ع
چنیں است که برو شمشیر کار نکند امام ع شمشیر بدست
او داده فرمودند بیازمائید آں شخص شمشیر
در دست خود گرفته بسیار قصد کرد که بالا کند طاقت
نداشت و گفت که ایں را با سنگ بند کرده اند
که بسبب گرانباری بالا کردن نمی توانم امام ع
فرمودند که اے برادر کار شمشیر بریدن است
و کار آب غرق کردن است و کار آتش
سوختن است ولیکن بر مهدی و محمد مصطفی ص
قادر شدن نتوانند بشارتہائے اول در
حق میراںسید محمود ثانی مهدی رض فرمودند وقتیکه
چہار بست و چہار دوم از مهاجراں ع خوشنود شدند
حضرت میراں ع در حق او شاں بشارتہا فرمودند
بمقام چھپیراں ع آنوقت میاںسید سلام الله ثانی مهدی رض
را کاغذ نوشته بودند چیزے باقی بود که حضرت

ہیں شریک ہوں اور تو اس قول سے باہر ہے تو اپنا حال
سمجھ لے یہ سنکر وہ مشرک ساکت رہا، پھر عالم خاں نے
کہا کہ اے نواب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کلمہ گوئی کی فضیلت
حاصل ہے تو کلمہ گوئی میں یہ اور ہم برابر ہیں اور اگر جو کچھ یہ
لوگ کہتے ہیں حق ہے تو جان لینا چاہئے کہ ہمارا کیا حال
ہوگا اس کے بعد نواب راجے علی خاں نے کہا کہ کیا کوئی ایسی
ہستی ہے جسکے پاس ہم اپنا یہ معاملہ لیکر مقصود حاصل کریں تو
عالم خاں نے کہا کہ ہاں بندگیمیاں سید محمود رض بہت اچھے بزرگ
ہیں، راجے علی خاں نے عالم خاں سے کہا کہ اس بات کی تیاری
کرنی چاہیئے کہ کسی کو بھیجکر اپنا احوال حضرت کے گوش مبارک
تک پہنچائیں یہ لوگ اسی فکر میں تھے کہ ان کو خبر ملی کہ
بندگی میاںسید محمود رض کا وصال ہوگیا آخر معاملہ مذکور
ویسا ہی رہا نقل ہے کہ ایکروز ایک مغل امام ع کے سامنے
آکر عرض کیا کہ اے سید مہدی ع کی نشانی یہ ہے کہ ان پر تلوار
کام نہ کریگی امام ع نے اپنی تلوار اسکے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ
آزماؤ اس شخص نے تلوار اپنے ہاتھ میں لیکر بہت کچھ ارادہ
کیا کہ ہاتھ اوپر اٹھائے لیکن طاقت نہ پایا اور کہا کہ (ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ) اس کو پتھر باندھ دیئے ہیں جسکے وزن کی
وجہ سے اٹھا نہیں سکتا ہوں امام ع نے فرمایا اے بھائی
تلوار کا کام کاٹنا ہے پانی کا کام غرق کرنا ہے اور آگ کا کام جلانا
ہے لیکن مہدی اور محمد مصطفی ص پر یہ قادر نہیں ہوسکتے بشارتیں
اولاً میراں سید محمود ثانی مہدی رض کے حق میں امام ع
نے فرمایا ہے کہ جس وقت چوراسی مہاجر خوشنود ہوئے
تو ان کے حق میں حضرت مہدی ع نے چھپیروں کے مقام کی
بشارتیں دیں اس وقت میاںسید سلام اللہ رض

میرانؑ دیدہ بزبانِ مبارک فرمودند کہ میاں سید سلام اللہ
ایں کاغذ را پارہ پارہ کنید و ایں طریق بنویسید کہ میراں
سید محمود اینجا ہستند و بندہ آنجا دوم بشارت فرمودند کہ
پوت پوت شدہ می آید سوم فرمودند کہ پوست و
گوشت و استخواں ہمہ لا الٰہ الا اللہ شدہ است
چہارم فرمودند کہ بندہ مہدی و میراں سید محمود ہم مہدی پنجم
فرمودند کہ سیر بھائی سید محمود در مقام محمد مصطفےٰ ششم
فرمودند کہ بھائی سید محمود را سیر در نبوت ہفتم فرمودند
من صلح من اٰبائہم در حق شما ہشتم فرمودند
کہ بھائی سید محمودؓ و بندہ ہر دو ذات برابر شدہ
اند نہم فرمودند کہ فرمان می شود کہ دو جوان سیدین
صالحین را شما و چپا از حضرت ما بواسطہ برگزیدہ
ام اگر سوا لک پیغمبراں و سہ صد و سیزدہ مرسل و
محمد نبی و محمد مہدی و ہمہ کتبہا و صحیفہا بیایند ے ایں ہر دو را ہمیں
مقام بود ے ایں منت ما بر تو کہ قائم مقام تو زانو زدہ پیش تو
نشستہ اند دہم فرمودند کہ بھائی سید محمود در دل بندہ عجبی آید کہ
مہدی پدر و سید محمود پسر ثانی مہدی عرض کردند کہ میرانجی
در خاطر بندہ چیزے می آید بزبانِ مبارک ثانی مہدیؓ
عرض کردند کہ مہدیؑ بندۂ تربیت و بندۂ الوہیت
و بندۂ ذات سید محمد و نبی دائم سید محمود چیست بعدہٗ
شنیدہ میرانؑ فرمودند سہ بار رستم باش شہ باش
شہ باش یازدہم فرمودند بھائی سید محمود و میرانجی
بندہ اند دوازدہم فرمودند کہ کسے پیش بندہ
باقی ماند پیش بھائی سید محمود تمام شوند ۔
بشارتہا سے در حق حضرت بندگی میاں

ثانی مہدیؓ کو ایک خط لکھ رہے تھے اور کچھ لکھنا باقی تھا
کہ حضرت مہدیؑ نے دیکھ کر اپنی زبان مبارک سے فرمایا
کہ میاں سید سلام اللہ اس کاغذ کو پھاڑ دو اور اس طریق
سے لکھو کہ میراں سید محمود یہاں ہیں اور بندہ وہاں دوسری بشارت
یہ کہ (حضرت مہدیؑ نے) فرمایا پوت پوت ہو کر آتا ہے
تیسری بشارت یہ کہ فرمایا میراں سید محمود کا پوست گوشت
اور ہڈیاں تمام لا الٰہ الا اللہ ہو گئے ہیں چوتھی بشارت
یہ کہ فرمایا کہ بندہ مہدی اور میراں سید محمودؓ بھی مہدی پانچویں
بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ بھائی سید محمودؓ کی سیر مقام محمد مصطفےٰ
میں ہے چھٹی بشارت یہ کہ فرمایاؑ بھائی سید محمودؓ کی سیر نبوت
میں ہے ساتویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ آیت من صلح من
اٰبائہم (جو نیکوکار ہوئے ان کے باپ دادا اوں سے) تمہارے
حق میں ہے آٹھویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ بھائی سید محمودؓ اور بندہ
دونوں ذات برابر ہوئے ہیں ۔

نویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ دو جوان دو
سید صالح جو تیرے سیدھے اور بائیں جانب ہیں ہم نے اپنے
حضور میں انکو لے واسطہ برگزیدہ کیا ہے اگر سوا لاکھ پیغمبر اور تین
سو تیرہ مرسل محمد نبی محمد مہدی تمام کتابیں اور تمام صحیفے نہ
آتے تب بھی ان دونوں کا یہی مقام ہوتا یہ ہمارا تجھ پر احسان
ہے کہ یہ دونوں تیرے قائم مقام تیرے سامنے زانو زدہ بیٹھے
ہیں دسویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ بھائی سید محمود بندے کے
دل میں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ مہدی پدر ہو اور سید محمود
پسر ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ میرانجی بندے کے دل میں ایک
بات آئی ہے پھر زبان مبارک سے ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ مہدیؑ

شاه دلاورؓ یکے عالم دل دوم از عرش تا فرش عیاں شده است چنانچه دانۂ خردل در دست سوم شاه شاہاں چہارم بعد از من خواب یا معامله میاں دلاورؓ را پرسند پنجم پیش بنده چنانچه اثنا عشر مبشر شده اند ہمچناں پیش شما شوند دوازده کس ششم فرمودند علماء ظاہر و باطن پیش شما زانو زده شوند ہفتم فرمودند که سیدزادیاں و شیخ زادیاں آرزوئے نکاح شما کنند ہشتم فرمودند که راج متی لایق خدمت من است ازیں سبب شما را دادم نہم فرمودند که بر شما شمشیر کار نکند چنانچه بر من کارگر نیست ۔

نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند ہر جا که بنده است آنجا میاں دلاورؓ اند و آنجا که میاں دلاور اند آنجا بنده است و نیز فرمودند که بر شما کسے قادر شدن نتواند **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند آنجا که یک است دوم شما اند و آنجا که دو اند سوم شما اند و آنجا که سه اند چہارم شما اند

و آنجا که چہار اند پنجم شما اند و نیز فرمودند اول شما و آخر شما و نیز فرمودند شما اشراف تر اشراف ہستید **نقلست** بمذاکرۂ قاضی خرح فرمودند یکے گواه شما و دیگر گواه بنده نیز فرمودند ہر که ابابکرؓ را ندیده باشد باید که میاں دلاورؓ را به بیند بشارتہاے درحق بندگی میاں نعمتؓ حضرت میرانؑ فرمودند یکے پر نعمت دوم مرد قلاش سوم جبر وتی

بندۂ قربیت بندۂ الوہیت اور بندۂ ذات (مظہر ذات الٰہی) سید محمدؑ ہوں اور میں نہیں جانتا کہ سید محمود کیا چیز ہے یہ سنکر حضرت مہدیؑ نے تین بار فرمایا شہ باش شہ باش شہ باش گیارھویں بشارت یہ کہ فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ بندے کی میراث پانیوالے ہیں بارھویں بشارت یہ کہ فرمایا بندہ کے ساتھ جو باقی رہیں وہ بھائی سید محمودؓ کے سامنے پورے ہونگے حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حق میں بشارتیں پہلی بشارت عالم دل دوسری بشارت عرش سے فرش تک ان پر ایسا ظاہر ہے جیسا کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ تیسری بشارت شاہ شاہاں چوتھی بشارت میرے بعد خواب یا معاملہ میاں دلاورؓ سے پوچھو پانچویں بشارت بندے کے سامنے جیسے بارہ مبشر ہوئے ہیں ویسے ہی تمہارے سامنے بارہ اشخاص ہونگے چھٹی بشارت یہ کہ فرمایا علماء ظاہر اور باطن تمہارے سامنے زانو زدہ ہوں گے ساتویں بشارت یہ کہ فرمایا سیدزادیاں اور شیخ زادیاں تم سے نکاح کی آرزو کریں گی آٹھویں بشارت یہ کہ فرمایا راج متی میرے خدمت کے لائق تھی اسی سبب میں نے تم کو دیا نویں بشارت یہ کہ فرمایا تم پر تلوار کارگر نہ ہوگی جیسا کہ مجھ پر کارگر نہیں ہے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جہاں بندہ ہے وہاں میاں دلاور ہیں اور جہاں میاں دلاور ہیں وہاں بندہ ہے نیز فرمایا کہ تم پر کوئی شخص قادر نہو سکے گا **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ جہاں ایک ہے دوسرے تم ہیں جہاں دو ہیں تیسرے تم ہیں جہاں تین ہیں چوتھے تم ہیں جہاں چار ہیں وہاں پانچویں تم ہیں، نیز فرمایا اول تم ہیں اور آخر تم، نیز فرمایا تم اشرافوں سے بڑھکر اشراف ہو **نقل** ہے قرشے کے قاضی کے معاملہ میں حضرت مہدیؑ نے میاں دلاورؓ کو فرمایا کہ ایک گواہ تم ہو اور دوسرا گواہ بندہ ہے نیز حضرتؑ نے فرمایا جو کوئی شخص ابو بکرؓ کو نہ دیکھا ہو چاہیے

چہارم متقراض بدعت پنجم این بندہ و میاں نعمت رضی اللہ عنہ در میدانِ توکل اسپ دوانیدند ہیچ فرق نبود مگر گوشوارہ نیز میاں نعمت رضی اللہ عنہ بحضور میراں علیہ السلام معاملہ دیدند کہ ذات میراں علیہ السلام در ذاتِ من غائب شدہ پیش آنحضرت علیہ السلام عرض نمودند بعد شنیدن بزبانِ مبارک فرمودند پیروی بندہ شمارا روزی گردد و نیز وقت وصال میراں علیہ السلام کلاہ سر مبارک خویش بر سر میاں نعمت رضی اللہ عنہ داشتہ فرمودند کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ را با اہل و عیال خدا تعالیٰ بخشید و نیز میاں نعمت رضی اللہ عنہ پیش میراں علیہ السلام عرض نمودند کہ بندہ ہیچ نمی بیند فرمودند کہ قابلیت شما بزرگ است مزدور ہر روزہ را ہر روز مزدوری می دہند و مرد سپاہی را یکبار لائق ادمی دہند بشارتہاے در حق میاں نظام رضی اللہ عنہ فرمودند اول بیند و چشید دوم دریا نوش سوم مست ہشیار ہشیار مست چہارم بینائی چشم سر رویت حقتعالیٰ پنجم کشک ملامت ششم بل کالھا فیلک ہفتم رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ہشتم مرد قلاش نہم برادر میاں نظام ھل من مزید اند دہم فرمودند اگر کسے مردہ را زندہ بر زمین دیدن خواہد میاں نظام رضی اللہ عنہ را بہ بیند یازدہم فرمودند وقت طواف کہ خدا تعالیٰ شمارا گوش و چشم دادہ است می نماید و می شنواند دیگراں چہ دانند و نیز فرمودند ھذا الکمل الاولیاء در لوقت ملاقات این بیت خواندند ؎

کہ میاں لاڈ رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھو۔ بشارتیں جو بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائی ہیں (۱) پُر نعمت (۲) مرد قلاش (فانی فی اللہ باقی باللہ) (۳) جبروتی (۴) مقراض بدعت (۵) یہ بندہ اور میاں نعمت رضی اللہ عنہ توکل کے میدان میں گھوڑے دوڑائے کوئی فرق نہ تھا مگر دونوں لونگیوں کے فاصلہ کے برابر نیز میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک بات دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ میرا وجود حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں غائب ہوگیا حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے سنکر زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بندہ کی پیروی تمکو روزی ہوگی نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت حضرت علیہ السلام کے سر مبارک پر جو ٹوپی تھی حضرت علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھکر فرمایا کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ کو مع اہل و عیال خدا تعالیٰ نے بخشدیا نیز میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری قابلیت بڑی ہے روز کے مزدور کو روزانہ مزدوری دیتے ہیں اور مرد سپاہی کو اسکے لائق جو دینا ہوتا ہے ایک بار دیتے ہیں بشارتیں جو بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائی ہیں (۱) دیکھے اور چکھے (۲) دریا پینے والا (۳) مست ایسا جو ہشیار ہے اور ہشیار ایسا جو مست ہے (۴) دیدار حق تعالیٰ چشم سر سے دیکھنے والا (۵) کشک ملامت (مار ملامت خلق کو سہنے والا) (۶) بلکہ وہ سب صفات (جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں تھے) تم میں ہیں (۷) مرد ایسے جن کو غافل نہیں کرتی ہے تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے (۸) مرد قلاش (فانی فی اللہ باقی باللہ) (۹) برادر میاں نظام (تجلیات کی طلب میں) ھل من مزید (کیا اور بھی ہے) کہنے والے ہیں (۱۰) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مردہ کو زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہے

صورت زیبائے ظاہر ہیچ نیست
اے برادر سیرت زیبا بیار
میاں نظامؒ جواب دادند بیت ؎
ایں جہاں صورت است و معنی دوست
در بمعنی نظر کنی ہمہ اوست

میرانؑ اخ اخ فرمودند **نقلست** کہ میانید محمود حسین ولایتؒ فرمودند ہر کہ بریں سلسلہ است مومن است و بغیر ایں سلسلہ مومن نیست بزرگان آن زمانہ تخصیص آمدہ میانید شہاب الدینؒ را پرسیدند کہ میانید محمود اینچنیں میفرمایند چونست فرمودند کہ میاں میاں اند میانید محمود کہ میگویند آئندگان پرسیدند کہ خوندکار چہ میفرمایند فرمودند کہ ما می گوئیم کہ ہر کہ بریں سلسلہ است کامل است وگرنہ ناقص ہمہ کس خاموش شدند **نقلست** کہ میانید خوندمیرؓ و میاں دلاورؓ بیک جا نشستہ بودند میاں شاہ دلاورؓ فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر انچہ از حضرت میرانؑ دیدہ بودیم ما کردیم و چیزے تابعان ما کنند پس از ایشاں در سلسلۂ ما دین ماندن محال است آنجا بندگی میاںؓ فرمودند کہ در سلسلۂ کسان ما اصولِ دین و فیض و مقصود خدا تا قائم قیامت بماند انشاء اللہ تعالیٰ **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ اے بارخدا تو قادری کہ آدمؑ را از خاک آفریدی و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و محمدؐ را نیز از خاک آفریدی و مہدیؑ را ہم از خاک آفریدی

تو میاں نظامؓ کو دیکھئے (۱۱) حضرت مہدیؑ نے طواف کعبہ کے وقت فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمکو کان اور آنکھ دیئے ہیں دکھلاتا ہے اور سنواتا ہے دوسرے کیا جانتے ہیں نیز فرمایا یہ اولیاء ہیں اکمل ہیں اور بوقت ملاقات حضرت مہدیؑ نے یہ بیت پڑھی ؎
(ترجمہ) ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں ہے
اے بھائی سیرت زیبا لا ۳.۱
میاں نظامؓ نے جواب میں یہ بیت پڑھی ؎ (ترجمہ)
یہ جہاں صورت ہے اور معنی دوست کی ذات ہے
معنی پر نظر کریں تو سب وہی ہے

حضرت مہدیؑ نے سنکر اخ اخ فرمایا **نقل** ہے کہ میانید محمود ۳-۱
حسین ولایتؓ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سلسلہ پر ہے مومن ہے ختم رشد
اور بغیر اس سلسلہ کے مومن نہیں ہے اُس زمانہ کے بزرگوں نے خصوصاً آکر میانید شہاب الدینؓ سے پوچھا کہ میانید محمودؓ
ایسا فرماتے ہیں یہ بات کیسی ہے فرمایا کہ میاں میاں ہیں میانید محمود ۳.۲
ایسا فرماتے ہیں؟ آنے والوں نے پوچھا کہ خوندکار کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ جو اس سلسلہ پر ہے کامل ہے ورنہ ناقص ہے
سب لوگ یہ سنکر خاموش ہوئے **نقل** ہے کہ میانید خوندمیرؓ ۳-۲ ص
اور میاں دلاورؓ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جو کچھ ہم نے حضرت مہدیؑ سے دیکھا تھا ہم کرتے ہیں اور کچھ ہمارے تابعین بھی کرینگے انکے بعد ہمارے سلسلہ میں دین رہنا محال ہے اس موقع پر بندگی میاںؓ
نے فرمایا کہ ہمارے لوگوں کے سلسلہ میں اصول دین فیض اور ۳.۳
مقصود خدا تا قیامت رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ **نقل** ہے کہ ۳-۳ م
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اے بار خدا تو قادر ہے کہ آدمؑ کو تو نے مٹی سے پیدا کیا اور نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور

نقلست از میاں ولیؓ کہ بعضے مہاجران رضؓ ٣٠٤
ومیانسید خوندمیرؓ در کھانبیل درون حجرۂ میاں ٣٠٤
اجماع کردہ بودند و در احمد آباد نزدیک قبر
میاں عبدالمجیدؓ محفر شدہ بود و در موضع سیہہ
اجماع شدہ بود و گفتہا کردہ بود و در موضع
بھدریوالی چند محفر شدہ بودند بزیر درخت
کھرنی و بزیر درخت بڑ و در موضع بھیلوٹ
بحضور بندگی میرانسید محمودؓ چند بار اجماع شدہ بود
جاہا کہ مذکور است بعضے نقلہا آنجا نوشتیم
و ہر نقلے و روشی کہ بر عالیست بہ بینند از بندگیمیراں
سید محمودؓ و بندگی میانسید خوندمیرؓ دانند و نیز معلوم
باد کہ ہر برادرے کہ بہ بیند و بخواند نظر بر عبارت
نکند و نظر بر نقلہاے میرانؑ کند زیرا کہ ایں
کاتب امی است و دریں نقلہا زیادہ و نقصان
از دانش خود نہ نوشتہ ام انچہ از بندگیمیراں
سید محمودؓ و بندگیمیانسید خوندمیرؓ و بعضے از اصحاب
مہدیؑ شنیدہ ام نوشتہ ام بعضے کساں میگویند
معتبر نیست و تطبیق ندادہ است چرا کہ باحال
او زمانۂ ما موافق نیست و اگر ایں نقلہا را
دانش خود نوشتہ باشم ظلم بر نفس خود کردہ
باشم و ہر کہ بر مہدیؑ و اصحاب وے افترا کردہ
باشد بریشاں نکردہ باشد بر خدا کردہ باشد ٣٠٥
نقلست کہ میرانسید محمودؓ بعد از ہفتہ یا دو ٣٠٥
ہفتہ اجماع نمودہ محفرہ میکردند و میفرمودند اگر
خلاف میرانؑ در ذات بندہ بہ بینید مارا دست

محمدؐ کو بھی تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مہدیؑ کو بھی تو نے مٹی
سے پیدا کیا **نقل** ہے میاں ولیؓ سے کہ بعضے مہاجرین اور
میانسید خوندمیرؓ کھانبیل میں میاںؓ کے حجرے میں اجماع کئے
تھے اور احمد آباد میں میاں عبدالمجیدؓ کی قبر کے پاس محفر ہوا تھا
اور موضع سیہہ میں اجماع ہوا تھا اور مہاجرین نے گفتے کیے تھے
اور موضع بھدریوالی میں چند محفر ہوئے تھے درخت کھرنی
اور درخت بڑ کے نیچے اور موضع بھیلوٹ میں بندگی میراں
سید محمودؓ کے حضور میں چند بار اجماع ہوئی تھی یہ جو مقامات
مذکور ہوئے بعض نقلیں وہاں کی میں نے لکھی ہیں اور ہر نقل اور
ہر روش جو عالیت کی دیکھیں بندگی میراں سید محمودؓ اور
بندگی میانسید خوندمیرؓ کی جانیں نیز معلوم ہو کہ جو کوئی برادر
دیکھے اور پڑھے اس کو چاہیئے کہ عبارت پر نظر نہ کرے
حضرت مہدیؑ کے نقول پر نظر کرے کیونکہ یہ کاتب امی ہے
اور ان نقول میں زیادتی یا کمی اپنی سمجھ سے کر کے نہیں لکھا ہے
جو کچھ میں نے بندگی میرانسید محمودؓ اور بندگی میانسید خوندمیرؓ
اور بعض اصحاب مہدیؑ سے سنا ہے لکھدیا ہے بعض لوگ کہتے
ہیں کہ معتبر نہیں ہے اور تطبیق نہیں دیا ہے کیونکہ ہمارے
حال اور ہمارے زمانے کے موافق نہیں ہے اگر یہ نقول میں
نے اپنی سمجھ سے لکھی ہیں تو اپنی ذات پر ظلم کرنے والا
ہوں گا اور جو کوئی حضرت مہدیؑ اور آپ کے اصحاب پر
افترا کرے (بہتان باندھے) ان پر نہیں خدا پر افترا
کیا ہوگا **نقل** ہے کہ میرانسید محمودؓ ہفتہ دو ہفتہ کے
بعد اجماع کر کے محفر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے
اگر حضرت مہدیؑ کا خلاف بندے کی ذات میں دیکھیں
تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرے کے باہر نکال دیں نیز بندگی

گرفتہ از دائرہ بیروں بکشید و نیز بندگی میانسید خوندمیرؓ
و بندگی میاں نعمتؓ فرمودند کہ اگر کسے خلاف
حضرت میرانؑ در ما بہ بیند دامن ما نگیرد فردائے
قیامت دامن او خواہم گرفت و نیز بندگی
میانسید خوندمیرؓ کرات و مرات فرمودند کہ حضرت
میرانؑ در قرآن منسوخ نداشتہ اند قال اللہ
تعالیٰ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت
بخیر منھا او مثلھا و نیز **نقلست**
حضرت میرانؑ فرمودند کہ در قرآن جملہ معترضہ و
متانفہ و استثناء منقطع و حذف روا نیست
و نداشتہ اند و ہیچ تاویل بتاویل بیان نکردند
بلکہ بامر اللہ بیان کردند کما قال اللہ تعالیٰ
ثم ان علینا بیانہ پس ہر کہ تاویل کند
خلاف بیان مہدیؑ کردہ باشد **نقلست**
حضرت میرانؑ فرمودند کہ طبیعت بعضے اولیاء
چناں بود کہ بطریق مار و کژدم بمجرد آزار رسیدن
نیش می زند و طریق پیغمبرانؑ و اولیاء کامل مثل
ماہی ہر کہ او را سنگ بزند او از و دور دور گریزد
و ہیچ تشویش نرساند آزار تحمل کند بلکہ در حق
او آمرزش خواہند **نقلست** کہ حضرت
میرانؑ فرمودند کہ اگر کسے متوکل را گوید کہ خدا تعالیٰ
سوا لک تنکہ رسانیدہ یک ساعت تاخیر
کنید تا بیارم اگر تاخیر کند متوکل نیست **نقلست**
کہ رسولؑ را یک اصحاب مہمان گرفت فرمودند
کہ در حق توجہ دعا خواہم او گفت ہر چہ خیر است

میانسید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر
کوئی شخص حضرت مہدیؑ کا خلاف ہم میں دیکھے اور
ہمارا دامن نہ پکڑے تو کل قیامت کے دن ہم اس کا
دامن پکڑ لیں گے، نیز بندگی میانسید خوندمیرؓ نے کئی مرتبہ
فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں
رکھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم جو آیت منسوخ کر دیتے
ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی آیت
آتار دیتے ہیں نیز **نقل** ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ٣٠٦
قرآن میں جملۂ معترضہ، جملہ متانفہ، استثناء منقطع اور
حذف روا نہیں ہے اور حضرتؑ نے نہیں رکھا ہے اور کوئی
آیت تاویل سے بیان نہیں فرمائی بلکہ ہر آیت کا
بیان اللہ کے حکم سے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان پس جو کوئی (آیات میں)
تاویل کرے حضرت مہدیؑ کے بیان کا خلاف کرنیوالا ہوگا ٣٠٧
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بعضے اولیاء کی ٣٠٧
طبیعت ایسی تھی جیسی کہ سانپ اور بچھو کی کہ انکو ذرا اٹھیں
لگتے ہی ڈنک مارتے ہیں اور پیغمبروں اور اولیاء
کامل کا طریق ایسا تھا جیسا کہ مچھلی کا ہے اگر کوئی اس
کو پتھر مارے تو وہ خود دور بھاگ جاتی ہے اور کوئی
تکلیف نہیں پہنچاتی تکلیف کو برداشت کرتی ہے ٣٠٨
بلکہ (کاملین) اس کی (دشمن کی) بھی بخشش کے
خواہاں ہوتے ہیں **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ٣٠٨
اگر کوئی شخص کسی متوکل سے کہے کہ خدا تعالیٰ نے ٣٠٩
سوا لاکھ تنکہ بھیجا ہے ایک گھڑی ٹھہر جاؤ تو لاتا ہوں
اگر وہ ٹھہر جائے تو متوکل نہیں ہے **نقل** ہے کہ ایک ٣٠٩

من باشد آن دعا در حق من کنید رسولؐ فرمودند
خدایا مر این کس را فقر بده تا بار دیگر مرا مهمان
۳۱۰ نگیرد **نقلست** که یک مرد پیش میرانؑ نیت
کرده آمد که مهدی موعودؑ حق است تا مرا خربوزه
بخوراند چون دیدند او را میرانؑ فرمودند مارا خدای
تعالی برائے خربوزه خورانیدن نه فرستاده است
ما بامر الله هستیم هر چه امر شود آن میگوئیم قوله تعالی
۳۱۱ ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ فرمودند **نقلست**
میرانؑ را پرسیدند که نبیؐ را ولایت نبود فرمودند که
از سر تا پا ولایت بود اما حکم ظاهر کردن نبود بنده
۳۱۲ را فرمان است که ظاهر کنم **نقلست** که بعد
وصال پیغمبرؐ بوقت غسل شیطان آواز داد که
محمدؐ پاک است غسل مدهید یاران ساکت
شدند ابابکر صدیقؓ فرمودند این آواز شیطانی است
بعده غسل دادند باز بوقت کفن آواز داد که
ما پیراهن نبوت محمدؐ را پوشانیده ام شما جامهٔ
دنیا مپوشانید نیز ابابکرؓ فرمودند آواز شیطان
است از جانب حق نیست بعده کفن پوشانیدند
چونکه بحضور رسولؐ حرکت دادن نتوانست
۳۱۳ بعد وصال حرکتها آورد **نقلست** پیغمبرؐ
فرمودند که من در شب معراج رفتم قومی را دیدم
زیر عرش مراقبه کرده نشسته بودند من او شانرا
سه کرت سلام کردم او شان جواب مرا ندادند
مرا رشک آمد پرسیدم اے رب العالمین ایشان کیانند فرمان آمد اے محمدؐ این قوم فرزندان تواند نہیں

صحابیؓ نے حضرت رسولؐ کو مہمان کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے حق میں کیا دعا کروں اس نے کہا وہی جس میں میری خیریت ہو وہی دعا فرمائیے رسول اللہؐ نے فرمایا خدایا اس شخص کو مفلسی دے تاکہ دوبارہ مجھے مہمان نہ کرے

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت مہدیؑ کے پاس یہ نیت کرکے آیا کہ اگر مہدی موعود حق ہیں تو مجھے خربزہ کھلائینگے جب حضرت مہدیؑ نے اس کو دیکھا تو فرمایا ہم کو خدا تعالیٰ نے خربزہ کھلانے کے لئے نہیں بھیجا ہے ہم اللہ کے حکم کے تابع ہیں جو کچھ حکم ہوتا ہے وہی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہدے) میں اتباع کرتا ہوں اسی کی جو مجھے وحی کی جاتی ہے (یہ فرمان خدا) حضرت مہدیؑ نے سنا دیا۔

نقل ہے حضرت مہدیؑ سے بعضوں نے پوچھا کہ کیا نبیؐ کو ولایت نہیں تھی فرمایا کہ سر تا پا ولایت تھی لیکن ظاہر کرنے کا حکم نہیں تھا بندہ کو فرمان ہے کہ ظاہر کرو

نقل ہے کہ پیغمبرؐ کے وصال کے بعد غسل کے وقت شیطان نے آواز دی کہ محمدؐ پاک ہیں غسل مت دو اصحاب سنکر خاموش ہوئے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ آواز شیطانی ہے اس کے بعد غسل دیئے پھر کفن پہنانے کے وقت آواز دیا کہ ہم نے محمدؐ کو نبوت کا جامہ پہنایا ہے تم دنیا کا جامہ مت پہناؤ پھر ابابکرؓ نے فرمایا کہ شیطان کی آواز ہے حق کی طرف سے نہیں ہے اس کے بعد کفن پہنائے چونکہ رسول اللہؐ کے حضور میں شیطان کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا آنحضرتؐ کے وصال کے بعد اس نے یہ حرکتیں کیں

نقل ہے پیغمبرؐ نے فرمایا کہ میں شب معراج میں گیا تو ایک قوم کو دیکھا کہ عرش کے نیچے مراقبہ کئے ہوئے بیٹھی تھی میں نے اُن کو

تو خواہد آمد اسم او سید محمد مہدی ست گروہ او
نشستہ اند ہمہ امّت تو اند فرزند ترا و امت ترا
در قرب من چنیں امان است پیغمبرؑ بسیار خوشحال
شدہ دعا کردند اللّٰھم احفظھم وانصرھم
علیٰ من خالفھم وقرّة عینی بھم
یوم القیٰمة **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق ولایتؓ فرمودند کہ تمام درویشی در دو سخن
است یکے توکل دوم تسلیم طالب را ہر گاہ کہ
مقام تسلیم روزی شد مقام توکل خود را کشاید بالا تر
از مقام تسلیم نیست **نقلست** کہ حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ مرد باش یا پیر مرد باش
نقلست کہ بحضور میرانؑ یک برادر را در
حالِ جذبہ در نماز دست بالا شدہ بود میراںؑ
بدست خود بجا آوردند **نقلست** کہ ابراہیم
ادھمؒ را با درویشے ملاقات شد پرسیدند کہ
درویشی چیست گفت اگر خدا می دہد می خورم
دگرنہ بر خدا می مانم ابراہیم فرمودند اینطور فقیری
سگانِ بلخ می کنند آں درویش گفت کہ
خوندکار فرمایند ابراہیمؒ گفت ما چناں درویشی
میکنیم چوں خدا ما را می دہد ما خدا را میدہیم
نقلست کہ مومن را چہار مقام است
چوں بمیرند مقام اعلیٰ علیین میدہند و دیگر اثر را
سوراخ بہشت در قبر کنند سوم در قبر خود خفتہ
بمانند تا قیامت نہ راحت نہ رنج نا قصان را
زمین خوردہ ریزہ کنند بو میدہ شوند **نقلست**

تین دفعہ سلام کیا انھوں نے مجھے جواب نہیں دیا مجھے
رشک آیا میں نے پوچھا یا رب العالمین یہ کس کی قوم
ہے فرمان خدا آیا اے محمدؐ یہ تیرے فرزند کی قوم ہے جو تیرے
پیچھے آئیگا اس کا نام سید محمد مہدی ہے اسی کی جماعت
بیٹھی ہوئی ہے سب تیری امت ہیں تیرے فرزند کو اور
۳۱۴ تیری امت کو ہمارے قرب میں ایسا امان حاصل ہے پیغمبرؐ
یہ سنکر بہت خوشحال ہوئے اور آپنے یہ دعا فرمائی اے
اللہ تو انکو محفوظ رکھ انکی مدد فرما دشمنوں کے مقابلہ میں اور
ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کر قیامت کے دن **نقل ہے**
۳۱۵ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا کہ تمام درویشی
دو باتوں میں ہے ایک توکل دوسری تسلیم طالب کو جب
۳۱۶ مقام تسلیم روزی ہو تو مقام توکل خود حاصل ہو جاتا ہے
تسلیم سے بڑھکر کوئی مقام نہیں ہے **نقل ہے** کہ حضرت
۳۱۷ مہدیؑ نے فرمایا کہ مرد رہ یا مرد کا پیر رہ **نقل ہے** کہ حضرت
مہدیؑ کے حضور میں ایک برادر نماز میں جذبہ کی حالت
میں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے حضرتؑ نے اپنے ہاتھ سے
ان کا ہاتھ جگہ پر کر دیا **نقل ہے** کہ ابراہیم ادھمؒ کی ملاقات
ایک فقیر سے ہوئی ابراہیمؒ نے ان سے پوچھا کہ فقیری کیا ہے
کہا اگر خدا دے تو کھاتا ہوں ورنہ خدا پر بھروسہ کئے
رہتا ہوں ابراہیمؒ نے فرمایا ایسی فقیری تو بلخ کے کتے
۳۱۸ بھی کرتے ہیں، اس فقیر نے کہا کہ خوندکار فرمائیں ابراہیمؒ
نے کہا ہم ایسی فقیری کرتے ہیں جب خدا ہم کو دیتا ہے
تو ہم خدا کو (خدا کی راہ میں) دیدیتے ہیں **نقل ہے** کہ مومن
کے چار مقام ہیں جب بعض مومن مرتے ہیں تو انکو مقام
۳۱۹ اعلیٰ علیین (بلند ترین بہشت) دیتے ہیں اور

که حضرت میرانؑ فرمودند تو در یادِ خدا باش و دیگر
ہیچ طلب مکن اگر ترا حاجت افتد مسئلۂ شرع
بپرس که مجتہدانِ سلف در مسائل موشگافی کردہ
اند که کسے را مشکل نماند **نقلست** که بندگی
میاں سید خوندمیرؓ از حضرت میرانؑ پرسیدند که
مقبول و مردود چوں معلوم شود فرمودند که بغیر از
فنا معلوم نگردد **نقلست** که در دائرہ میاں
ملکجیؓ نظام شاہ آمدہ بود وقتِ نماز برادراں
برصف بودند یک برادر آمدہ چادرِ خود گسترانیدہ
نظام شاہ براں چادر نماز کرد میاں شنیدہ آں
برادر را از دائرہ بیروں کردند چرا که طالب را باید که بہ ہیچ
طرف مائل نشود جز سوے حق تعالیٰ **نقلست** که حضرت میرانؑ
فرمودند ہر که منتظرِ فتوح باشد متوکل نباشد او را سویت مدہید
دگر قبول روا نیست بعضے دیانتداراں سویت نگرفتند
بعدہٗ میرانؑ فرمودند ہرگاہ که شمارا صفتِ
توکل پیش آید سویت بگیرید۔
نقلست که حضرت میرانؑ فرمودند که بندہ
ہرچہ از خدا بگوشِ خود شنیدم شمارا بزبانِ خود میگویم
باور کنید یا نکنید شما دانید خدا داند **نقلست**
که حضرت میرانؑ طعام مستعد کردہ کنتہ خوردند ے
مگر بیگیاں رسید ے خوردند ے **نقلست**
که ایں ہر دو وقت ہیچ انبیاء و اولیا را معاف
نبودند وقتِ عصر تا عشاء و آخرِ شب تا ضحیٰ
وقتِ رحمت است آں وقت بہشتہا ندا
کنند فرمانِ حق تعالیٰ فرشتگاں را شود که

بعضوں کیلئے قبر میں سے بہشت کی طرف سوراخ کردیتے
ہیں تیسرے وہ ہیں کہ اپنی قبروں میں سوتے رہتے
ہیں قیامت تک نہ انکو راحت ہے اور نہ رنج (چوتھے)
نافصین ہیں جن کو زمین کھا کر ریزہ ریزہ کرتی ہے
بوسیدہ ہوجاتے ہیں **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا تو
خدا کی یاد میں رہ کوئی چیز طلب مت کر اگر تجھے حاجت
پڑے تو شرع کا مسئلہ پوچھ لے مجتہدینِ سلفؒ نے
مسائل کے بیان میں بال کی کھال کھینچی ہے تاکہ کسی کو
کوئی مشکل نہ رہے **نقل** ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت
مہدیؑ سے پوچھا کہ مقبول اور مردود کیسے معلوم ہوتا ہے فرمایا
کہ فنا کے بغیر معلوم نہیں ہوتا **نقل** ہے کہ میاں ملکجیؓ کے
دائرہ میں ایک دفعہ نظام شاہ آیا تھا نماز کا وقت تھا۔
برادر صفوں پر تھے ایک برادر نے آکر اپنی چادر بچھادی نظام
شاہ نے اس چادر پر نماز ادا کی، میاںؓ نے یہ سنا تو اس
برادر کو دائرے کے باہر کیا کیونکہ طالب کو چاہیئے کہ سوائے
حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کے کسی طرف مائل ہو **نقل**
ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو منتظرِ فتوح ہو متوکل نہ ہوگا
اُس کو سویت مت دو اور اس کو لینا جائز نہیں ہے
بعض ایسے دیانتدار تھے کہ سویت نہیں لئے اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جب تم میں توکل کی صفت آجائے
سویت لو **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ
جو کچھ خدا سے اپنے کانوں سے سنا تم کو اپنی زبان سے
کہتا ہے تم باور کرو یا نہ کرو تم جانیں خدا جانے **نقل**
ہے کہ حضرت مہدیؑ شاذ و نادر ہی کھانا تیار کرکے تناول
فرماتے تھے مگر بے گمان (غیب سے) جو غذا پہنچی آپ

بہشتہا چہ میگویند فرشتگان بپرسند بہشتہا
بگویند ہر کس کہ ایں وقت ترا یاد کند
او از اہل ماست فرمان شود کہ اسم ایشان نوشتہ
بیارند بعدہٗ فرمان شود کہ ایں مردم در دنیا اہل
تو اند از دنیا میبردارم و بتو رسانم **نقلست**
کہ حضرت میرانؑ در خراسان برائے نماز جمعہ
رواں شدند بیازوئے میراں سید محمودؓ آمدہ بودند
فرمودند کہ بھائی سید محمود پیش روید یا پس ہر
دو ذات برابر شدہ اند در دومی ہفتہ یکے
را بردارد بعدہٗ حضرت میرانؑ نماز جمعہ گزاردہ
و تبرا ادا کردند یکے از علما آہ زدہ گفت کہ
مہدیؑ باز نخواہد آمد بعدہٗ میرانؑ را وصال شد
نقلست کہ وقت رحلت حضرت ابوبکرؓ
نزدیک آمد خواب دیدند کہ رسولؐ در دنیا آمدند
با فرشتگان بی بی عائشہؓ را طلبیدہ فرمودند کہ
پدر شمارا سفر قیامت آمدہ است وصیت
میکردند کہ با ایں گلیم مرا کفن کنید کہ نظر رسولؐ
براں افتادہ است و وقتیکہ تائب شدیم ایں
گلیم پوشیدہ بودیم ایں فرمودہ رحلت یافتند
بعد رحلت نزد گنبد پیغمبرؐ بردند در گنبد خود بخود
بکشاد نزد قبر رسولؐ قبر کردند اندرون علی رضؓ
رفتہ دیدند کہ پیغمبرؐ دست مبارک خود بر روئے
ابوبکرؓ داشتہ دعا میگفتند کہ بار خدایا بعد قدر
ایں سفید ریش امت مرا بخش فرمان آمد کہ
اے محمدؐ اگر ابوبکر در حق عاصیان دعا خواستے

اوقات ذکر

٣٢٥ دکھاتے تھے **نقل** ہے کہ یہ دو وقت کسی نبیؑ اور ولیؓ کو معاف
نہیں ہوئے عصر سے عشا تک اور پچھلی رات سے چاشت تک
رحمت کے وقت ہیں اس وقت بہشتیں پکارتی ہیں
خدا تعالیٰ کا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے کہ دیکھو بہشتیں کیا کہتی
٣٢٦ ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تو بہشت کہتے ہیں جو شخص اس وقت
خدا کو یاد کرے وہ ہمارا ہے فرمان خدا ہوتا ہے ان کے نام لکھکر
لاؤ اسکے بعد بہشت کو فرمان ہوتا ہے کہ دنیا میں یہ لوگ تیرے
٣٢٦ ہیں جب انکو دنیا سے اٹھاؤں گا تیرے پاس پہنچاؤں گا **نقل**
ہے حضرت مہدیؑ خراسان میں نماز جمعہ کیلئے جا رہے تھے
میراں سید محمودؓ آپکے بازو تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی
سید محمودؓ آگے چلو یا پیچھے دو نو ذات برابر ہو گئے ہیں
اگلے ہفتہ میں ایک کو خدا اٹھا لے گا، اس کے بعد حضرت
٣٢٧ مہدیؑ نے نماز جمعہ ادا کر کے دتبرا ادا فرمایا ایک عالم نے آہ
بھر کر کہا کہ حضرت مہدیؑ پھر نہیں آئینگے اس کے بعد حضرت
ابوبکر ٣٢٧ مہدیؑ کا وصال ہو گیا **نقل** ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ
کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپنے خواب میں دیکھا کہ
رسولؐ دنیا میں تشریف لائے ہیں فرشتے ساتھ ہیں بی بی
عائشہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تمہارے باپ کو قیامت کا سفر
در پیش ہے پھر آپنے وصیت کی کہ اس کمبل سے میرا کفن بنانا
کیونکہ اس پر رسولؐ کی نظر پڑی ہے جس وقت تائب ہوا یہی
کمبل پہنا ہوا تھا یہ فرما کر رحلت پائے بعد رحلت
جب حضرتؓ کا جنازہ پیغمبرؐ کے روضے کے پاس
لیگئے تو روضۂ مبارک کے دروازہ خود بخود کھل گیا رسول اللہؐ
کی قبر مبارک کے پاس انکی قبر بنائی گئی قبر میں اتارنیکے بعد
حضرت علیؓ نے دیکھا کہ پیغمبرؐ اپنا دست مبارک ابوبکر

قبول کردے قدر ابوبکر نزد من اینچنیں ہست
بعد ندا شد ارجعوا یوصل الحبیب
الی الحبیب علیؓ در آنوقت فرمودند کہ
ما ابوبکرؓ را نشناختیم نقلست کہ حضرت ۳۲۸
عیسیٰؑ بصحرا رفتہ بودند کہ ملک الموت نزد بی بی
مریمؑ آمدہ گفت کہ فرمان جان قبض کردن است
بی بی گفتند کہ با عیسیٰؑ ملاقات کنم گفت ۳۲۸ +
رضا نیست جان قبض کرد و بعدہ عیسیٰؑ آمدہ دید کہ
مادر در سجدہ است بوقت تہجد جبرئیل آمدہ گفت
کہ بی بی مریم را وصال شد بعدہ عیسیٰؑ بیروں
آمدہ مردمان را خبر کردند برائے دفن کردن ہیچ
کس نیامد و فرشتگان بدرگاہ الٰہی عرض نمودند کہ
مریم را ایں چنیں حال است حوراں را فرمان شد
کہ با حلہ ہائے بہشت رفتہ مریم را غسل دہید و
کفن پوشانید و دفن کنید حوراں مریم را مستعد
ساختہ و آراستہ دفن کردند بعدہ عیسیٰؑ در خواب
دیدہ پرسید کہ اے مادرم موت چوں شد مریم
بیان پیالۂ (موت) کرد عیسیٰؑ شنیدن نتوانست
مریم گفت ہمچناں سہ پیالہ اند بعد ہفت روز
باراں بارید عیسیٰؑ را بسیار تشویش شد پیش
حقتعالیٰ عرض کرد کہ بارخدایا ہمہ کس را خانہ
ایست و مرا نیست فرمان شد کہ شمارا خانہ کنم
در جوئے خانۂ عیسیٰؑ بر آب بستند چوب و گیاہ
جمع کردہ بر دو سنگ انداختہ تا ہفت روز بود
آں ہم رفت عیسیٰؑ گفت یارب با من سخر

صدیقؓ کے چہرۂ مبارک پر جھک کر یہ دعا فرماتے ہیں کہ اے بارخدا اس سفید داڑھی کے صدقہ میں میری امت کو بخشدے، فرمانِ خدا پہنچا کہ اے محمدؐ اگر ابوبکرؓ گنہگاروں کے حق میں دعا مانگتا تو اس کی دعا بھی قبول کرتا ابوبکرؓ کی قدر میرے پاس ایسی ہے اس کے بعد ندا آئی کہ لوٹ جاؤ حبیب اپنے حبیب کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے اس وقت حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم نے ابوبکرؓ کو نہیں پہچانا نقل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جنگل کی جانب گئے تھے ملک الموت عزرائیلؑ نے بی بی مریمؑ کے پاس آکر کہا کہ خدا کا حکم ہوا ہے کہ آپکی جان قبض کروں بی بی نے کہا عیسیٰؑ سے ملاقات کرتی ہوں کہا رضا نہیں ہے اسی وقت جان قبض کیا حضرت عیسیٰؑ آئے دیکھا کہ ماں سجدے میں ہیں تہجد کے وقت جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ بی بی مریمؑ کا وصال ہو گیا ہے حضرت عیسیٰؑ باہر آئے لوگوں کو اس بات کی خبر دی دفن کرنے کیلئے کوئی نہیں آیا فرشتوں نے درگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مریمؑ کا ایسا حال ہے حوروں کو حکم ہوا کہ بہشت کے کپڑے لیجا کر مریمؑ کو غسل دیں اور کفن پہنائیں اور دفن کریں، حوروں نے بی بی مریم کی تجہیز و تکفین کی اور دفن کئے، عیسیٰؑ نے بی بی مریم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے میری ماں موت کیسی ہوئی مریم نے موت کے پیالوں کا بیان کیا عیسیٰؑ سن نہ سکے پھر مریمؑ نے فرمایا ایسے تین پیالے ہیں اس کے سات روز بعد بارش ہوئی عیسیٰؑ کو بہت تشویش کا سامنا ہوا خدائے تعالیٰ سے آپ نے عرض کیا کہ اے بارخدا سب کیلئے گھر ہیں اور مجھے گھر نہیں ہے فرمان ہوا کہ تمہارا گھر ندی میں بناتا ہوں، ندی میں عیسیٰؑ کا گھر پانی پر بنایا گیا لکڑیا

میکنی فرمان شد کہ اے عیسیٰ تو با من سخر میکنی چرا کہ دنیا چوں جوے آب است و تو در دنیا خانہ بستن می خواہی این مسخرگی کیست بعدہٗ عیسیٰ؈ توبہ کردند **نقلست** کہ شفاعت بعد از موت اوّل بر میت نظر کند کہ چہ ہیأت است اگر اندام تمام سیاہ شود چشمہاے سبز و روے سیاہ و شکم آماسیدہ بیند بداند کہ بے ایمان است و شفاعت درباب او قبول نیست اگر مقدار کنجدے بر پیشانی او سفیدی باشد یا جاے در اندام تحقیق داند کہ ایمان او باقیست شفاعت شود تا شفاعت کنند **نقلست** کہ روشن منورؓ بزبان مبارک این دوہرہ خواندند ؎

ایک جوت دو نیناں ایک بات دو کان
ایک پریت دو سجنا دو گھٹ ایک پران

باز فرمودند کہ معاملۂ حضرت مہدیؑ و بندگی میاں سید خوندمیرؓ دریں دوہرہ بفہمند **نقلست** از عبد المومنؒ کہ وقتے میاں نظام غالبؓ فرمودند کہ من یک وقت بحضور میرانؑ در حجرۂ خود بودم کہ ناگاہ حضرت میرانؑ آمدند من برخاستم حضرت میرانؑ بزبان مبارک فرمودند کہ میاں نظام اچھے جی ایں فرمودہ نشستند بعد یک ساعت ملک بخنؓ آمدند بعد اوشاں ملک معروفؓ بعد اوشاں میاں سید خوندمیرؓ آمدہ نشستند بعدہٗ حضرت میرانؑ ملک بخن را فرمودند کہ میاں بخن چیزے عرض است التماس نمودند

اور گھاس جمع کر کے اس پر پتھر رکھے گئے سات روز تک وہ رہا
اور بیچ گیا حضرت عیسیٰؑ نے کہا یا بار خدا تو مجھ سے ٹھٹول کرتا
ہے فرمان ہوا کہ اے عیسیٰ تو مجھ سے ٹھٹول کرتا ہے کیونکہ دنیا
۳۲۹ بہتی ندی کے مانند ہے اور تو دنیا میں گھر بسانا چاہتا ہے یہ مسخرپن
کس کا ہے اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے توبہ کیا **نقل** ہے کہ موت
کے بعد شفاعت کا حال یہ ہے کہ پہلے میت پر نظر کرے کہ کس شکل
میں ہے اگر تمام جسم کالا ہوگیا ہو آنکھیں سبز ہوگئی ہوں اور چہرہ سیاہ
ہوا اور پیٹ پھولا ہوا دیکھے تو جان لے کہ بے ایمان ہے اور
شفاعت اس کے بارے میں قبول ہونے والی نہیں ہے اگر ایک تل
برابر بھی اس کی پیشانی پر سفیدی ہو یا جسم کے کسی حصے پر
۳۳۰ ہو تو بتحقیق جانیں کہ اس کا ایمان باقی ہے شفاعت ہو سکتی ہے
تب شفاعت (طلب مغفرت) کریں **نقل** ہے کہ روشن منورؓ
نے اپنی زبان مبارک سے یہ دوہرہ فرمایا ؎

ایک روشنی دو آنکھیں ایک بات دو کان
ایک محبت دو عاشق دو گھاٹ ایک پران

پھر فرمایا کہ حضرت مہدیؑ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا معاملہ
۳۳۱ اس دوہرہ میں سمجھ لیں **نقل** ہے میاں عبد المومنؒ سے کہ
ایک وقت میاں نظام غالبؓ نے فرمایا کہ میں ایک وقت
حضرت مہدیؑ کے حضور میں اپنے حجرے میں تھا کہ حضرت
مہدیؑ تشریف لائے میں اٹھ کر کھڑا ہوا حضرت نے زبان
مبارک سے فرمایا کہ میاں نظام اچھے جی یہ فرما کر آپ بیٹھے ایک
گھڑی بعد ملک بخنؓ آئے ان کے بعد ملک معروفؓ آئے
ان کے بعد میاں سید خوندمیرؓ آ کر بیٹھے اس کے بعد حضرت مہدیؑ
نے ملک بخن سے فرمایا کہ میاں بخن کیا کوئی چیز سنانے کی ہے
انھوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کہو انھوں نے بیان کیا

که آرسے فرمودند بگوئید ایشاں عرض کردند که میرانجی امشب می بینم که یک جام هست پُر آب و بر آں چیزے کف هست حضرت میراںؑ شنیده فرمودند که خوب دیدند آں جام دل شما و درون آب یاد خدائتعالی و کفی که دیدند راست یاد حقتعالی بسیار کف آب پُر شده بر آید کف دور گردد بعدهٗ ملک معروفؓ را پرسیدند که شما چه آوردید ایشاں عرض نمودند که میرانجی می بینم که ماه در دہان آمده بیروں شده رفت فرمودند که شمارا بینائی است بعدهٗ میاں سید خوندمیرؓ را پرسیدند که بھائی سید خوندمیر چیزے گفتن می خواهید عرض نمودند که روشن است حضرت میراںؑ فرمودند که چنانچه استاد تعلیم میدهد آنچناں معلوم میشود شما بزبان بگوئید میاںؓ عرض کردند می بینم که از آسمان سرخ حُلّه نزول شده مرا پوشانیدند ایں شنیده فرمودند که بھائی سید خوندمیر بر شما بار ولایت مصطفےٰ نزول شده و حلّهٔ سرخ که دیدند قاتلوا و قتلوا است که از شما خواهد شد بعدهٗ میاں نظام غالبؓ را پرسیدند شما هم چیزے گفتن می خواهید عرض نمودند که میرانجی می بینم که از دهن من بشکل بوقلموں بیروں شده میرود من میگویم که بیا حضرت میراںؑ فرمودند که نفس شما۔

ایں نقل صدیقؓ را بسیار ادراک باید کرد تا در فهم آید و گرنه مشکل بغیر از میاں کدام کس ایں خبر دهد نقلست که حضرت میراںؑ فرمودند که روز محشر بنده را از حقتعالی فرمان شود لے

کہ میرانجی آج کی رات مجھے ایسا دکھائی دیا کہ ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور اُس پر کچھ کف ہے حضرت مہدیؑ نے سن کر فرمایا کہ خوب دیکھا ہے وہ پیالہ تمہارا دل ہے اور اس میں پانی خدائتعالی کی یاد ہے اور کف جو تم نے دیکھا سچ ہے خدائتعالی کی یاد بہت چاہیئے، پانی بھر کر اُبل جاتا ہے تو کف دور ہوجاتا ہے اس کے بعد ملک معروفؓ سے حضرتؑ نے پوچھا کہ تم کیا لائے ہو انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی مجھے ایسا دکھائی دیا کہ چاند میرے منہ میں آ کر نکل گیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا تم کو بینائی حاصل ہے اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ سے حضرتؑ نے پوچھا کہ بھائی سید خوندمیر تم کچھ کہنا چاہتے ہیں عرض کیا کہ (حضور پر) روشن ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جیسا استاد سکھلاتا ہے ویسا معلوم ہوتا ہے تم اپنی زبان سے کہو میاںؓ نے عرض کیا مجھے ایسا دکھائی دیا کہ آسمان سے ایک سرخ جوڑا کپڑوں کا اترا ہے اور مجھے پہناتے ہیں یہ سنکر حضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر تم پر ولایت مصطفےٰ کا بار اُترا ہے اور سرخ جوڑا جو تم نے دیکھا قاتلوا وقتلوا (خدا کی راہ میں مارے اور مرے) کا معاملہ ہے جو تم سے ہوگا اس کے بعد میاں نظام غالبؓ سے حضرت مہدیؑ نے پوچھا کیا تم بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں انھوں نے عرض کیا میرانجی مجھے ایسا دکھائی دیا کہ میرے منہ سے کوئی رنگ برنگ کی چیز نکل کر جاتی ہے اور میں اس سے کہتا ہوں کہ آ حضرت مہدیؑ نے فرمایا وہ تمہارا نفس تھا،

نقل صدیقؓ کو بہت فہم اور ادراک چاہیئے تاکہ سمجھ میں آئے ورنہ مشکل ہے، بغیر میاں (مرشد) کے کون اس کی خبر دے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حشر کے روز بندے کو خدائتعالی کا فرمان ہوگا اے سید محمد ہم

332 ۳۳۲

سید محمد ما ترا مہدی موعود خاتم ولایت محمدی گردانیدیم
اکنوں برائے ما چہ ہدیہ آوردہ آنگاہ عرض نمایم کہ بار
خدایا دو جوان سیدین وصالحین را مسلمان تام کردہ بدرگاہ
تو آوردہ ام حقتعالی بلطف خویش قبول کند **نقلست**
کہ میاں سید خوندمیرؓ پیش حضرت میرانؑ عرض نمودند کہ میرانجی
می بینم کہ یک جوے پر جوش می رفت وتمام مردماں
دراں جوے بہ مثل خاشاک می روند دراں اثنا می بینم
کہ حضرت رسولؐ وخوندکار برآں جوے آمدہ چناں
بندگاں دیدہ کسیکہ دست وپا می جنباند آنرا کشیدہ
بیروں می کنند دریں میاں بندہ نیز آمدم براں جوے
خوندکار بندہ را فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر چنانچہ
نبیؐ وبندہ می کنند شما ہمچناں بکنید بندہ کمر بستہ
بہ مثل نبیؐ ومہدیؑ می کشیم فرمودند آرے تحقیق
است چنانچہ دیدید ایں جوے دنیا است و
تمام مردماں دریں غریق اند وکسے را کہ حقتعالی
کرم میکند وبر دل آں ترس حقتعالی می آید وی خواہد
کہ ترک دنیا کند آنرا نبیؐ وبندہ وشما کشند و
بیروں کنند **نقلست** کہ حضرت
میرانؑ فرمودند بیناتی ذات حقتعالی
بار امانت است وبار امانت
ہمیں دو تن تمام ادا کردند یکے محمد خاتم النبیؐ
دوم محمد خاتم ولی **نقلست** کہ
بندگی میاں رضؓ پیش از قتال تخصیص
حکم فرمودند کہ درہائے خانہ

ہم نے تجھکو مہدی موعود خاتم ولایت محمدی کیا اب تو ہمارے
لئے کیا ہدیہ لایا ہے اس وقت عرض کرونگا کہ اے بار خدا
دو سید وصالح جوانوں کو کامل مسلمان بناکر تیری بارگاہ
۳۳۳ میں لایا ہوں حقتعالی اپنے کرم سے قبول فرمائے گا **نقل**
ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میرانجی
مجھے ایسا دکھائی دیا کہ ایک ندی بہت زور سے بہہ رہی تھی تمام
آدمی اس ندی میں تنکے کی طرح بہے جارہے تھے اسی
اثنا میں نے دیکھا کہ حضرت رسولؐ اور خوندکار اس ندی
پر آئے ہیں ان بندگان خدا کو دیکھکر جو کوئی ان میں ہاتھ پیر
مارتا تھا اس کو کھینچکر باہر نکالتے ہیں اسی وقت یہ بندہ بھی
وہاں آگیا اس ندی پر خوندکار نے بندے کو فرمایا کہ بھائی
سید خوندمیر نبیؐ اور بندہ جو کام کر رہے ہیں تم بھی کرو،
تب یہ بندہ بھی کمر باندھکر نبیؐ اور مہدیؑ کی طرح اُن بہنے
والوں کو کھینچ کر نکالتا تھا یہ سنکر حضرت مہدیؑ نے فرمایا
ہاں تحقیق ہے جیسا تم نے دیکھا ہے یہ ندی دنیا ہے اور تمام
لوگ اس میں غرق ہیں جس پر اللہ تعالی کرم فرماتا ہے اسکے
دل میں اللہ تعالی کا خوف پیدا ہوتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ترک
۳۳۴ دنیا کرے اس کو نبیؐ اور بندہ اور تم کھینچکر (دنیا سے)
۳۳۴ باہر کرتے ہیں **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا خدا تعالی
کی ذات کا دیدار بار امانت ہے اور بار امانت یہی
دو تن پورا ادا کئے ہیں ایک محمد خاتم نبیؐ دوسرا محمد خاتم ولی
۳۳۵ **نقل** ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے قتال سے پہلے تخصیص
کے ساتھ حکم دیا تھا کہ گھر کے دروازوں کو مضبوطی سے
بند کیا کرو اور آپنے اپنی ذات مبارک کے طرف اشارہ
کرکے فرمایا تھا کہ اس ذات کے ذمہ بڑا سنگین کام

باستوار بند سازند اشارت بر ذاتِ مبارکِ خویش
فرمودند که پاسِ ذاتت کارِ عظیم است نگاهبانی باید کرد
نقلست که مہدیؑ بر وصالِ ملک برہان الدینؓ
شربت فرمودند **نقلست** که ملک الہداؓد بوقت
رحلت بی بی خوندا بواؓ را معلوم کردند اگر حکم باشد
خدام را شربت بنوشانم بعدہٗ بی بی فرمودند که ما را
بہ محبوبِ خود جلوہ است که تمام تلخی شیریں شدہ
است و ایں بیت خواندند و اشارہ کردند که تمام
برادراں را بنوشانید **نقلست** که میانسید محمودؓ
بر وصالِ میانسید حسینؒ و میانسید مبارکؒ شربت
فرمودند **نقلست** که بی بی نور زوجۂ میانشاہ دلاورؓ
فرمودند که بر وصالِ من شربت کنید **نقلست** که پیش میرانؑ
کسے عرض کرد که میرانجی بندہ را بشارتِ ایمان بدہید بزبانِ
مبارک فرمودند که حالِ خود را موافق با کلامِ حقتعالیٰ بکنید
بشارت حقتعالیٰ بدہد و ما شاہدیم کقولہ تعالیٰ لکیلا
تاسوا علیٰ ما فاتکم ولا تفرحوا بما
اتاکم **نقلست** که میاں عبد المجیدؓ را مخالفاں
گرفتہ بسیار زدند میاں عبد المجیدؓ فرمودند ومن
لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم
الظالمون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک
ھم الکافرون ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولئک ھم الفاسقون **نقلست** که
حضرت رسول اللہؐ فرمودند که جبرئیلؑ را ایک روز
دیدم جامہ خاک آلودہ پرسیدم که خاک آلودہ جامہ
چرا جبرئیل گفت که یکے عابد در بیابان وصال یافت

ہے اس کی حفاظت کرنی چاہئے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
ملک برہان الدینؓ کے وصال پر شربت پلانے کا حکم فرمایا
نقل ہے کہ بندگی ملک الہداؓد نے بی بی خوندا بواؓ کی رحلت
کے قریب بی بی کو کہلایا اگر حکم ہو تو خوندکار کے وصال پر شربت
پلاتا ہوں اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ ہمارے لئے ہمارا
محبوب جلوہ گر ہے تمام تلخی شیرینی ہو گئی ہے اور بی بی نے ایک
بیت پڑھی اور اشارہ سے فرمایا کہ تمام برادروں کو پلاؤ۔
نقل ہے کہ میانسید محمودؓ نے میانسید حسینؒ اور میانسید
مبارکؒ کے وصال پر شربت بنایا **نقل** ہے کہ بی بی نور
زوجۂ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ میرے وصال
پر شربت بناؤ **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ کے سامنے
کسی نے عرض کیا کہ میرانجی بندے کو ایمان کی بشارت
دیجئے حضرت مہدیؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ اپنے
حال کو خدا تعالیٰ کے کلام کے موافق بناؤ تو خدا تعالیٰ بشارت
دے گا اور ہم گواہ ہونگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ تم
غم نکرو اس چیز کا جو تم سے فوت ہوئی اور خوش نہو
اس پر جو تم کو ملی **نقل** ہے کہ میاں عبد المجیدؓ کو مخالفین پکڑ کر
بہت مارے میاں عبد المجیدؓ نے اس وقت یہ آیتیں پڑھیں
اور جو حکم نہ کرے مطابق اس کے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو
وہی کافر ہیں اور جو حکم نہ کرے مطابق اس کے جو اللہ نے
نازل کیا ہے تو وہی ظالم ہیں اور جو حکم نہ کرے مطابق اسکے
جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی فاسق ہیں **نقل** ہے کہ حضرت
رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ کو ایک روز میں نے دیکھا کہ
گرد آلود کپڑے پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ کپڑے گرد آلود
کیوں ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ جنگل میں ایک عابد کا

یاراں ہر چہار فرشتہ را حکم شد برائے دفن کردن
دفن کردیم حضرتؐ پرسیدند کہ بحقتعالی او را چوں
افتاد جبرئیلؑ گفت او را بحضور بردند فرمان شد
در دنیا چہ کردی او گفت ہیچ نمی خوردم مگر یک انار و
عبادت تو می کردم فرمان شد کہ در ترازو عبادات او
اندر نہید چونکہ داشتند وزنِ انار سنگین شد فرمان رسید کہ در
دوزخ برید فرشتگاں بدوزخ کشیدند فریاد کرد یا رب العالمین تفضل
خویش مرا نجات دہ فرمان شد بگذارید فضل مرا یاد کردہ است او را
بخشید **نقلست** کہ رسولؐ فرمودند کہ یحییٰؑ را گور
چناں تنگ گرفت کہ استخوانہا خورد شدند یاراں عرض
کردند کہ چہ سبب بود فرمودند کہ یکے وز بول شتر بغیر
دانش در نان شاں افتادہ ازاں سبب است
نقلست کہ بایزیدؒ را عروج کردند فرمان شد کہ ترا
بہشت جا کنم عرض کرد الٰہی آں مقام مطیعان است
فرمان شد کہ ترا عرش جا دہم گفت آں مقام مقرباں
است فرمان شد اگر ذات مرا می خواہی ساکت
باش **نقلست** کہ حسن بصریؒ گفت استادِ من
سی سال مجاوریِ کعبہ کرد و در وقتِ مرگ نزدیک
بودم کہ بسیار زاری کردند پرسیدم چہ حال است
گفت چہ گم صعب تر از جفائے مرگ نباشد نمیدانم کہ
عاقبت چہ حال خواہد شد **نقلست** کہ حضرت داودؑ
از خانہ بحجرہ می رفتند در میان راہ ملک الموت در رسید
داودؑ گفت در حجرہ بروم گفت رضا نیست در
انجا جان قبض کردہ حضرت سلیمانؑ را استاد و جان
قبض کرد **نقلست** کہ حضرت میراںؑ عرض کردند

وصال ہوا ہم چاروں فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو دفن کریں ہم
نے دفن کیا ہے پھر حضرتؐ نے پوچھا خدا تعالیٰ کے حضور
میں اس پر کیا گزری جبرئیلؑ نے کہا اس کو حضور میں لیگئے
تو فرمان ہوا کہ دنیا میں تو نے کیا کیا اس نے کہا میں کچھ نہ
کھاتا تھا مگر ایک انار اور تیری عبادت کرتا تھا فرمان ہوا
کہ اسکی عبادت کی ترازو میں انار رکھو جب رکھے تو انار کا وزن
زیادہ ہوا فرمان ہوا کہ دوزخ میں لے جاؤ فرشتے دوزخ
کی طرف کھینچنے لگے اس نے فریاد کی یا رب العالمین
۳۴۲ اپنے فضل سے مجھے نجات دے فرمان ہوا چھوڑ دو میرے
فضل کو یاد کیا ہے میں نے اس کو بخشدیا **نقل ہے** کہ رسولؐ
نے فرمایا کہ یحییٰ (ابن معاذ) کو قبر نے اس طرح دبایا کہ
اسکی ہڈیاں چور چور ہو گئیں صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا سبب
۳۴۳ تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک روز اونٹ کا پیشاب
انکی بیدانشی سے انکی روٹی میں پڑ گیا تھا یہی اس کا سبب ہے
نقل ہے کہ بایزیدؒ کو عالم ارواح میں لے گئے فرمان خدا
ہوا کہ تجھے بہشت میں جگہ دیتا ہوں انھوں نے عرض کیا
۳۴۴ الٰہی وہ فرمانبرداروں کا مقام ہے پھر فرمان ہوا تجھکو
عرش پر جگہ دیتا ہوں انھوں نے کہا وہ مقربوں کا مقام
ہے پھر فرمان ہوا اگر میری ذات تجھے مطلوب ہے تو خاموش رہ
نقل ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا میرا استاد نے تیس سال
۳۴۵ کعبۃ اللہ کی مجاوری کی انکی موت کے وقت میں نزدیک
تھا وہ بہت زاری کر رہے تھے میں نے پوچھا کیا حال
ہے کہا کیا کروں موت کی سختی سے بڑھکر کوئی سختی نہ ہوگی
نہیں جانتا ہوں کہ آخر کار میرا کیا حال ہوگا **نقل ہے** کہ
۳۴۶ حضرت داودؑ گھر سے حجرے میں جا رہے تھے ملک الموت

بارخدایا ہر کہ بصورتِ شریعت بمیرد از آتش خلاصی
یابد و بعد از ظہور دعوئ مہدیت مہدی دو قبیلہ خواہند شد
نقلست کہ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ پیش از قتال ہمہ اصحاب ۳۴۸
را حکم فرمودہ کبڈی و گوے بازی کنانیدند دو ہالہ بستہ
یک طرف میانسید جلال و خود شدہ و بطرف دیگر میانسید
شہاب الدین و ملک الہداد را دادہ و گاؤ و مادینہ ہر دو
طرف قسمت کردہ ملک حماد رضی اللہ عنہ را فرمودند شما ہر دو
طرف قسمت کردہ یاران را ایدبند بخواستہ حقتعالی ایں
طور قسمت شد تمام کہ بطرف میانسید جلال بودند شہید
شدند و بجانب میانسید شہاب الدین بودند باحیات
ماندند **نقلست** کہ بندگیمیانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ صدیق ولایت ۳۴۸
بزبانِ مبارک فرمودند پیش بندہ ہفت قمر باشند
نزد بندہ چہار کس ایں طور اند چنانچہ سیرت آنچناں صورت
و چنانکہ صورت آنچناں سیرت فاما دو ازاں چناں
اند اگر مسلمان یا کافر بیند زود بشناسد کہ مرد ربانی
است و دو ایں طور اند ہر کہ بیند نہ شناسد و گمان برد
کہ خدا را نام گرفتن میدانستہ باشد **نقلست** کہ ملک ۳۴۹
حماد را سلیۂ ذات میراں علیہ السلام از خراسان آمدہ بود ملک را
عمامہ ذات مبارک بدست میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرستادہ
بودند **نقلست** کہ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ بعد از نکتۂ مہاجراں رضی اللہ عنہ ۳۵۰
میاں سید عطن را فرمودند چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام را ہارون بندہ
را میاں سید عطن ہستند **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام ۳۵۱
میانسید عطن را جامہ مبارک فرستادہ منبر ساختند
نقلست بندگیمیاں رضی اللہ عنہ سید خانجی را برادر حقیقی فرمودند ۳۵۲
و حضرت میراں بندگیمیاں سید خانجی را اکثر بندہ ذات

راستے میں ملے حضرت داؤد نے کہا مجھ سے میں جاتا ہوں ملک الموت
نے کہا رضا نہیں ہے وہیں انکی جان قبض کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کھڑے ہوئے تھے اس حال میں انکی جان قبض کی **نقل** ہے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے بار خدا
جو کوئی ظاہر شریعت پر مرتا ہے آگ سے نجات پاتا ہے
مہدی کی مہدیت کا دعویٰ ظاہر ہونے کے بعد دو قبیلے ہو جائینگے
نقل ہے کہ بندگی میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے قتال سے پہلے اپنے
تمام ساتھیوں کو کبڈی اور گیند کھیلنے کا حکم دیا اور دو
حلقے بنا کر ایک طرف میانسید جلال اور خود کھڑے ہوئے
اور دوسرے طرف میانسید شہاب الدین اور ملک الہداد
کو حاکم مقرر کئے اور جانور گائے بیل وغیرہ دونو طرف تقسیم
کردئے ملک حماد رضی اللہ عنہ کو میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کھلاڑیوں کو دونو طرف
تقسیم کریں خدا کی مشیت سے یہ تقسیم ایسی ہوئی کہ جتنے
میانسید جلال کی طرف تھے سب شہید ہوئے اور جو میانسید
شہاب الدین کے طرف تھے بقید حیات رہے **نقل** ہے کہ بندگی
میاں سید خوندمیر صدیق ولایت نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ
بندے کے ساتھ سات چاند ہیں بندے کے نزدیک چار شخص ایسے
ہیں کہ جیسی انکی سیرت ہے ویسی صورت ہے اور جیسی صورت ہے ویسی سیرت ہے
لیکن جو ان میں دو ایسے ہیں کہ اگر مسلمان یا کافر دیکھ لے تو فوراً
پہچان لیگا کہ مرد ربانی (خدا شناس) ہیں اور دو ایسے ہیں کہ
کوئی دیکھے گا تو نہیں پہچانیگا اور گمان کریگا کہ شاید خدا کا نام
لینا جانتے ہونگے **نقل** ہے کہ ملک حماد رضی اللہ عنہ کو حضرت مہدی علیہ السلام کا سلیہ
مبارک خراسان سے آیا تھا یعنے ملک کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی
دستار مبارک بندگی میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بھیجی تھی **نقل** ہے
بندگیمیاں رضی اللہ عنہ نے مہاجرین رضی اللہ عنہم کے نکتہ کے بعد میاں سید عطن کو فرمایا جیسا

مبارک فرستادہ مبشر ساختند نقلست یعنے
از اصحاب میرانؑ میاںؓ را گفتند تمام اتفاق مہاجران
یک طرف است و شما تنہا یکطرف ہستند باید کہ در اتفاق
ما یان بیائید بندگی میاںؓ فرمودند مہدی موعودؑ و بندہ
یکطرف ہستند و شما متفق شوید باک ندارم نقلست
وقتیکہ بندگی میاںؓ بطرف کھنبات قدم مبارک
ارزانی فرمودند بسیار کساں فتوح آوردند میاںؓ قبول
نکردند چونکہ میاں بازگشتند آں وقت ہر دو برادر
میاں شیخ جیوؒ و میاں کبیرؒ برابر میاں آمدند میاںؓ
بزبان مبارک فرمودند بندہ برائے ایشاں آمدہ
بود ایشاں ہر دو اندک سال بودند نقل مشہور است
نقلست حضرت میرانؑ با حقتعالی خواستند
کہ بارخدایا کامل ولی را یک حرف بر خطا ہمہ خطا شود
قاتلوا و قتلوا نشدہ است مارا ازیں جہاں چوں
بہ بری فرمانِ حق تعالی شد کہ سید محمد بجائے تو یک
نائب پیدا کردہ ام ایں بار بر سر او نہادہ ام نقلست
کہ میرانؑ فرمودند ہر مصطفےٰ کہ او تائب نشود از ضلالت
خود او واجب القتل است زیرا کہ ہر جا کہ رود
خلق را گمراہ گرداند اتفاق امت مرحومہ است
الجہاد مع المبتدع افضل من الجہاد مع
الکفار قال النبیؐ من اراد ان یفرق
امر ہذہ الامۃ وھی جمع فاضربوہ بالسیف
واقتلوہ وقال النبیؐ من شق عصا
المسلمین والمسلمات فقد خلع ربقۃ
الاسلام عن عنقہ نقلست کہ در دائرہ

۳۵۳ حضرت موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے ویسا بندہ کے لئے میاں سید عطن
ہیں نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے میاں سید عطن کو جائے مبارک
بھجکر مبشر فرمایا نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوند میرؓ نے میاں سید
خانجی کو برادر حقیقی فرمایا اور حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں سید خانجی کو
۳۵۴ اپنی ذات مبارک کا تکمہ بند بھجکر مبشر فرمایا نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ کے بعض اصحاب نے بندگی میاں سید خوند میرؓ سے (قتال کے موقع پر)
کہا کہ تمام مہاجرین کا اتفاق ایک طرف ہے اور تم تنہا ایک طرف ہیں
چاہیئے کہ ہمارے اتفاق میں آجائیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ
اور یہ بندہ ایک طرف ہیں اور تم سب متفق ہو جاؤ میں کوئی خوف نہیں
۳۵۵ رکھتا نقل ہے کہ جس وقت بندگی میاںؓ کھنبات کو تشریف لیگئے
وہاں بہت سے لوگوں نے فتوح (روپیہ راہ خدا میں) پیش کیا میاںؓ
نے قبول نہیں فرمایا جب میاںؓ وہاں سے واپس ہوئے تو دو برادر میاں شیخ جیو اور
اور میاں کبیر بندگی میاںؓ کے ہمراہ آئے میاںؓ نے اپنی زبان مبارک
سے فرمایا کہ بندہ انہی کیلئے آیا تھا یہ دونوں برادر کمسن تھے نقل مشہور ہے
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے خدا تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے
۳۵۶ بارِ خدا ولی کامل سے ایک حرف کی خطا بھی تمام خطا ہے قاتلوا وقتلوا
(کی صفت کا ظہور) بندہ سے نہیں ہوا ہے مجھے اس جہاں سے تو کیسے
اٹھائیگا خدا تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد میں نے تیری جگہ
ایک نائب پیدا کیا ہے یہ بار اس کے سر رکھا ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ جو کوئی گمراہ اپنی گمراہی سے توبہ نہ کرے واجب القتل ہے
کیونکہ جہاں جائیگا خلق کو گمراہ کریگا۔ امت مرحومہ کا اتفاق
اسبات پر ہے کہ مبتدع (دین میں نئی بات پیدا کرنیوالے) کے ساتھ جہاد
کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے نبیؐ نے فرمایا ہے جو شخص ارادہ
کرے کہ اس امت کے کام میں تفرقہ ڈالے درانحالیکہ وہ مجتمع
ہو تو اس کو مار و تلوار سے اور قتل کر ڈالو نیز نبیؐ نے فرمایا جس نے

ملک پیر محمد بھائی بہرم دختر خود را بہ یکے بزنی کردہ
دادند دراں چیزے کمی ظاہر شد بھائی بہرم خواستند
کہ دختر را مفارقت کنند ایں معاملہ ملک پیر محمد را
پرسیدند ملک پیر محمد فرمودند کہ عدّت بنشانید و
دیگرے را بدہید بعدہٗ بھائی بہرم نزد میاں سید محمود رض
عرض نمودند میاں فرمودند کہ ہیچ حاجت عدّت
نیست مفارقت کردہ دیگرے را بدہید ملک شنیدہ
خود رفتہ میاں را پرسیدند کہ میاں چوں میفرمایند کہ
عدت نیست میاں فرمودند من نمی گویم حقتعالیٰ میفرماید
کہ یاایھا الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات ثم
طلقتموھن من قبل ان تمسوھن
فمالکم علیھن من عدۃ تعتدونھا فمتعوھن
وسرحوھن سراحا جمیلا۔ ملک فرمودند راست
۳۵۷ میگوائید ایچنیں کس چرا نگوید (جز ۲۲ رکوع ۴) نقلست
کہ میاں سید محمود رض فرمودند در زمانہٗ ما کسے طالب
بہشت و کسے طالب مرتبہ فاما در طالبان خدا
۳۵۸ یکے میاں سید شہاب الدین و یک دیگرے نقلست
میاں عبد عبد الکریم رض فرمودند کہ فرزندان میاں سید خوندمیر رض
مشقت کردہ بصدقہ میاں رض رسیدند ولیکن میاں سید
شہاب الدین و میاں سید محمود ایشاں ہر دو از شکم
۳۵۹ مادر معصوم اند نقلست کہ میاں عبد الکریم رض در
دولت آباد بودند میاں سید احمد رح ولد میاں سید خوندمیر رض
برائے ملاقات آمدہ چند روز ماندہ وداع کردند میاں
عبد الکریم چیزے خدمت کردند آخر میاں محمود میوانی
در خانہٗ خود بردہ تعظیم ایشاں بجا آوردہ داشتند

مسلمان مردوں عورتوں کی جمعیت شکنی کی اس نے نکالدیا اسلام کا
قلادہ (گلوبند) اپنی گردن سے نقل ہے کہ بندگی ملک پیر محمد رض کے دائرہ
میں بھائی بہرم نے اپنی دختر ایک شخص کو نکاح کر کے دی اس میں کچھ
کمی ظاہر ہوئی بھائی بہرم نے چاہا کہ اپنی لڑکی کو اس سے جدا کریں معاملے
انھوں نے ملک پیر محمد رض سے پوچھا ملک پیر محمد نے فرمایا کہ لڑکی کو عدت
میں بٹھاؤ اور دوسرے کو نکاح کر کے دو اسکے بعد بھائی بہرم نے میاں سید محمود رض
کے پاس جاکر عرض کیا میاں نے فرمایا کہ عدت کی کوئی حاجت نہیں ہے جدا
کر کے دوسرے کو نکاح کر دو ملک نے یہ سنکر خود جاکر میاں سے پوچھا کہ میاں کس طرح
فرماتے ہیں کہ عدت نہیں ہے میاں نے فرمایا میں نہیں کہتا ہوں خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں کو پھر ان کو
چھوڑ دو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تو ان پر حق نہیں تمہارا کہ عدت
میں بٹھاکر گنتی پوری کرواؤ ان کی پس دو ان کو ان کی مہر اور ان کو
رخصت کر دو اچھی طرح سے ملک پیر محمد رض نے فرمایا سچ فرماتے ہیں
ایسے بزرگ کیوں نہیں فرمائیں گے نقل ہے کہ میاں سید محمود رض
نے فرمایا ہمارے زمانے میں کوئی بہشت کا طالب ہے کوئی مرتبہ کا
طالب ہے لیکن خدا کے طالبوں میں ایک میاں سید شہاب الدین
ہیں اور ایک دوسرا شخص ہے نقل ہے میاں سید عبد الکریم رض نے فرمایا کہ
بندگی میاں رض کے فرزند مشقت اٹھاکر بندگی میاں رض کے صدقہ کو پہنچے
ہیں لیکن میاں سید شہاب الدین رض اور میاں سید محمود رض مادر زاد معصوم ہیں
نقل ہے کہ میاں عبد الکریم رض دولت آباد میں تھے
میاں سید احمد رح ولد بندگی میاں سید خوندمیر رض انکی ملاقات کے
لئے آئے چند روز رہ کر رخصت حاصل کئے
میاں عبد الکریم رض نے کچھ خدمت فرمائی آخر کار
میاں محمود میوانی میاں سید احمد کو اپنے گھر لے جاکر
انکی تعظیم بجا لاکر رکھے اس کے چند روز بعد میاں عبد الکریم

بعد چند روز میاں عبدالکریم را تکلیف پائے شد میاں سید احمد
برائے پرسش رفتند میاں عبدالکریم دیدہ پرسیدند کہ
خوزادے رواں نہ شدند میاں سید احمد فرمودند کہ
مرا میاں محمود داشتند میاں عبدالکریم رض فرمودند کس کا
احمد کس کا محمود میاں سید محمود دریا و میاں سید نجی دریا
کبھو جلیبی سوکی زود برود **نقلست** کہ میاں
عبدالکریم رض و میاں سید محمود رض یک جا در خلوت نشستہ بودند
بعدہ برخاستند میاں عبدالکریم فرمودند کہ ما دانستہ بودیم
کہ سید نجی و ما برابریم اکنوں معلوم شد کہ سید نجی کجا و ما کجا
نقلست کہ میاں سید محمود رض فرمودند مقصود خدا است
کہ بندہ را در دائرۂ برادراں میدارد فاما ایشاں بندہ
را نمی شناسند اگر اصحاب میراں باشند و ایشاں را خواب
و معاملہ چیزے بستہ شدہ ما ایشاں را پیشتر کنیم ایشاں مرا
بشناسند برادراں ما را چہ شناسند **نقلست** کہ میاں سید
محمود رض فرمودند کہ ایشاں شیخ مہدی را و پیر مہدی را
قبول می کنند یا مہدی موعود را چرا کہ عجب می آید کہ
عقیدہ درست نمی دارند و نزدیک بندہ اعتقاد درست
نمی کنند و نزد حقتعالی بغیر از اعتقاد فائدہ نیست
چہ جواب خواہند داد **نقلست** کہ از کھمبات شہر
میاں حسن و پدر او شاں میاں تاج محمد برائے قدم بوسی
شدن در کھانبیل نزد میاں سید محمود رض آمدند میاں در زبان
مبارک میاں حسن را پرسیدند کہ شما کجا تربیت
شدہ اید ایشاں نام میاں شاہ عبدالکریم گرفتند میاں
فرمودند بھائی عبدالکریم ناتھ خود بکمر اگر دہ بستہ بودند
بعدہ میاں تاج محمد را پرسیدند او شاں نام عبدالفتاح

کے پاؤں میں کچھ تکلیف ہوئی میاں سید احمد مزاج پرسی کے
لئے گئے میاں عبدالکریم نے دیکھکر پوچھا خوزادے ابھی نہیں
گئے میاں سید احمد نے فرمایا کہ میاں محمود نے مجھے پکڑ رکھا ہے میاں
عبدالکریم رض نے فرمایا کہ کس کا احمد کس کا محمود میاں سید محمود دریا
362 میاں سید نجی دریا کبھی جلیبی سوکھتی نہیں جلد جاؤ **نقل**
٣٦٠ ہے کہ میاں عبدالکریم رض اور میاں سید محمود رض ایک جگہ خلوت میں بیٹھے
تھے وہاں سے اٹھنے کے بعد میاں عبدالکریم رض نے فرمایا کہ ہم جانتے
تھے کہ سید نجی اور ہم برابر ہیں اب معلوم ہوا کہ سید نجی کہاں
363 اور ہم کہاں **نقل** ہے کہ میاں سید محمود رض نے فرمایا کہ خدا کا مقصود
٣٦١ ہے جو بندہ کو برادروں کے دائرے میں رکھتا ہے لیکن یہ بندے
کو پہچانتے نہیں اگر اصحاب مہدی ہوں اور انکو خواب و معاملہ کی
قسم سے کوئی چیز بستہ ہو ہم انکی رہبری کریں تو وہ ہم کو پہچانیں اور
364 ہم کو کیا پہچانتے ہیں **نقل** ہے کہ میاں سید محمود رض نے
٣٦٢ فرمایا کہ یہ لوگ شیخ مہدی کو اور پیر مہدی کو قبول
کرتے ہیں یا مہدی موعود کو کیونکہ مجھے تعجب ہے
کہ عقیدہ درست نہیں رکھتے اور بندہ کے پاس آکر اعتقاد
کو درست نہیں کرتے خدا تعالی کے پاس بغیر درست
365 اعتقاد کے فائدہ نہیں ہے کیا جواب دیں گے **نقل** ہے کہ
٣٦٣ شہر کھنبات سے میاں حسن اور انکے والد میاں تاج محمد
میاں سید محمود رض کی قدمبوسی کیلئے کھانبیل آئے میاں نے اپنی
زبان مبارک سے میاں حسن سے پوچھا کہ تم کس سے تربیت
ہوئے ہو انہوں نے میاں عبدالکریم رض کا نام لیا میاں نے
فرمایا بھائی عبدالکریم رض نے اپنی ناتھ کھڑی کر کے باندھی ہے
اس کے بعد میاں تاج محمد سے پوچھے تو انہوں نے اپنے
باپ عبدالفتاح کا نام لیا میاں نے فرمایا اچھا نہیں کیے

پدرو سے گرفتند میاں فرمودند خوب نکردید آخر ایشاں
عرض نمودند کہ میانجی مارا تربیت بکنید میاں باز گردانید
تربیت کردند نقل است کہ بی بی بونجی رض در نین ٣٦٧
پورہ بودند آنجا میاں عبدالمجید رض برائے ملاقات بی بی
آمدہ بودند چونکہ وقت نماز شد میاں شیر ملک شوہر
خواہر حضرت بی بی رض برائے امامت پیش شد
چراکہ آنجا امام می بودند دریں میاں بندگیمیاں عبدالمجید رض
دست اوشاں گرفتہ واپس نمودند حضرت بی بی
شنیدہ دلگیر شدند کہ رعایت ما نبود کہ اینچنیں کردند
میاں عبدالمجید رض فرمودند کہ رعایت خوندکار اول بکنیم
فاما جائیکہ رعایت مہدی موعود باشد اولیٰ تر
است وخوندکار نیز توجہ بطرف حضرت میراں ع
بکنند انچہ حضرت میراں ع بفرمایند آں درست است
آخر بی بی توجہ کردند معلوم شد کہ انچہ بھائی عبدالمجید
کردند حق است۔

نظم

قل الحمد للہ بقلب ولساں
باول وآخر وظاہر نہاں
ہمیں بود باشد ہمیشہ احد
بدیں شیوہ عالم بیاید زود
پس آورد آدم ع وجملہ نبی
بدیں ساں عیاں کرد جملہ ولی
وآخر بیاورد ختم الرسل
کذا مہدی ع آورد ہادی السبل
ہماں بر دو شانرا باحوال شاں
فتادہ ز رحلت فغاں در جہاں

آخر انھوں نے عرض کیا کہ میانجی آپ مجھے تربیت کریں
میاں رض نے پھر انکو تربیت کیا نقل ہے کہ بی بی بون جی رض
نین پورہ میں تھیں بندگیمیاں عبدالمجید رض بی بی رض کی ملاقات کے
لیے آئے تھے جب نماز کا وقت ہوا تو میاں شیر ملک مہاجر رض
جو حضرت بی بی رض کی بہن کے شوہر تھے امامت کے لیے
آگے بڑھے کیونکہ وہاں امام جماعت وہی ہوا کرتے تھے
اس موقع پر بندگیمیاں عبدالمجید رض نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے
کر دیا، حضرت بی بی رض یہ بات سنکر رنجیدہ ہوئیں کہا کہ ہماری
رعایت نہیں تھی جو انھوں نے ایسا کیا میاں عبدالمجید رض نے
فرمایا کہ خوندکار کی رعایت اول ہم کو لازم ہے لیکن
جہاں دعا مہدی موعود ع کی رعایت ہو وہی اولیٰ تر ہے
خوندکار بھی حضرت مہدی ع (کی روح اقدس) کی طرف توجہ
کریں جو کچھ حضرت مہدی ع فرمائیں وہی درست ہو آخر
بی بی رض نے توجہ کی معلوم ہوا کہ جو کچھ بھائی عبدالمجید
نے کیا حق ہے۔

(ترجمہ نظم)

کہہ تعریف خدا کی دل و زباں سے
وہی اول اور آخر ہے وہی ظاہر اور نہاں ہے
وہی تھا اور رہے گا ہمیشہ یگانہ اور یکتا
اہل عالم اسی طور سے آئیں گے اور جائینگے
اس نے آدم ع کو پیدا کیا اور جملہ انبیاء ع کو بھیجا
اسی طرح سے جملہ اولیاء کو ظہور میں لایا
آخریں خاتم الرسل کو لایا
اسی طرح مہدی موعود ع کو ہادی سبل بنایا
ان کو ان کے احوال (ابنے مثال) کے ساتھ اٹھالیا
جن کی رحلت سے عالم میں آہ و فغان بپا ہوا

شنیدم دوشنبہ و وقتِ ضحیٰ
بیامد بر اصحاب لیل الدجا
ز ذوالقعدہ ماہ نوزدہ بود آہ
سفر کرد مہدیؑ بسوے بقا
بگردش فتادند جملہ صحاب
بگریہ ہر یک ہمچو یم و سحاب
پس آنگہ گرفتہ ز ثانیؓ پناہ
بدرگاہ باقی ز حضرت الٰہ
شنیدم درآنوقت حضرت امامؑ
بخواندند خوندمیر سید کرام
و خود تکیہ کردہ بہ زانوے او
(نظر کرد امام زمانؑ سوے او)
پس آنگہ بفرمود قرآن بیان
عیاں کرد رازے کہ بودہ نہاں
سبیلی، ادعو الی اللہ است
و مارا بصیرت من اللہ است
رسولؐ است داعی و تابع منم
کہ از من مراد است آں مہدیؑ ام
و پاک است خداوند از شرک داں
و ما خود نایم ہر دو از مشرکاں
درآنگہ سوالے بخوندمیر شاہؓ
برآورد و گفتہ بہ محمود شاہؓ
کہ جملہ درون شرک ماندند آہ
نیامد بروں زیں مگر ایں دو شاہ
نبی و ولی و سعید و شہید

میں نے سنا ہے دوشنبہ کا دن اور چاشت کا وقت تھا
کہ امام زماںؑ کے اصحاب پر غم کی تاریک رات آئی
ماہ ذیقعدہ کی انیسویں تاریخ تھی آہ
جبکہ مہدی علیہ السلام نے دارالبقا کی طرف سفر فرمایا
جملہ اصحاب آپ کو گھیرے ہوئے تھے
جو قطار قطار سمندر و بادل کی طرح زار زار تھے
پس اسی وقت میں ثانی مہدیؓ کے ساتھ ہو کر
سب نے درگاہ باقی حق تعالیٰ کی پناہ حاصل کی
میں نے سنا ہے اسی وقت میں حضرت امامؑ نے
سید کرام میاں سید خوندمیرؓ کو بلایا !
تکیہ کی طرح اپنے زانو پہ سر رکھ کے لیٹے ہوئے
امامؑ نے ان کی جانب نظر کیا
پس اس وقت ایک آیت قرآن بیان فرمائی
ظاہر فرمایا ایک راز جو پوشیدہ تھا
فرمایا کہ میرا راستہ دعوت الی اللہ ہے
اور ہم کو بصیرت اللہ کی طرف سے ہے
رسولؐ داعی ہیں اور میں تابع ہوں !
من اتبعنی میں من سے جو مراد ہے میں ہی مہدی ہوں
جان لو کہ خدا تعالیٰ شرک سے پاک ہے
اور ہم دونوں (محمدؐ و مہدیؑ) مشرکوں میں سے نہیں ہیں
اس وقت ایک سوال شاہ خوندمیرؓ نے
اپنے دل میں لایا اور میراں سید محمودؓ سے کہا
آہ سب کے سب شرک میں ہیں !
یہی دو شاہ (خاتمینؑ) ہیں جو شرک سے نکلے ہیں
باقی سب نبی و ولی سعید اور شہید !

ہموں با درون شرک مانند بعید
وایں وقت تنگ است نباشد صواب
کہ پرسند عہد و بگیرند جواب
اگر ایں معمہ بماند ہمیں
بجز نطق عیسیٰ ع کہ سازد مبیں
بحیرت چو بودند اینہا دو میر رض
یکایک بفرمود روشن ضمیر ع
کہ ہر کس مقید بہ بیند اللہ
بدانی کہ او مشرک است از اللہ
نقلست کہ شخصے از دائرہ میاں عبد الفتح 367 ٣٦٥
دعوی عیسیٰ ع کردہ بود چند کس باو گرویدند خبرش
بحسین نظام شاہ رسید ائی راؤ کافر سرکش بود
اورا گفت اگر او عیسیٰ است تا تو جال ہستی بر دو
اگر ترا او بخشد پس او عیسیٰ حق است وگرنہ کاذب
است بعدہ ائی راؤ اورا با یازدہ تن مقتول کرد و
دیگراں گریختند و سر او پیش بادشاہ آورد و آخر او خبیث
شد **نقلست** کہ روزے میراں ع براہی رفتند شخصے 368 ٣٦٦ آمد عیسیٰ
گفت کہ پس از خوندکار عیسیٰ ع کے خواہند آمد فرمودند
کہ عیسیٰ ع پس ما خواہد آمد میاں شیخ محمد نام مہاجر
بودند او شاں پس پشت میراں ع استادہ بودند بر خود
گمان کردند کہ میراں ع مرا فرمودند بعد رحلت میراں ع در
سندھ رفتہ دعوی عیسیٰ ع کردند بسیار کساں گرویدند و پنج
صد سوار جمع شدند خبرش بہ میر السید محمود رض رسید فرمودند
وسہ مہاجراں را برائے کشتن او فرستادند یکے میاں
نظام غالب دوم میاں حیدر سوم میاں سوما را ایشاں

سب کے سب شرک میں دو ڑ پڑے ہیں
اور اب وقت تنگ ہے، مناسب نہیں ہے کہ
حضرت سے پوچھیں اور جواب لیں
اگر یہ معمہ (کہ یہ شرک کیسا ہے) ایسا ہی رہجائے
تو بجز عیسیٰ کی زبان کے کون اسکا بیان کریگا
یہ دونوں میر (سیدین) اسی حیرت میں تھے
کہ یکایک شاہ روشن ضمیر نے فرمایا
کہ جو کوئی خدا تعالیٰ کو مقید دیکھے!
جان لو کہ وہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانیوالا ہے
نقل ہے کہ میاں عبد الفتاح کے دائرہ میں ایک شخص نے
اپنے عیسیٰ ہونیکا دعویٰ کیا چند اشخاص اسکے گرویدہ ہوئے
اسکی اطلاع حسین نظام شاہ کو ہوئی ائی راؤ نام ایک کافر سرکش
تھا اس نے اس سے کہا کہ اگر وہ عیسیٰ ہے تو تو دجال ہے جا اگر وہ
تجھکو مار ڈالا تو وہ عیسیٰ برحق ہے ورنہ جھوٹا اسکے بعد ائی راؤ نے
اسکو گیارہ آدمیوں کے ہمراہ قتل کیا اور دوسرے بھاگ گئے اس کا
سر بادشاہ کے پاس لایا آخر وہ شخص خبیث ہوا۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی ایک راستے سے جا رہے تھے ایک
شخص نے کہا کہ خوندکار کے بعد عیسیٰ کب آئینگے حضرت مہدی
نے فرمایا کہ عیسیٰ ہمارے پیچھے آئینگے میاں شیخ محمد نام ایک مہاجر
حضرت کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے اپنے پر گمان کیا کہ
مہدی نے مجھ کو فرمایا ہے حضرت مہدی کی رحلت کے بعد انہوں
نے سندھ میں جا کر عیسیٰ کا دعویٰ کیا بہت سے لوگ ان کے
گرویدہ ہوئے پانچ سو سوار جمع ہو گئے تھے اسکی خبر میراں
سید محمود ثانی مہدی کو ہوئی حضرت نے حکم دیکر تین مہاجروں
کو انکو قتل کرنیکے لئے بھیجا ایک میاں نظام غالب دوسرے میاں

میاں ُاه خبرش یافتند که سرش برید ند با جمیع توابعان
حاکم آنجائی **نقلست** که تابعان بندگیمیاں سید
خوندمیرؓ وقت قتال در سواراں ایں چند مرداں
حیا ماندند اول بندگی ملک الہدادؒ میاں سید حسینؒ ملک
پیر محمدؒ میاں علم شاہؒ میاں سید حسینؒ ملک یوسفؒ ملک
اسمٰعیلؒ میاں سید عبداللہؒ میاں سید اسحاقؒ میاں سید عمرؒ سہ
فرزنداں میاں سید خانجیوؒ ملک سلیمانؒ ملک احمد اسحقؒ
میاں چاند دکنی ابراہیم شیخا **نقلست** دربیان
بشارات درحق بندگیمیاںؓ که حضرت میرانؑ
درحق میاں سید خوندمیرؓ فرمودند اول آنکه چنانچه من
سید حسینی ام آنچناں شما سید حسینی ہستید دوم ناصرین
سوم بنده قدم برقدم محمد مصطفےٰؐ ہمچناں شما قدم
برقدم بنده ہستید چہارم انا ومن اتبعنی آنجا فرمودند
بنده تابع تام محمد مصطفےٰؐ ہمچناں شما تابع تام بنده
پنجم ختم بار ولایت بر شما است ششم قوله تعا
حملها الانسان ایں نیز ذات شما است
ہفتم ہفت دریاء الوہیت یک نوش کرد لب ہم تر
نه شد ہشتم دریاے الوہیت تجلی بری بری می شود بغیر
ہم تغیر نمی شود نہم ایں مرد گجراتی حیران کرد آنچه داده می شود
بنده نمی کند دہم سردار گروه چنانچه سید محمد خدا بخش آنچناں
سید خوندمیر خدا بخش یازدہم آنچه در دل بنده نزول میشود
ہماں در سینه شما ظہور شده است دوازدہم ایں بار ولایت
مصطفےٰ جز شما کسے طاقت برداشتن نتواند سیزدہم
ما و شما یک وجود یک ذات ہستیم درمیان ما و شما ہیچ فرق
نیست چہارم شمارا فنا در ذات بنده است

حیدر تیسرے میاں سومار یہ لوگ ابھی ہی تھے یہ خبر پائی کہ وہاں
کے حاکم نے شیخ محمد اور انکے ہمراہیوں کا سر کاٹ دیا **نقل ہے** کہ ص 369 ۳۶۷
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے قتال کے وقت آپکے تابعین میں سے
یہ چند سوار بقید حیات ہے (۱) ملک الہدادؓ (۲) میاں سید حسینؒ
(۳) ملک پیر محمدؒ (۴) میاں علم شاہؒ (۵) میاں سید حسینؒ (۶) ملک
یوسفؒ (۷) ملک اسمٰعیلؒ (۸) میاں سید عبداللہؒ (۹) میاں سید اسحٰقؒ (۱۰) میاں
سید عمرؒ تینوں فرزند میاں سید خانجیؒ کے اور (۱۱) ملک سلیمانؒ (۱۲) ملک
احمد اسحاقؒ (۱۳) میاں چاند دکنی (۱۴) ابراہیم شیخا **نقل ہے** 370 ۳۶۸
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حق میں بشارات کے
بیان میں حضرت مہدیؑ نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حق میں
فرمایا (۱) جیسا کہ میں سید حسینی ہوں ویسے ہی تم سید حسینی ہو
(۲) ناصرین (۳) بندہ مصطفےٰ کے قدم بقدم اور تم بندے
کے قدم بقدم (۴) انا ومن اتبعنی کے معنی کے بیان میں حضرت
مہدیؑ نے فرمایا بندہ محمد مصطفےٰ کا تابع تام ہے ویسا ہی تم بندے
کے تابع تام ہو (۵) بار ولایت تم پر ختم ہے (۶) اللہ تعالےٰ
کے قول حملها الانسان (اٹھایا اسکو انسان
نے) اس سے بھی تمہاری ذات مراد ہے (۷) سات دریائے الوہیت
ایکدم پی گئے لب بھی تر نہوا (۸) دریائے الوہیت کی تجلی پے
درپے ہوتی ہے چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا (۹) اس مرد گجراتی
نے حیران کیا ہے جتنا بھی دیا جاتا ہے بس نہیں کرتا (۱۰) سردار
گروہ جیسا کہ سید محمد خدا بخش ویسا ہی سید خوندمیر خدا بخش
(۱۱) جو کچھ بندہ کے دل میں اتارا جاتا ہے اسی کا ظہور تمہارے
سینے میں ہوا ہے (۱۲) یہ ولایت مصطفےٰ کا وہ بار ہے جسکو
تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا (۱۳) ہم اور تم ایک وجود
ایک ذات ہیں ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پانزدهم اولوالامر ذات شما است شانزدهم سلطاناً
نصیرا ذات شما است هفدهم هشیار باشید این بار
ولایت مصطفیٰ برگردن شما آمده است و دست مبارک
برگردن نهاده گفتند سر جدا و تن جدا و پوست جدا
هجدهم هشیار باشید شما صدیق ولایت هستید این (بیهوشی)
روش خاندان ما نیست نوزدهم فرمودند الٰہی محمد
مصطفیٰ را مصحف دادی و بنده را چه دادی فرمان شد
سید محمد ترا مبادلهٔ مصحف سید خوندمیر دادیم بستم شما
بنده هستید و صفت چهارم قاتلوا و قتلوا بنده بر شما
شود بست و یکم در سیر ولایت در خدائی خدا از شما
کسے فاضلتر نیست بست و دوم بنده طرف شما و
حق طرف شما بست و سوم کسیکه دشمن شما آن دشمن
بنده تا آخر فرمودند بست و چهارم فرمودند بیا سید بھائی
سید خوندمیر خدابخش نقل است که حضرت میرانؑ و میان
سید خوندمیر نشسته بودند ناگاه آسمان در دید نور عظیم
در وے پیدا شد و در ذات حضرت امامؑ رفت بعد
ساعتے باز از ذات مهدیؑ بیرون آمده در ذات بندگی
میانؓ در آمده ماند بعده امامؑ فرمودند بھائی سید خوندمیر
فهمیدند که این چه نور است میانؓ عرض کردند که میران جی
دانند فرمودند که این نور ولایت محمدی اول بر من آمده
بعده بر شما آمد و فرمودند امروز تخصیص نصر من
الله و فتح قریب در حق شما است و نیز فرمودند که
بوے ایمان می آید کسیکه دشمن شما او دشمن ذات ما دوستی
و فرمودند که بھائی خدا را خدا بیند و فرمودند بھائی سید خوندمیر
مرد خدا است و نیز فرمودند شما را سیر در ذات بنده د

(۱۴) تمکو بندہ کی ذات میں فنا ہے (۱۵) اولوالامر تمہاری
ذات ہے (۱۶) سلطاناً نصیرا تمہاری ذات ہے (۱۷) ہشیار
رہو یہ بار ولایت مصطفیٰ تمہاری گردن پر آیا ہے اور حضرت
مہدیؑ نے اپنا دست مبارک میاںؓ کی گردن پر رکھکر
فرمایا کہ سر جدا تن جدا اور پوست جدا ہوگا (۱۸) ہشیار
ہوجاؤ تم صدیق ولایت ہو یہ بیہوشی ہمارے خاندان کی
روش نہیں ہے (۱۹) حضرت مہدیؑ نے فرمایا الٰہی تو نے محمد مصطفیٰ
کو قرآن دیا اور بندہ کو کیا دیا فرمان ہوا اے سید محمد تجھے
قرآن کے بدلے میں سید خوندمیر کو دیا ہے (۲۰) تم بندہ کا بدلہ ہو
بندہ کی چوتھی صفت قاتلوا و قتلوا تم سے ہوگی (۲۱) سیر
ولایت میں خدا کی خدائی میں کوئی تم سا فاضلتر نہیں ہے (۲۲)
بندہ تمہاری طرف اور حق تمہاری طرف ہے (۲۳) جو تمہارا دشمن وہ بندہ کا
دشمن تا آخر فرمایا (۲۴) حضرت مہدیؑ نے فرمایا او بھائی سید خوندمیر
خدابخش نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ اور میاںؓ سید خوندمیرؓ بیٹھے ہوئے
تھے یکایک آسمان ترکا ایک بڑے اندازہ نور اس میں سے
پیدا ہوا اور حضرت مہدیؑ کی ذات میں سما گیا پھر تھوڑی دیر کے
بعد ذات مہدیؑ سے وہ نور باہر ہوا اور بندگی میاںؓ
کی ذات میں آ گیا اسکے بعد امامؑ نے فرمایا بھائی سید
خوندمیرؓ کیا تم نے سمجھا کہ یہ کیا نور ہے میاںؓ نے عرض کیا میران جی
جانتے ہیں فرمایا کہ یہ نور ولایت محمدی کا ہے اول مجھ پر آیا
اسکے بعد تم پر آیا اور حضرتؑ نے فرمایا آیت ہذا اور دوسری
چیز جسکو تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور فتح ہے جو قریب ہے
یہ تمہارے حق میں ہے نیز فرمایا تم سے دوستی کی بو آتی ہے جو
تمہارا دشمن ہے وہ ہماری ذات کا دشمن ہے اور فرمایا کہ بھائی
خدا کو خدا دیکھتا ہے اور فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ مرد خدا ہیں

باز فرمودند شما را سیر ولایت وشما قائم مقام بندہ
باز فرمودند کہ بار خاتم ولایت بر ذات شما است
وباز فرمودند آیت اللہ نور السمٰوات و
الارض تا نور علیٰ نور در حق شما باز
فرمودند انا اعطیناک الکوثر ذات شما است
نقل است کسے برائے ملاقات میرانؑ آمدہ بود میرانؑ
دعوت کردہ تسلی نمودند کہ میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند
کہ میرانجی آئندہ را حوصلہ دیدہ بیان بفرمایند میرانؑ جواب
دادند کہ میاں سید سلام اللہ بندہ امر اللہ بیان میکند
شما حوصلہ آئندہ دیدہ بیان مرا بگوئید نقل است
میاں ولاور رضؓ فرمودند کہ کلمہ محمدؐ و تصدیق مہدیؑ و محبت
میاں سید خوندمیر رضؓ بر در بہشت نوشتہ دیدہ ام نقل است
کہ بحضور میاں سید شہاب الدینؓ یک شب غوغا و زدان
شد بیرون از دائرہ بندگمیاں سید شہاب الدین بزبانِ
مبارک فرمودند کہ کسے از دائرہ بیرون نرود ملک
سالار ابن ملک فتح خاں وولاجی قبل ازیں دویدہ زخمہا
خوردند بعد فجر خبر شد میاںؓ مدہ زجر فرمودند چونکہ بخانہ
قدم سعادت فرمودند میاں سید جلال عرض نمودند کہ اباجی
اگر ایشاں مردے احوالِ ایشاں چوں شدے
میاں سید شہاب الدین بزبانِ مبارک فرمودند اگر مردے
در بہشت نزد پدر خود رفتے میاں سید جلال گفتند کہ
خوندکار ہر وقت پدر ایشاں را خوب میگویند
فرمودند ہاں جلال جی خوب بودند اما قبلہ گم کردہ
بودند باز میاں سید جلال پرسیدند کہ اباجی قبلہ چیست
بزبانِ گہربار دُرر نثار فرمودند کہ جلال جی قبلہ فرزندان

نیز فرمایا تمکو سیر بندگی کی ذات میں ہے پھر فرمایا تم کو سیر ولایت
میسر ہے اور تم بندہ کے قائم مقام ہو پھر فرمایا خاتم ولایت
کا بار تمہاری ذات پر ہے پھر فرمایا آیت اللہ نور
السمٰوات والارض نور علیٰ نور تک تمہارے حق میں ہے
پھر فرمایا انا اعطیناک الکوثر تمہاری ذات ہے۔
371 ٣٦٩ نقل ہے کہ کوئی شخص حضرت مہدیؑ کی ملاقات کیلئے آیا تھا
حضرت مہدیؑ نے دعوت الی اللہ کر کے اسکی تسلی فرمائی میاں سید سلام
اللہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی آنیوالے کا حوصلہ دیکھکر بیان فرمایئے
حضرت مہدیؑ نے جواب دیا کہ میاں سید سلام اللہ بندہ حکم خدا
٣٧٠ بیان کرتا ہے تم مجھے آنیوالے کا حوصلہ دیکھکر بیان کرنے کو
372 کہتے ہو نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ محمدؐ کا کلمہ مہدیؑ کی تصدیق اور
373 ٣٧١ میاں سید خوندمیرؓ کی محبت میں نے بہشت کے دروازہ پر لکھی دیکھی ہے نقل
ہے کہ میاں سید شہاب الدینؓ کے حضور میں ایک رات میں چور وغیرہ کی
گڑبڑ ہوئی دائرے کے باہر تو میاںؓ نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا کہ کوئی شخص دائرے کے باہر نہ جائے۔ ملک سالار ابن
ملک فتح خاں ولاجی اس حکم سے پہلے ہی دوڑ کر جا کر زخم کھا
چکے تھے فجر کے بعد میاںؓ کو خبر ہوئی میاںؓ نے ان کو جھڑکی دی اور
وہاں سے گھر میں تشریف لائے تو میاں سید جلال نے عرض کیا اباجی
اگر یہ مر جاتے تو ان کا کیا حال ہوتا میاں سید شہاب الدینؓ نے زبان
مبارک سے فرمایا اگر مر جاتے تو بہشت میں اپنے باپ کے پاس چلے
جاتے میاں سید جلال نے کہا کہ خوندکار ہر وقت انکے باپ کو اچھا
فرماتے ہیں تو فرمایا ہاں جلال جی اچھے تھے لیکن قبلہ گم
کئے ہوئے تھے پھر میاں سید جلال نے پوچھا
کہ اباجی قبلہ کیا ہے تو اپنی زبان گوہر بار سے
فرمایا کہ جلال جی قبلہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے

بندگیمیاں سید خوندمیرؓ قولہٗ تعالیٰ انا عرضنا الامانۃ
علی السمٰوات والارض والجبال فابین
ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا
الانسان انہٗ کان ظلوما جہولا حضرت
(جز ۲۲ رکوع ۹)
میراںؑ این آیت را بدیں عبارت فرمودند کہ مراد از
سمٰوات ہمہ انبیا و مراد از ارض ہمہ اولیاء و مراد
از جبال علماء اند فابین ان یحملنہا امر ثقال
وحملہا الانسان یعنی بھائی سید خوندمیرؓ اند فقط
نقلست از حضرت میراںؑ کسے سوال کرد 374 ۳۷۲
مراد کلام اللہ تمام بیک آیت مارا بگویند فرمودند
کہ مراد توریت و انجیل و زبور و فرقان وحدانیت
وے بیک کلمہ بگویم کہ لا الٰہ الا اللہ مراد تمام
ایں کلمہ است نقلست میراںؑ فرمودند تاثیر 375 ۳۷۲
حق ہمچو ماہ اول است کہ ہر روز زیادہ شود و تاثیر
بطلان ہمچو ماہ چہاردہم است کہ ہر روز نقصان
شود کما قال سبحانہٗ وتعالیٰ ھو الذی
ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین
الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ
المشرکون نقلست کہ حضرت میراںؑ 376 ۳۷۲
(جز ۱۰ رکوع ۱۱)
فرمودند فرمان خدا تعالیٰ می شود کہ ایں آیت
درحق گروہ تست قولہٗ تعالیٰ ثم اورثنا
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا
فمنھم ظالم لنفسہٖ ومنھم مقتصد و
منھم سابق بالخیرات حضرت میراںؑ
فرمودند کہ مراد سابق بالخیرات تمام فنا دارند و

فرزنداں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے پیش کیا امانت کو
آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس بار سے
انکار کیا کہ اسکو اٹھالیں اور اس سے ڈر گئے اور اسکو اٹھالیا
انسان نے بیشک وہ بڑا بیباک نادان تھا حضرت مہدیؑ نے اس
آیت کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ آسمانوں سے مراد تمام
انبیاء ہیں زمین سے مراد تمام اولیاء ہیں اور پہاڑوں سے مراد
علماء ہیں۔ تو انھوں نے اس بار سے انکار کیا کہ اسکو اٹھائیں
اس بار سے مراد امر ثقال ہے اور اسکو اٹھالیا انسان نے سے
مراد بھائی سید خوندمیرؓ ہیں فقط نقل ہے حضرت مہدیؑ سے کسی نے
سوال کیا کہ تمام کلام اللہ کی مراد ایک آیت میں مجھے فرمادیجے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ توریت، انجیل، زبور اور فرقان
کی مراد وحق تعالیٰ کی وحدانیت ایک کلمہ میں کہتا ہوں
جو لا الٰہ الا اللہ ہے تمام کی مراد یہی کلمہ ہے نقل
ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا حق کی تاثیر پہلی تاریخ کے چاند کی
جیسی ہے جو ہر روز زیادہ ہوتا ہے اور باطل کی تاثیر چودھویں کے
چاند کی جیسی ہے جو ہر روز گھٹتا ہے چنانچہ حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے جس
نے بھیجا اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دیکر تاکہ اس کو
غالب کرے ہر دین پر اگرچہ برا لگے مشرکوں کو۔
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے
گروہ کے حق میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے وارث
بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کیا ہے اپنے
بندوں میں سے تو ان میں سے ہے کوئی اپنے
اوپر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی بیچ کی چال
چل رہا ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں سابق
ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سابق بالخیرات سے

مقتصد نیم فنا دارند و ظالم نفس اند کہ فنا پس
ہر کہ ازیں سہ صفت بیرون است او در گروہِ
من نیست **نقلست** کہ باز حضرت میراں ؑ
فرمودند نشانِ تصدیق من این است کہ نامرد
مرد شود یعنے طالبِ دنیا باز طالبِ ذاتِ
حقتعالیٰ شود و بخیل سخی شود یعنے کسیکہ در راہ خدائے
تعالیٰ یکدرم و دینار داون نتواند او جان خود را
در راہ خدا تعالیٰ تسلیم کند و امی عالم شود یعنے کسیکہ
یکحرف نداند او معنی قرآن بیان کند و نیز **نقلست**
کہ حضرت میراںؑ فرمودند تصدیق بندہ بینائی خدا
است و نیز **نقلست** حضرت میراںؑ فرمودند
کہ خدا کی خدائی کوں چھی نہیں بندہ کی طلب کوں چھی
نہیں **نقلست** کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ
طلب دنی کفر دنیا کا طالب کافر خدا کا طالب
مومن خدا کوں دیکھنا ممکن **نقلست** و نیز
فرمودند اسے دنیا دار کہتا ہے تس تھیں کافر
کا ہے نہیں کہتا و **نیز فرمودند** تمکوں بھو جن
ہمکوں ہیو **نیز فرمودند** ؎

نا ہم بہریں لونگ سپیاری نا ہم پرتنکا ادا
ہم تو بہریں پیو کے بچھا داں کہاں سو لاگا
شہ مات شدم در طلب شہ رخ تو
صد شہ نکند آنچہ کند یک رخ تو

و نیز فرمودند ؎

پھاٹا پہریں ٹوکا کھائیں، راول ڈول کہیں نہ جائیں
ہم گھر آئی یاہی ریت، پانی چاہیں او مسیت

مراد وہ ہیں جو تمام فنا رکھتے ہیں اور مقتصد وہ ہیں جو نصف
فنا رکھتے ہیں اور ظالم نفس وہ ہیں جو تھوڑی فنا رکھتے ہیں جو
ان تینوں صفتوں سے باہر ہے وہ میری گروہ میں نہیں ہے نقل ہے
کہ پھر حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میری تصدیق کی علامت یہ
ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے یعنی طالب دنیا طالب خدا تعالیٰ
ہوتا ہے اور بخیل سخی ہوتا ہے یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ
میں ایک درم و دینار نہ دیسکتا ہو اپنی جان خدا تعالیٰ کی
راہ میں تسلیم کرے اور امی عالم ہوتا ہے یعنی جو شخص ایک
حرف نہ جانتا ہو وہ قرآن کا معنی بیان کرتا ہے نیز نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ کی تصدیق خدا کی بینائی
ہے نیز نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدا کی خدائی کو
حد نہیں بندہ کی طلب کو حد نہیں
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ دنیا دنی کی طلب کفر ہے
دنیا کا طالب کافر ہے خدا کا طالب مومن ہے اور خدا
کو دیکھنا ممکن ہے نقل ہے حضرت مہدیؑ نے یہ بھی فرمایا
کہ جس کو دنیا دار کہتا ہے اس کو کافر کیوں نہیں کہتا
نیز فرمایا تم کو روٹی ہم کو خدا۔

نیز فرمایا ؎

نہ ہم لونگ سپاری لاتے ہیں نہ پہاڑی ہر ٹلے
ہم تو ہیو (اپنے محبوب) کا دم بھرتے ہیں ہمکو کس کیا
تیرے شہ رخ کی طلب میں میں شہ مات کھا چکا ہوں
سو شاہ نہیں کر سکتے جو تیرا ایک نظارا کر سکتا ہے

نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا ؎

پھٹا پرانا پہنیں روکھا سوکھا کھائیں کسی کی ڈیوڑھی پر کو
نہ جائیں۔ ہمارے گھر کا یہی دستور ہے کہ پانی چاہیے اور مسجد

و نیز فرموده‌اند که ہمارے کوئی جالے بہار تے
ریں **و نیز فرموده‌اند** بندے کا امی دو بجے کے
عالم پر فائق پڑے **و نیز فرموده‌اند** ہمارے کوئی
دیکھتے دکھلاتے مریں **و نیز فرموده‌اند** بندگی میاں
سید خوندمیر رضؓ کہ ہمارا کوئی منکر کوں دیکھے سوں
تین جاگا سوں تیڑا ہووے اگر اتنا کرنا دکھلا
تو اُس نے مہدی کی تصدیق کیا کی ہے **و نیز**
حضرت میرانؑ فرموده‌اند

کبوتر خانہ ڈھہ پڑھیا اور مرنج لاگی آگ
موئی بچاری پاپڑی جیر ب نولے لاگ

نقلست حضرت میرانؑ بزبان گجری فرموده‌اند ٣٧٩
جہاں ہے ہے کر جانے وہاں نہیں نہیں کر جان
جہاں نہیں نہیں کر جانے وہاں ہے ہے کر جان
وہاں ہے کچھ پرمان

نقلست حضرت میرانؑ فرموده‌اند کسیکہ بے ادب ٣٨٠
و بے شرم و بے دیانت باشد ہرگز بخدا نرسد
نقلست کہ بندگی میاں سید یوسفؓ فرموده‌اند کہ در ٣٨١
حق اباجی شده بشارات بندگی ملک الہداد رضؓ
چناں ہستند اگر ازاں جملہ یک بشارت در حق ما بودے
تا در پیراہن خویش نہ سنجیدے **نقلست** حضرت ٣٨٢
میرانؑ فرموده‌اند کہ گجراتیاں ما را تنگ آوردند ہر چہ از
طرف حق عطا می شود آنرا ہضم می کنند **نقلست** ٣٨٣
میاں ملکجی رضؓ فرموده‌اند کہ متوکل را تفحص کردن وجہ
نا وجہ روا نیست جائیکہ معلوم باشد کہ غیر وجہ است
نباید گرفت **نقلست** روزش بندگی میاں نعمت رضؓ ٣٨٤

نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہمارے جو ہیں اُن کو تمنی ہی ہیں ہیں گے۔
نیز فرمایا بندے کا امی دو پہرے کے عالم پر فائق رہیگا
نیز فرمایا ہمارے جو ہیں خدا کو دیکھتے دکھلاتے مریں گے
نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ نے فرمایا ہمارا جو کوئی ہو
منکر مہدیؑ کو دیکھکر تین جگہ سے تیڑا ہو گا (اظہار
نفرت کریگا) اگر اتنا نہ کیا تو اس نے مہدیؑ کی تصدیق
کیا کی۔

نیز حضرت مہدیؑ نے فرمایا

کبوتر خانہ لوٹ پڑا اور مطبخ (باورچیخانے) میں آگ لگی
چرب نوا لوگی حرص میں گر پڑ مسکیں کی جان گئی!

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے گجری زبان میں فرمایا
جہاں کسی کو یہ خیال ہے کہ میں کچھ ہو رہا سمجھ لے کچھ نہیں ہے
جہاں کسی کو یہ خیال ہے کہ میں کچھ نہیں ہو رہا سمجھ لے کہ کچھ ہو
وہیں کچھ ہے یہ مان لے

نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کوئی بے ادب بے شرم اور
بے دیانت ہو ہرگز خدا کو نہیں پہونچے گا۔
نقل ہے کہ بندگی میاں سید یوسفؓ نے فرمایا کہ اباجی
کے حق میں اٹھارہ بشارتیں بندگی ملک الہدادؓ نے ایسی
دی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہمارے حق میں ہوتی
تو ہم جامہ میں نہ سماتے۔ **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ گجراتیوں نے ہم کو تنگ کر دیا ہے جو کچھ خدا کی طرف سے
دیا جاتا ہے اس کو ہضم کر جاتے ہیں **نقل ہے** میاں
ملکجیؓ نے فرمایا کہ متوکل کو تفحص یعنی وجہ بے وجہ کا چھان بین
جائز نہیں ہے جہاں (کسی رزق کا) ناجائز وجہ
سے ہونا معلوم ہو نہیں لینا چاہیے **نقل ہے** بندگی میاں

آں بود کہ اگر در دائرہ اضطرار بودے فتوح قبول کردے والا نہ رد کردے و فرمودے بدائرۂ دیگر برادران بدہید **نقلست** بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی جامۂ خشک را بر سنگ زنند و سفید کنند و ما تر کنندہ بشوئیم تا ہم خوب سفید نشود **نقلست** کہ میرانؑ نزدیک شہر پٹن رسیدند فرمودند کہ این کدام شہر است کہ بوے عشق و ایمان می آید **نقلست** بندگی میاں نعمتؓ فرمودند کسے راہ خدا تعالیٰ اختیار کردہ بعدہٗ طلب دنیا کرد او مرتد است تا حدیکہ آں کار را ترک دہد و بر خود حرام کند و توبہ کند خدا تعالیٰ او را بخشد **نقلست** کسے برادر پیش مہدیؑ عرض کرد میاں یوسف از دائرہ بیروں می روند میرانؑ فرمودند میاں یوسف را بگوئید تا نروند در خلوت بہ نشینند میاں یوسف را فرمودند ہر حال خداے را حاصل کنید آرے مرشد دانا طبیب حاذق ہر کس را قابلیت دیدہ دوا فرمود مبتدی را ہم منتہی را **نقلست** بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرمودند اگر فقیر عیال دار را قوت سہ روز باشد تا خود نخورد و خورد گان را بخوراند کہ اشارۂ توکل معلوم نیست و خود بر خدا توکل کند **نقلست** کہ چوں میرانؑ شد ہمہ مہاجرانؑ نزدیک میراں سید محمودؓ ماندند و چوں وصال میراں سید محمودؓ شد گفتند کہ در ہر دو وقت ہیچ تفاوت نبود یعنی وقت مہدیؑ و میراں سید محمودؓ ما را یکساں می نمود و رفتن میرانؑ از ما معلوم نشدہ بود حالا معلوم شد کہ میرانؑ از ما رفتند و حقیقت

نعمت کی روش یہ تھی کہ اگر دائرے میں اضطرار ہوتا تو فتوح قبول فرماتے تھے ورنہ واپس کر دیتے اور فرماتے تھے کہ دوسرے برادروں کے دائرے میں دو **نقل ہے** بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ایسے ہیں کہ خشک کپڑے کو پتھر پر ٹپک کر سفید کرتے ہیں اور ہم تر کر کے دھوتے ہیں تب بھی پورا سفید نہیں ہوتا **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ شہر پٹن کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے کہ یہاں سے عشق اور ایمان کی بو آتی ہے **نقل ہے** حضرت بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ شخص راہ خدا اختیار کر کے طالب دنیا ہوا تو وہ مرتد ہے یہاں تک کہ وہ اس کام کو ترک کرے اپنے اوپر حرام گردانے اور توبہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کو بخشے گا **نقل ہے** کہ ایک برادر نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میاں یوسف دائرہ کے باہر جاتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا میاں یوسف سے کہو کہ نہ جائیں خلوت میں بیٹھیں اور میاں یوسف سے حضرت نے فرمایا ہر حال خدا کو حاصل کرو بیشک مرشد دانا طبیب حاذق ہر ایک کی قابلیت دیکھ کر دوا فرماتا ہے مبتدی کو بھی اور منتہی کو بھی **نقل ہے** بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا اگر زن و فرزند والے فقیر کو تین روز بے غذا رہنے کی قوت ہو تو چاہیے کہ خود نہ کھائے بچوں کو کھلائے کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں ہے اور خود خدا پر توکل کرے **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہوا تمام مہاجرین میراں سید محمودؓ کے نزدیک رہے اور جب میراں سید محمود کا وصال ہوا تو سب نے کہا کہ دونوں وقتوں میں کوئی فرق نہ تھا یعنی عہد مہدیؑ اور عہد میراں سید محمود دونوں ہم کو یکساں رہے اور حضرت مہدی کا ہم سے

٣٩١ فیض معلوم شد **نقلست** بندگیمیاں شاہ دلاور رض
394 چوں از مسجد طرف حجرۂ خود رفتے آہستہ برخاستہ پاے
میاں دلاو پوش در دست گرفتہ رفتے براے آنکہ مبادا در
٣٩٢ مشغولی برادراں خلل افتد **نقلست** کہ حضرت میرانؑ
395 م فرمودند کہ پیش طالب خدا خدا کجا رود طالب صادق
٣٩٣ باید و مرشد کامل پیدا کند تا خدا حاصل شود **نقلست**
396 م کسے حضرت میرانؑ را پرسید میانِ خدا و بندہ چہ پردہ
است میرانؑ فرمودند نان گرفتہ نمودند پردہ این نان
٣٩۴ است میان خدا تعالی و بندہ **نقلست** حضرت
397 م میرانؑ را کسے عرض کرد این شخص را بسیار مال است
میرانؑ فرمودند بہ بینید کہ تدبیر میکند یا نہ اگر تدبیر نکند چاہ
٣٩۵ پر زر باشد ہم خالی شود اگر تدبیر کند باقی ماند **نقلست**
398 دلاور بندگیمیاں شاہ دلاورؓ فرمودند کہ مہاجران حد میرانؑ
می شکنند یعنی فتوح را زود قبول می کنند و بجز تفحص و
٣٩٦ محبت آرندہ و اضطرار فقرا قبول می کنند **نقلست**
روزے اجماع شدہ بود ہمہ برادراں در کار اجماع
مشغول بودند مگر یک برادر در خلوت نشستہ ماند و
399 در اجماع نیامد میرانؑ فرمودند کہ او منافق است
کہ در اجماع حاضر نشدہ است خارج شدن صفتِ
٣٩٧ نفاق است **نقلست** کہ شخصے بملازمت
حضرت خاتم ولایت محمدیؑ عرض کرد کہ فلان شخص خوندکار
400 م را خدا میگوید فرمود کہ می بیند یا میگوید آنشخص گفت
کہ می بیند و میگوید فرمودند دانستن ایمان است
و گفتن کفر آرے در مقام ہدایت فروع نبوت
گفتن کفر است اما بوصول اسرار ولایت بے اختیار

چلے جانا معلوم نہ ہوا تھا اب معلوم ہوا کہ حضرت مہدی سمیع
گئے ہیں ثانی مہدی کی فیض کی حقیقت لوگوں کو معلوم ہوئی **نقل**
ہے کہ بندگیمیاں شاہ دلاورؓ جب مسجد سے اپنے حجرہ کی طرف جاتے تو
آہستہ اٹھکر نعلین ہاتھ میں لیکر جاتے تھے اسلیے کہ ایسا نہو کہ
برادروں کے شغل فکر میں خلل پڑے **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ طالب خدا کے آگے سے خدا کہاں جائیگا طالب صادق چاہیے
اور مرشد کامل پیدا کرے تاکہ خدا حاصل ہو **نقل** ہے حضرت
مہدیؑ سے کسی نے پوچھا کہ بندے اور خدا کے درمیان پردہ کیا ہے
حضرت نے روٹی دکھلا کر فرمایا پردہ یہی نان ہے خدا اور بندے کے
درمیان **نقل** ہے حضرت مہدیؑ سے کسی برادر کے متعلق کسی نے
عرض کیا کہ اس شخص کے پاس مال بہت ہے حضرت نے فرمایا دیکھو
تدبیر کرتا ہے یا نہیں اگر تدبیر نہیں کرتا ہے تو کنواں بھر کر زر بھی
ہے تو خالی ہو جائیگا اگر تدبیر کرتا ہے تو باقی رہیگا **نقل** ہے
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہاجرین حضرت مہدیؑ کی
حد توڑتے ہیں یعنی فتوح دہ راہ خدا آنیوالی چیز کو جلد
قبول کرتے ہیں بغیر یہ دریافت کرنیکے کہ دائرہ میں اضطرار ہے
یا نہیں اور لانیوالا خلوص و محبت سے لایا ہے یا نہیں
نقل ہے کہ ایک روز اجماع ہوا تھا تمام برادر اجماع کے
کام میں مشغول تھے مگر ایک برادر خلوت میں بیٹھا رہا اور اجماع
میں نہیں آیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ وہ منافق ہے جو اجماع
میں حاضر نہیں ہوا ہے اجماع سے خارج ہونا نفاق
کی صفت ہے **نقل** ہے حضرت مہدی موعودؑ خاتم ولایت محمدیؐ
کے حضور میں یک شخص نے عرض کیا کہ فلاں شخص
خوندکار کو خدا کہتا ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا دیکھتا ہے یا کہتا
ہے اس نے شخص نے کہا کہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے حضرت

برزبان آید ایمان است **نقلست** بندگیمیاں شاہ دلاورؓ در حجرۂ خود یک مشک میداشتہ بودند چوں شب شدے از مشک پر آب بخانۂ معذوراں و بیوہ زناں را بذات خود آب دادے **نقلست** میرانؑ فرمودند کہ اے سید خوندمیر بندہ طالب مشت خاک از دست شما است و فرمودند کہ بندہ بر شما باشد یا شما بر بندہ باشید **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند در ترک کردن دنیا بادشاہ را بادشاہی و بیوہ زن را چرخہ برابر است **نقلست** کہ حضرت میرانؑ فرمودند ہر کہ رزق گمانی را بخورد او را فردا قیامت حساب خواہد شد برائے آں متوکل را باید کہ ہر نوع کہ گذران شود گذران کند اما رزق رزق بے گمان خورد و از رزق گمان پرہیز کند چراکہ گمان را حساب است و بے گمان را حساب نیست رزق گمان زہر است و رزق بے گمان نور است نور را چہ حساب است **نقلست** بندگیمیاں عبدالکریمؓ فرمودند یکجا چہار صد و یا پنجصد انبیاءؑ بودندے درمیان ایشاں کسے اہل فضل بودے کلام خدا بیان کردے و سویت کردے باقی ہمہ انبیاءؑ تابع او شدندے چراکہ صحبت فرض است بجز صحبت ہیچ فائدہ نیست **نقلست** وقت وصال مہدیؑ ہر کسیکہ حاضر بودند ہمہ اجر شدند نجات ابدی حکم شد **نقلست** بندگیمیاں خوندملکؓ یک برادر را در نماز جماعت فرمودند کہ بفراموشی و بہ پراگندگی دل نماز گذارید و

مہدیؑ نے فرمایا جاننا ایمان ہے اور کہنا کفر ہے بیشک شریعت کے فروعی احکام کی ہدایت کے مقام میں کہنا کفر ہے لیکن ولایت کے اسرار کو ہیچ کرکے اختیار زبان پر کرے تو ایمان ہے **نقل ہے** بندگی میاں شاہ دلاورؓ اپنے حجرے میں ایک مشک رکھتے تھے جب رات ہوتی آپ اس مشک کو بھر کر پانی معذوروں اور بیوہ عورتوں کو بذات خود پہنچاتے تھے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اے سید خوندمیر بندہ تمہارے ہاتھ کی مشت خاک کا طالب ہے اور فرمایا کہ بندہ تم پر رہے یا تم بندہ پر رہیں **نقل ہے** حضرت مہدی نے فرمایا ترک دنیا میں بادشاہ کیلئے بادشاہی اور بیوہ عورت کیلئے چرخہ دونوں برابر ہیں **نقل ہے** حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو شخص رزق گمانی کھاتا ہے اس کو کل قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لئے متوکل کو چاہیئے کہ جس طرح سے بھی ہو گذران کرے لیکن رزق بے گمان (فتوح غیب) ہی کھائے اور رزق گمانی سے پرہیز کرے کیوں کہ رزق گمانی (جسکا آنا معلوم یا مقرر ہو) کیلئے حساب ہے اور بے گمان (غیب سے آنیوالے رزق) کیلئے حساب نہیں ہے رزق گمان زہر ہے اور رزق بے گمان نور ہے نور کیلئے کیا حساب ہے **نقل ہے** بندگیمیاں عبدالکریم نوریؓ نے فرمایا کہ ایک جگہ جہاں چار پانسو انبیاء رہتے تھے تو ان کے درمیان جو بھی اہل فضل ہوتے وہی کلام خدا بیان کرتے اور سویت کرتے تھے باقی تمام انبیاء انکے تابع رہتے تھے کیونکہ صحبت فرض ہے بغیر صحبت کے کوئی فائدہ نہیں ہے **نقل ہے** حضرت مہدیؑ کے

اگرچہ چنیں حال می گذاردہ باشد تا بگرداند و باز بگذارد
که مقبول نیست قوله تعالیٰ فویل للمصلین
۴۰۵ الذین هم عن صلوتهم ساهون **نقلست**
بندگی میاں ملکجی رضی فرمودند که طالب خدائے را باید که در
عزلت وانزوا خود را دارد چنانکه برائے مواصلت
عروس را در گوشه می نشانند و پرهیز انواع مطعومات
و مشروبات و ملبوسات و مذکورات و مخالطت
و محادثت می کنانند و او همه را قبول کرده ادا می کند
و بے اختیار میشود انگه شایسته جلوۂ محبوب میشود
همچناں طالب خدائے را باید که ذات خود را حبس
کند و لذات دنیا ترک دهد و از ما سوی الله اعراض
کند مانند عروس انگه شایسته جلوۂ محبوب حقیقی گردد
۴۰۶ و بذوق مواصلت بهره گیرد **نقلست** بندگی
میاں نعمت رضی فرمودند کسیکه ایں بنده را مهمان می
کند از جهت لله نیست و مقصود اینست که
بنده خوشنود شود کسیکه فقیراں را مهمان میکند آں
از جهت لله هست چراکه ایں بنده در خانه می
۴۰۷ خورد **نقلست** میراں رضی فرمودند که ایں ایماں
نگاهداشتن چنیں شده است که اخگر بر دست
داشته درمیان آب راه رفتن است در دست
آتش دارد تا دست سوخته شود و اگر باندازد
تا در آب افتد و سرد شود به هیچ وجه بردن ممکن
نیست مگر دست بدست یعنے بایں دست
بآں دست و بآں دست بایں دست تا بردن
تواند اگر جهد و سعی بلیغ نماید و الا نه رفتن دور دراه

وصال کے وقت جو لوگ حاضر تھے جہاں جرا نہیں ہوئے اور نجات
دائمی کا حکم پایا ہے نقل ہے کہ بندگی میاں خوند ملک نے
ایک برادر کو نماز جمعہ کے موقع پر فرمایا کہ بھول کے ساتھ
اور دل پراگندہ رکھکر نماز مت پڑھو اگر اس حالت کے
ساتھ پڑھے بھی ہیں تو پھر لوٹا کر پڑھو کیونکہ مقبول
نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان نمازیوں کی خرابی ہے جو
اپنی نماز سے بے خبر ہیں نقل ہے بندگی میاں ملکجی نے فرمایا کہ طالب
خدا کو چاہیے کہ عزلت میں خود کو گوشہ نشین رکھے جیسا کہ بیاہی
جانیوالی لڑکی کو گوشہ میں بٹھاتے ہیں معمولی کھانے کپڑے
کے سوائے ہر قسم کے کھانے پینے ہر قسم کے لباس ہر ایک سے میل
جول بات چیت سے پرہیز کراتے ہیں اور وہ ان باتوں کو قبول
کرکے ادا کرتی ہے اور بے اختیار رہتی ہے سو اس وقت محبوب کے جلوہ کے
لائق ہوتی ہے ویسا ہی طالب خدا کو چاہیے کہ اپنی ذات کو
قید کرلے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دے غیر اللہ سے روگرداں
ہو جائے عروس کے مانند تو وہ محبوب حقیقی کے جلوہ کے لائق
ہوگا اور ذوق وصال سے بہرہ پائیگا نقل ہے بندگی میاں
نعمت نے فرمایا جو شخص اس بندہ کو مہمان کرتا ہے اسکا مہمان
کرنا اللہ کے واسطے نہیں ہے اسکا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوشنود
ہو جو شخص فقیر درویش جو علانیہ بھوکے نظر آتے ہیں مہمان
کرتا ہے اسکا مہمان کرنا اللہ کے واسطے ہے کیونکہ یہ بندہ گھر
میں کھاتا ہے نقل ہے حضرت میراں نے فرمایا کہ اس زمانہ میں
ایمان کو بچانا ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ چنگاری ہاتھ میں
رکھکر پانی میں راستہ چلنا ہے ہاتھ میں اگر آگ کو رکھے
گا تو ہاتھ جلے گا اگر چھوڑ دیگا تو پانی میں گرکر بجھ جائے
گی کسی صورت سے لیجانا ممکن نہیں ہے مگر اسطرح کہ اس

بے پایاں و زمان نامعلوم بردن بہ سلامت دشوار است تواند یا نتواند۔ تمام شد نقلیات بندگی میاں سید عالم ابن بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت قدس اللہ سرہٗ۔

ہاتھ سے اس ہاتھ میں اور اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں لیتا جائے تو لیجا سکے گا بشرطیکہ بحد جہد سے کام لے ورنہ دور کا جانا راستہ بے انتہا وقت نامعلوم سلامتی کے ساتھ لیجانا دشوار ہے واللہ اعلم کہ لیجا بھی سکے گا یا نہیں۔ تمام ہوئے نقلیات بندگی میاں سید عالم ابن بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت قدس اللہ سرہٗ۔

راقم الحروف

خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما السلام

احقر دلاور عرف گوری میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔ سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

7

کتبہ احقر سید محمد خوندمیری

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ الٰہنا محمد نبینا القرآن و المہدی امامنا امنا و صدقنا

شجرہ نسب سید محمد جونپوری حضرت امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمن خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ابتداء

امام مہدی موعود

- بن سید عبد اللہؒ
- بن سید عثمانؒ
- بن سید خضرؒ
- بن سید موسیٰؒ
- بن سید قاسمؒ
- بن سید نجم الدین
- بن سید عبد اللہؒ
- بن سید یوسفؒ
- بن سید یحییٰؒ
- سید جلالؒ بن
- سید نعمت اللہؒ بن
- سید اسماعیلؒ بن
- امام موسیٰ کاظمؒ بن
- امام جعفر صادقؒ بن
- امام محمد باقرؒ بن
- امام زین العابدینؒ بن
- امام حسینؒ بن
- علی مرتضیٰؒ بن

امامؑ کا نام مبارک سید محمدؒ کنیت ابو القاسم آپکی والدہ ماجدہ کا نام بی بی آمنہ مقام ولادت شہر جونپور، سن ولادت شمس ولایت ۸۴۷ھ چالیس سال کی عمر ۸۸۷ھ میں یعنی میں آپ اللہ کے حکم سے جونپور سے ہجرت فرماکر دعوت الی اللہ فرماتے ہوئے ۹۰۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے اور بعد طواف رکن و مقام کے درمیان اللہ کے حکم سے یہ دعویٰ فرمایا کہ "جسنے میری پیروی کی وہ مومن ہے" آپ کے دعوی موکد کا سن آخر زمانہ ۹۰۵ بھی ہے اور امر خدا مہدی بھی ۹۰۵ھ آپ نے ۹۰۵ھ میں بڑلی پہنچکر اللہ کے حکم سے یہ دعویٰ موکد فرمایا کہ " میں اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں مہدی موعود جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا وہ کافر ہے" آپ کی دعوت کی مدت ۲۳ سال ہے۔ آپ کی عمر شریف (۶۳) سال ہے آپ کا مدفن فرہ مبارک ہے۔ آپ کے وصال کا سن مہدی موعود آمد و رفت بھی ہے ۹۱۰ھ اور مضیٰ مہدی بھی ۹۱۰ھ

از

احقر دلاور